شمائم سید محمد گیسو دراز

قطب الاقطاب خواجہ دکن حضرت سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز
کے حالات و کمالات پر سب سے قدیم و مستند کتاب "لطائف اشرفی" کا مرتبہ متن
نیز سوانح نامہ گلبرگہ، مکاتیب گلبرگہ اور تذکرۂ سادات گیسو دراز پنجاب کے
علاوہ حضرت خواجہ صاحب کی ارادت و اعتقاد کے بعض غیر مطبوعہ تبرکات

آخر میں بیاض نفیس کا اقتباس "جامع نفیسی"

سید نفیس الحسینی

حلقۂ معارفِ گیسو دراز
نفیس منزل ○ کریم پارک ○ لاہور

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

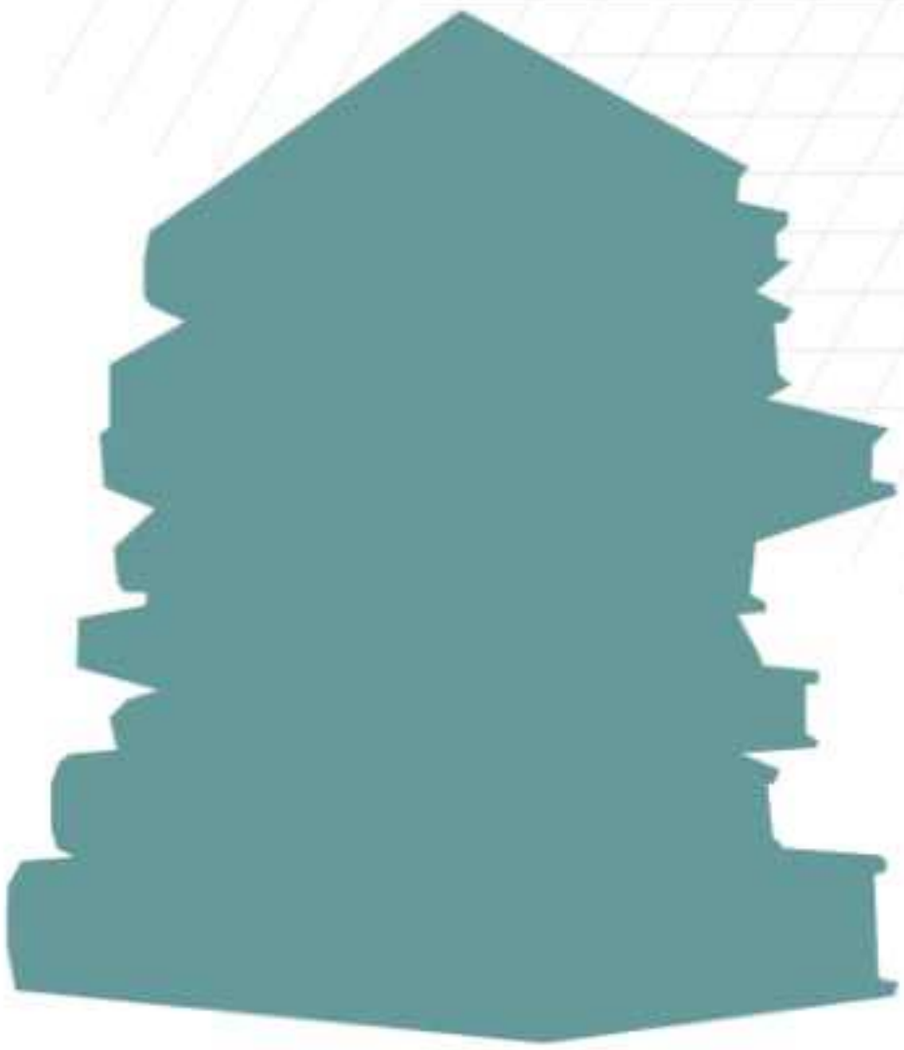

130607

اشاعت اوّل : ۱۴۲۰ھ / ۱۹۹۹ء
نام کتاب : شمائم سیّد محمد گیسودراز
تالیف : سیّد انور حسین نفیس الحسینی
صفحات : ۳۲۰
مطبع :
ناشر : حلقۂ معارف گیسودراز
نفیس منزل۔ کریم پارک۔ لاہور

Marfat.com

شمائمِ سیّد محمّد گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ

قطب الاقطاب خواجہ دکن حضرت سیّد محمّد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز
کے حالات و کمالات پر سب سے قدیم و مستند کتاب "سیر محمّدی" کا ترجمہ و تلخیص
نیز سفرنامہ گلبرگہ، مکاتیب گلبرگہ اور تذکرہ ساداتِ گیسو دراز پنجاب کے
علاوہ حضرت خواجہ صاحب کی اولاد و احفاد کے بعض غیر مطبوعہ شجرات
آخر میں بیاض نفیس کا انتخاب "جواہرِ نفیسہ"

سیّد نفیس الحسینی

حلقۂ معارفِ گیسو درازؒ

نفیس منزل کریم پارک لاہور

Marfat.com

Marfat.com

وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ

اور شہید اپنے رب کے پاس، اُن کو ہے اُن کا اجر، اور اُن کا نُور — الحدید ۱۹

انتساب

سادات گیسو دراز کے جدِّ بزرگوار

سیّد المجاہدین حضرت سیّد ابُوالحسن زید الجُندی شہید دہلی

کی پاکیزہ رُوح کے نام

جو خراسان سے فتح دہلی کے لیے سرفروش و جانباز مجاہدین کی ایک مختصر جماعت کے ساتھ چند بار آئے اور حصارِ دہلی پر حملہ آور ہوئے۔ آخر ایک معرکۂ عظیم میں دادِ شجاعت دیتے ہوئے شہادتِ عظمیٰ سے سرفراز ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

یہ واقعہ چھٹی صدی ہجری کے آغاز میں پیش آیا۔

مجاہد سر کٹانے کے لیے بے چین رہتا ہے
کہ سر افراز ہوتا ہے وہ خنجر دار کٹ کر

○

سید نفیس الحسینی

Marfat.com

Marfat.com

شجرۂ نسب

حضرۃ خواجہ صدرُ الدین ابُوالفتح الولی الاکبر الصّادِق سیّد مُحمّد حُسینی المُلقّب بگیسُو دراز

قُدّس سرّہٗ م ۸۲۵ ھ

بن سیّد یُوسُف بن سیّد علیّ بن سیّد مُحمّد

بن سیّد یوسُف بن سیّد حسین بن سیّد مُحمّد

بن سیّد علیّ بن سیّد حمزہ بن سیّد داؤد

بن سیّد ابُوالحسن زید الجُندِی شہید دہلے در آغاز چہارم صدی ہجری

بن ابُوعبداللہ الحُسین الفدّان

بن ابُومنصُور مُحمّد الاکبر

بن عُمر الأعلیٰ

بن ابُوالحُسین یحییٰ المُحدِّث (المتوفّٰی ۲۰۷)

بن ابُوعبداللہ الحُسین ذی الدّمعۃ (م ۱۳۵)

بن سیّدنا ابُوالحُسین زید الشہید (شہادت ۱۲۲)

بن سیّدنا علیّ الأوسط امام زین العابدین رضوان اللہ علیہ وسلامہ م ۹۴

بن سیّدُ شبابِ أہلِ الجنّۃِ أبُوعبدِ اللہِ الحُسین

سِبطُ رسُولِ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وآلہٖ وسلّم شہادت ۶۱

بن أمیرُ المؤمنین سیّدنا علیُ المُرتضیٰ کرّم اللہ وجہہٗ شہادت

Marfat.com

قال اللہ تعالیٰ

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ
بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ
وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ

الطور: ۲۱

اور جو یقین لائے اور اُن کی راہ چلی اُن کی اولاد
ایمان سے ، پہنچا دیا ہم نے اُن تک اُن کی اولاد کو
اور گھٹایا نہیں ان سے اُن کا کیا کچھ ۔

Marfat.com

فہرست

مضامین	صفحہ
سیرت خواجہ گیسودرازؒ - کتاب سیر محمدی کا ترجمہ و تلخیص	۹
باب اوّل	
حالات و سوانح، ولادت باسعادت، نسب نامہ	۱۱
شجرہ طریقت، سفر دولت آباد، شیخ بابو کا ارشاد	۱۲
ابتدائی حالات	۱۳
شیخ نصیر الدینؒ سے اشتیاق ارادت، عزم دہلی، شرف بیعت	۱۴
مولانا علاء الدین الندیؒ کی تربیت، تحصیل علوم ظاہر	۱۵
مجاہدہ و ریاضت، حضرت شیخ کی نوازش، خلوت گزینی - شیخ کی علالت	۱۶
حضرت مخدومؒ کی علالت۔ علالت کے بعد شیخ کی خدمت میں حاضری	۱۷
عرض حال و کیفیت - خلافت سے سرفرازی	۱۸
شیخ کی جانشینی	۱۹
شیخ نصیر الدین کی وفات - انتقال نسبت۔ دہلی و ولایت پر - رجوع عام - دہلی سے گلبرگہ۔	۲۰
عزم گوالیر - مولانا علاء الدین کا ایثار	۲۱
مولانا کی خلافت یابی، بہاندیر، ایرچہ	۲۲
چترہ، چندیری، سفر بڑودہ، قیام کھنبایت	۲۳
سفر دولت آباد - قصد گلبرگہ	۲۴

مضامین	صفحہ
وصال	۲۵
باب دوم	
فضائل، سبقت اتفاق کامل، خطاب من جانب اللہ	۲۷
ابدالوں اور مردان غیب سے ملاقات، لطفہ، قہرہ و قہرہ لطفہ، رکن الدین ابدال سے ملاقات	۲۸
حضرت گنجشکرؒ کے مزار پر حاضری، تجلی صفت رضا	۲۹
نور فراست	۳۰
مولانا نصیر الدین قاسم کی بیعت، معیت صفتی و ذاتی	۳۱
باب سوم	
روش سلوک - نماز باجماعت - معمولات	۳۳
سماع بالسر امیر پر شیخ کی تنبیہ - تدریس و تصنیف	۳۴
صورت بیعت - ارشاد و تلقین - خانقاہ کے لیل و نہار	۳۵
باب چہارم	
تلقینات	۳۷
باب پنجم	
تصانیف	
خلافت نامہ شیخ علاء الدین گوالیری	
خلافت نامہ شیخ رکن الدین ابو الفتح	
خلافت نامہ عام	
باب ششم	
اولاد و احفاد: مخدوم زادہ بزرگ سید محمد [illegible]	
رتبہ بلند، وفات، تصانیف	۵۱
مخدوم زادہ خرد سید محمد حسینی حالات و کیفیت	۵۳
شاہد اللہ حسینی	۵۴
حضرت مخدومؒ کی صاحبزادیاں بی بی فاطمہ	۵۵
بی بی ستوں - بی بی امتہ الدین	۵۶

Marfat.com

باب ہفتم

خلفاء کرام، شیخ علاء الدین گوالیری ۵۷
قاضی نور الدین اجودھنی،
مولانا معین الدین توبانی، شیخ صدر الدین خوندمیر ۵۸
قاضی اسحٰق بن محمد، قاضی سلیمان،
قاضی علیم الدین بن شرف، سید محمد اکبر حسینی ۵۹
سید ابو المعالی، خواجہ احمد دبیر، ۶۰
شیخ ابو الفتح بن علاء الدین گوالیری ۶۱
شاہ کلمتہ اللہ، شاہ محمد اصغر حسینی،
میاں ید اللہ، میاں سفیر اللہ، عبد اللہ بن ابو المعالی ۶۲
قاضی راجا، شہاب الدین، بہاء الدین امام،
قاضی سراج الدین، سیف الدین لکھنوی،
ملک زادہ عزالدین شہاب الدین و شیخ حمید ابو بن اجود ھنی ۶۳
ملک زادہ عثمان، سید سعد الدین، شیخ مہابت ۶۴
حضرت سید محمد حسینی گیسودراز- ریڈیائی نشریہ ۶۵
تصانیف خواجۂ دکن، در دہلی و اثناءِ سفرِ گلبرگہ ۷۰
تصانیف در احسن آباد گلبرگہ ۷۱
سوانح بندہ نوازؒ کے دیگر قدیم و مستند مآخذ ۷۲
حضرت خواجہ گیسودراز کا مسلک ۷۳
"جوامع الکلم" میں فضیلت صحابہ کرامؓ ۷۵
مخدوم زادوں کا مسلک اہل سنت و جماعت ۷۹
اقتباس تاریخ حبیبی- ملفوظات شاہ من اللہ حسینی ۸۱
توحید و نعت و مناقبِ صحابہ کرامؓ حضرت خواجہ کی نظم ۸۲
رتبہ بلند ۸۳
اے رونقِ بزم چشتیائی (منقبت) ۸۴
شجرۂ طریقت حضرت خواجہ گیسودراز رحمہ اللہ ۸۵
سلسلۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ گیسودرازیہ قدوسیہ امدادیہ ۸۷
سیر گلبرگہ (مضمون) ۸۹
حضرت اقدس رائپوری سے تعلقِ بیعت ۹۰
سجادہ نشین صاحب روضہ
بزرگ گلبرگہ شریف سے خط و کتابت کا آغاز ۹۱
سفر رائپور- سہارنپور میں
حضرت شیخ الحدیث صاحب کی خدمت میں حاضری ۹۲
قیام رائپور ۹۳

سفر گلبرگہ ۹۴
حیدرآباد- سجادہ نشین- روضہ خرد کے ہاں قیام ۹۵
حضرت مولانا شاہ عبد اللہ نقشبندی
اور حضرت مولانا ابو الوفا افغانی سے ملاقات ۹۶
گلبرگہ شریف میں
حضرت خواجہ گیسودراز کے مزار اقدس پر حاضری ۹۷
گلبرگہ میں مختلف زیارات ۹۸
پروفیسر مبارز الدین رفعت سے ملاقات- بیدر کا سفر ۹۹
خانقاہ خواجہ ابو النفیض میں قیام ۱۰۰
قیام بیدر- سیرِ بیدر ۱۰۱
واپسی حیدرآباد- سجادہ نشین شاہ روضۂ بزرگ
محمد حسینی صاحب کا پر خلوص عشائیہ ۱۰۲
حیدرآباد میں کتب خانوں سے استفادہ ۱۰۳
مزارات پر حاضری- حیدرآباد میں ایک ماہ سے زائد قیام ۱۰۴
واپس رائپور کا سفر ۱۰۵
بزرگانِ دہلی کے مزارات پر حاضری ۱۰۶
رائپور میں چند روز قیام کے بعد لاہور کو واپسی ۱۰۷
ارمغانِ گلبرگہ (نظم) ۱۰۹
نسیم گلبرگہ (مکاتیب) ۱۱۱
ہر مو مرے بدن پہ زبانِ سپاس ہے- ۱۱۲
مکتوب حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی مدظلہ ۱۱۳
مکتوب حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی مدظلہ ۱۱۴
مکتوب حضرت مولانا عبد الوحید خواہر زادہ
حضرت اقدس رائپوری ۱۱۶
مکتوب سید عظمت اللہ حسینی
برادر خرد سجادہ نشین روضۂ خرد گلبرگہ شریف ۱۱۸
شجرہ سید صوفی حسینی از اولاد خواجہ گیسودراز ۱۲۲
مکتوب سید عظمت اللہ حسینی ۱۲۴
مکتوب سید عظمت اللہ حسینی ۱۲۶
مکتوب سید عظمت اللہ حسینی ۱۳۰
مکتوب سید عظمت اللہ حسینی ۱۳۳
مکتوب حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی مدظلہ ۱۳۷
مکتوب سید عظمت اللہ حسینی ۱۳۹
مکتوب احقر نفیس الحسینی ۱۴۲

Marfat.com

مکتوب سید معین الدین حسینی
سجادہ نشین روضۂ خواجہ ابو الفیض بیدری ۱۴۶
مکتوب داروغہ روضۂ خرد عبد الرحیم صاحب ۱۴۷
مکتوب حقہ نفیس حسینی ۱۵۰
مکتوب خلیل اللہ حسینی برادر خرد سجادہ صاحب روضۂ خرد ۱۵۴
مکتوب سید عظمت اللہ حسینی ۱۵۶
مکتوب سید شاہ محمد حسینی
سجادہ نشین روضۂ بزرگ گلبرگہ شریف ۱۶۰
مکتوب سید عظمت اللہ حسینی ۱۶۱
مکتوب سید عظمت اللہ حسینی ۱۶۵
مکتوب سید عظمت اللہ حسینی ۱۶۷
مکتوب سید عظمت اللہ حسینی ۱۷۱
مکتوب سید شاہ محمد حسینی سجادہ نشین روضۂ بزرگ گلبرگہ ۱۷۳
مکتوب مستجاب رقم ۱۷۵
مکتوب سید عظمت اللہ حسینی ۱۸۱
مکتوب نواب مشوق یار جنگ ۱۸۳
مکتوب شاہ محمد حسینی سجادہ نشین روضۂ بزرگ
گلبرگہ شریف ۱۸۷
مکتوب سید شاہ محمد حسینی
مکتوب سجادہ نشین روضۂ بزرگ گلبرگہ شریف ۱۸۸
مکتوب سجادہ نشین روضۂ بزرگ گلبرگہ شریف ۱۹۰
مکتوب سجادہ نشین روضۂ بزرگ گلبرگہ شریف ۱۹۲
مکتوب محمد اکبر الدین صدیقی ۱۹۴
مکتوب سید شاہ قبول اللہ حسینی سجادہ نشین روضۂ خرد
گلبرگہ شریف ۱۹۵
مکتوب سخاوت مرزا
مکتوب سید شاہ محمد حسینی سجادہ نشین روضۂ بزرگ
گلبرگہ شریف ۱۹۷
مکتوب محمد اکبر الدین صدیقی ۱۹۸
مکتوب عبد الرشید صاحب گلبرگوی ۱۹۹
مکتوب سید شاہ قبول اللہ حسینی
سجادہ نشین روضۂ خرد گلبرگہ شریف ۲۰۰
دختر سجادہ نشین روضۂ بزرگ
کی شادی میں شرکت کا دعوت نامہ ۱۹۷۱ء ۲۰۱
دختر دوم ۱۹۷۵ء ۲۰۲
سید عارف فرزند سجادہ نشین روضۂ بزرگ
کی شادی میں شرکت کا دعوت نامہ ۱۹۸۴ء ۲۰۳
سید خسرو ۱۹۷۵ء ۲۰۳
مکتوب سید شاہ محمد حسینی
سجادہ نشین روضۂ بزرگ گلبرگہ شریف ۲۰۴
مکتوب یوسف قدیر ۲۰۵
مکتوب سید امین الدین حسینی
سجادہ نشین روضۂ ابو الفیض بیدریؒ ۲۰۷
سادات گیسودراز پنجاب ۲۰۹
شاہ عبد الکریم رحمہ اللہ علیہ ۲۱۱
شاہ محمد صالح ۲۱۲
شاہ محمد سلیم رحمہ اللہ علیہ سید محمد شاہ رحمہ اللہ علیہ ۲۱۳
نسخہ جات و تعویذات ۲۱۶
شجرہ سادات گیسودراز، اقتباس بیاض صدری ۲۱۸
وفات سید رحم، شاہ سید احمد شاہ، سید کرم شاہ
سید نواب شاہ، سید ملک شاہ، سید بدھن شاہ ۲۲۰
اولاد سید رحم شاہ صاحب اولاد سید احمد شاہ صاحب ۲۲۱
اولاد سید کرم شاہ صاحب ۲۲۲
اولاد سید نواب شاہ - اولاد سید ملک شاہ صاحب ۲۲۳
اولاد سید بدھن شاہ صاحب ۲۲۴
جواہر نفیسہ ۲۲۵
حضرت سید محمد صوفی رحمہ اللہ علیہ ۲۲۶
نمونہ خط حمائل شریف ۲۲۷
دستخط سید رحم شاہ صاحب
حضرت سید علی الحسینی کی اولاد
اولاد حضرت گیسودرازؒ
شاہ ید اللہ حسینی، شاہ سفیر اللہ حسینی ۲۳۳
سید سفیر اللہ ثانی، شاہ حسین گلشن ۲۳۴
سلسلہ طریقت شاہ حسین گلشن ۲۳۵
شجرہ شاہ قطبی حسینی گلبرگوی
ولیاء حیدرآباد دکن، شاہ نور اللہ حسینی، ۲۳۶
شاہ منھی، حسین شاہ ولی ۲۳۷
سادات گیسودراز بیجاپور

Marfat.com

شاہ راجو حسینی ۲۳۸
شاہ علی عباس ۲۳۹
اولیاء بیجا پور ۲۴۰
شجرہ سادات گیسودراز اورنگ آباد ۲۴۲
اورنگ آبادی شاخ کا ایک اور شجرہ ۲۴۳
شجرہ سادات گیسودراز لاہور پنجاب ۲۴۴
اقتباس از رسالہ شاہ محمد غوثؒ ذکر، سید یداللہ ۲۴۵
ترجمہ اقتباس ۲۴۸
عادل شاہی عہد کے بزرگ ۲۴۹
گلبرگہ شریف اور اس کا نواح ۲۵۲
شجرہ سید شاہ عبداللطیف بزرگ ۲۵۵
خلفاء حضرت سید محمد اصغر حسینی ۲۵۶
خلفاء حضرت شاہ یداللہ حسینیؒ ۲۵۷
شاہ مخفی عرف خواجہ سالارؒ ۲۵۸
خلاصہ شجرہ جات، شجرہ خواجہ ابوالفیضؒ بیدری ۲۵۹
شجرہ سلطان صوفی حسینی ۲۶۱
شجرہ سید علی قطب ثانی ۲۶۲
اولاد سید صوفی حسینی ۲۶۳
شجرہ شاہ یداللہ حسینی ۲۶۴
سید سمیر اللہ حسینی ۲۶۵
متفرقات نسب نامہ اولیاء بیجا پور ۲۶۶
تاریخ وفات جناب شاہ حسین صاحب
سجادہ گلبرگہ شریف ۲۶۷
استفادہ از سخاوت مرزا۔ محمود بحری ۲۶۸
اقتباس عروس عرفان۔ سید عبداللہ حسینی ۱۶۹
سید شاہ ابوالحسن ابن شاہ علی قطب ثانی ۲۷۰

قصیدہ در مدح سید میاں صاحب از مشتاق بیدری ۲۷۱
ذکر اولاد شاہ یداللہ حسینیؒ ۲۷۵
اولاد شاہ راہیؒ ۲۷۶
شاہ عسکراللہ بن شاہ سفیراللہؒ ۲۷۷
یادداشت سیاحت نامہ بیدر ۲۷۸
مزارات خاندان حضرت خواجہ ابوالفیضؒ بیدری ۲۸۱
فرزندان خواجہ ابوالفیضؒ ۲۸۲
شجرہ طریقت قدوسیہ گیسودراز یہ چشتیہ ۲۸۳
میرابوالحسن ولد میر عبداللہ اولاد خواجہ گیسودرازؒ ۲۸۴
[illegible] والد مرحوم ۲۸۵
اقتباس "ہوا معظم" ۲۸۶
قطعہ وصال سید ابوالحسن حیدر الثانی ۲۸۷
شجرہ طریقت چشتیہ کلیمیہ گیسودراز یہ ۲۸۸
الشیخ السید حیدر الثانی القادری
اورنگ آبادی کا شجرہ طریقت ۲۹۰
مضمون تاریخ ولادت ووفات
حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانیؒ ۲۹۲
سادات حسینی حضرت گیسودرازؒ اور ان کے اخلاف ۲۹۴
خاندان سید شاہ نفیس الحسینی ۲۹۵
شجرہ حضرت گیسودراز ۲۹۷
اولاد سید محمد بندہ نواز گیسودرازؒ ۲۹۸
کتابیات کے آثار ۲۹۹
اقتباس تذکرۃ السلاطین چغتا ۳۰۰
نسب نامہ جدی خود ۳۰۱
اقتباس ماثر عالمگیری، ذکر حضرت شاہ فتح محمد حسینی ۳۰۲
عالمگیر کی حضرت بندہ نواز گیسودراز سے عقیدت ۳۰۳
تاقیامت رہے آبروئے ہرات (نظم) ۳۰۴

دیباچہ باغ ہاشمی از شاہ عبدالغنی رح ۳۰۵
کاغذات ادائیگی مسامحکو مال ۳۰۸
اقتباس "آہوان صحرا" ۳۰۹
اقتباس "تذکرہ خطاطین" ۳۰۹
اقتباس "کنز الانساب" ۳۱۰
ایک مثالی مومنہ کی وفات ۳۱۱
صوبۂ سرحد کے بعض افغان قبائل ۳۱۲
شکریہ ۳۱۲

Marfat.com

حضرۃ خواجہ صدرُ الدین ابُوالفتح الولی الاکبر الصادق سیّد محمّد حُسینی المُلقّب بگیسُو دراز

قُدّس سرّہٗ م ۸۲۵ ھ

آپ کا خاندانِ عالیشان مدینہ منوّرہ سے عراق اور پھر عراق سے خراسان منتقل ہوا۔ آپ کے آباء اجداد میں حضرت سیّد ابوالحسن زید الجندی رحمہ اللہ علیہ پہلے بزرگ ہیں جنھوں نے برصغیر پاک و ہند کو اپنے قدومِ میمنت لزوم سے مشرّف فرمایا۔

حضرت زید الجندی اپنے آباے کرام کی سُنّت جہاد کے علمبردار تھے آپ سرفروش مجاھدین کی ایک جماعت کے ہمراہ خراسان سے عَلَمِ جہاد بلند کیے ہوئے فتح دہلی کے لیے کئی بار تشریف لائے۔ ایک معرکۂ عظیم میں دادِ شجاعت دیتے ہوئے شہادت کی نعمت عظمیٰ سے سرفراز ہوئے۔ حضرت خواجہ گیسُودراز رحمہ اللہ علیہ کے ملفوظات "جوامع الکلم" میں حضرت زید الجندی کا ذکرِ خیر آیا ہے۔

روز یکشنبہ چہار دہم ماہ محرم الحرام ۸۰۳ھ

وقت چاشت۔ ذکرے در باب فضائل اہل بیت مصطفےٰ ﷺ بود۔ فرمودند۔ سیّد ابوالحسن جندی دوازدہم محل جدّنا باشد۔ وریرِ حصارِ دہلی متصل دروازۂ شکار، مقبرۂ حضرتِ سیّد است ہر شب جمعہ آنجا نورِ فرود می آید، اکثر ہمسایگان اشان بدیں گواہی می دہند ہمہ خلق آں مقام دیدہ اند، واورا شہید انار میگویند۔ وتمام درخت انار زریسمان پُرشدہ۔ گفتند کہ مردمان حاجتمند بستہ اند۔

اہل بیت نبوی ﷺ کے فضائل بیان کرتے۔ فرمایا سیّد ابوالحسن جندی جو بارھویں پشت میں ہمارے جد امجد تھے۔ حصار دہلی کے دروازہ سے متصل حضرت سیّد کا مقبرہ ہے۔ اور ہر شب جمعہ اس جگہ نور برستا ہے۔ اکثر پڑوس کے لوگ اس کی گواہی دیتے ہیں۔ وہ سب اس مقام کو دیکھتے ہیں اور لوگ ان کو شہیدِ انار کہتے ہیں۔ تمام انار کا درخت سب کا سب ڈوریوں سے پر ہے کہتے ہیں کہ مردمان حاجتمند نے باندھ رکھی

Marfat.com

وہر یکی را حوائج برآمدہ۔ پیش ازایامِ فتحِ دہلی سیّد با شانزدہ نفر آمدہ بود۔ پیش دروازہ بزرگ شب ماند۔ مشورت کردند وقتِ بیرون شدنِ مواشی بامداد درشہر درآیم ہمچناں کردند۔ قتالے عظیم شد۔ بسیارے ازہنود کشتند۔ ہر شانزدہ نفر از برجِ دروازہ شکار برون افتادند۔ بسلامت بیرون شدند۔ شب بارِ دوم بیرونِ دروازۂ بزرگ اقامت کردند۔ آنجا مسجدے کردند، چند سنگے نہادند، محرابے کردند، بانگ نماز گفتند، نماز گذاردند، بامداد باز گشتند، باردوم بازآمدند۔ ہمچنان وقت مواشی در آمدن قتالے بس بزرگ شد۔ جہانے ازہنود زیر تیغ آوردند۔ درشہر شورے عظیم انداختند۔ بازدر رہ حصار دروازۂ شکار بیرون افتادند۔ در آں محلے کہ سیّد افتاد، ہم آنجا ہجوم ہنود بود، ہمہ یکبار برسید افتادند۔ ہم دراں محل کشتند ہم دراں موضع تربت سیّد است ہر آئنہ فرزند رسول اللہ قتالے برائے خدا کردہ و ہم براں رفتہ۔ لابد یکے از مقربانِ حضرت و مشفقان امت باشد۔

واللہ اعلم بالصواب

جوامع الکلم نسخۂ خطی صفحہ ۲۹۶

نسخۂ مطبوعہ صفحہ ۳۱۳

ہیں۔ اور سب لوگ مراد پاتے ہیں۔ زمانہ فتح دہلی سے پہلے حضرت سیّد سولہ آدمیوں کے ساتھ تشریف لائے۔ بڑے دروازے کے سامنے رات گذاری ساتھیوں سے مشورہ کیا کہ صبح سویرے جس وقت مویشی شہر سے باہر نکلیں ہم شہر میں داخل ہو جائیں انہوں نے ایسا ہی کیا۔ بڑی خونریز جنگ ہوئی۔ بہت سارے ہندو مارے گئے۔ یہ سولہ کے سولہ آدمی شکار دروازہ کے برج سے باہر نکلے۔ بالکل سلامت باہر آگئے۔ بڑے دروازے کے باہر مقیم ہوئے۔ اس جگہ ایک مسجد بنائی۔ چند پتھر رکھ محراب بنایا اذان کہی۔ نماز ادا کی۔ صبح سویرے واپس ہوگئے۔ دوسری بار پھر آئے۔ اسی طرح مویشیوں کے باہر نکلنے کے وقت اندر داخل ہوگئے۔ بڑے پیمانے پر قتال ہوا ہنود کی ایک بڑی تعداد کو قتل کیا۔ شہر میں بہت بڑا ہنگامہ برپا ہو گیا پھر حصار دہلی کے راستے شکار دروازے سے باہر نکل آئے حضرت سیّد جہاں پر ہنود سے جنگ کر رہے تھے وہاں پر ہنود کا ایک ہجوم تھا انہوں نے یکبارگی حضرت سیّد پر حملہ کر دیا حضرت سیّد لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ اسی جگہ پر ہی حضرت سیّد کی قبر مبارک ہے۔ یقیناً فرزند رسول ﷺ نے

Marfat.com

اللہ کی راہ میں قتال کیا اور اسی پر وہ شہید ہوئے
یقیناً وہ مقربانِ حضرت حق تعالیٰ اور مشفقانِ
امت میں سے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

حضرت خواجہ گیسودراز قدس سرہ کی سوانح حیات
"تاریخ حبیبی (تالیف ۸۴۹ھ)" میں بھی
حضرت زید البجندی کا ذکر آیا ہے

می فرمودند: دہلی فتح کردۂ تُرکان است و پیش ازاں سیّد ابو الحسن جنیدی دوازدہم کرسی فرجد من باشد چند کرت از خراسان برائے فتحِ دیارِ دہلی آمد۔ نبوے ہندوان اقلیم ہند و شوکت چند ہزار رسالہ فراہم آمدہ۔ وایشان نتوانست فتح کردن۔ چوں در آخرین کرت کہ آمد، شہادت یافت۔ مدفن متبرکہ اش در صحن مسجد انار است۔ صالحانے کہ در پیرامون آن مسجد ساکن بودند، در ہر شب جمعہ در آن مسجد بالائے قبر فرجد من نورے می دیدند۔ روزے حضرت، فرمودند۔ "مولانا بہاء الدین" تو می دانید کہ مسجد انار کجا ست، بہاء الدین التماس کردند، آرے مخدوم، بندہ میداند۔

تاریخِ حبیبی تذکرۂ مرشدی (نسخۂ خطی) صفحہ ۱۴
تالیف مولانا عبد العزیز بن شیر ملک بن محمد واعظی
سال تالیف ۸۴۹ھ

دہلی تُرکوں کی فتح کی ہوئی ہے۔ اس سے پیشتر سیّد ابو الحسن جندی سیری بارھویں پیڑھی کے داد ہوئے ہیں، دہلی فتح کرنے کے لیے خراسان سے چند بار تشریف لائے تھے چونکہ ملک ہندوستان کے ہندو گروہ در گروہ جمع ہو گئے اور چند ہزار ساں کی شوکت و سلطنت کا سامان ان کے پاس جمع تھا۔ اس لیے میرے جد اعلیٰ فتح کرنا ممکن نہ ہوا اور جب آخری دفعہ تشریف لائے تو یہیں جام شہادت نوش فرمایا مسجد انار (دہلی) کے صحن میں آپ کی قبر مبارک موجود ہے۔ بعض نیک لوگ جو اس مسجد کے پاس رہتے ہیں شب جمعہ کو اس مسجد میں میرے پردادا کی قبر پر ایک نور دیکھا کرتے تھے۔ ایک روز حضرت مخدوم نے فرمایا کہ مولانا بہاء الدین تم جانتے

Marfat.com

ہو کہ مسجد انار کہاں واقع ہے۔ مولانا بہاء الدین
نے کہا، جی ہاں مخدوم بندہ کو معلوم ہے۔ ص ۷، ۸

حضرت زید الجندی کی شہادت کے بعد ان کی اولاد و احفاد اپنے وطن خراسان ہی میں نشوونما پاتی رہی۔ پھر ایک مدت کے بعد اس خاندان کے کوئی بزرگ برصغیر پاک و ہند میں وارد ہوئے بعض کا خیال ہے کہ حضرت خواجہ گیسُودراز قدس سرہ کے دادا بزرگوار سیّد علی الحسینی رحمہ اللہ ہرات سے تشریف لائے اور دلّی میں فروکش ہوئے لیکن اس میں اشکال یہ ہے کہ حضرت خواجہ گیسودراز کے والد گرامی سیّد یوسف "سیّد راجا" اور والدہ ماجدہ "بی بی رانی" کے لقب سے معروف تھے غیر ملک سے آئے ہوئے کسی خاندان میں مقامی عرفی نام اتنی جلد رائج نہیں ہو پاتے۔

حضرت زید الجندی کا مزار مبارک حضرت خواجہ گیسُودرازؒ کے زمانے تک معروف تھا البتہ آج کل اس کے صحیح آثار دریافت طلب ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

حضرت سیّدا بوالحسن زید الجندی الشہید قدس سرہ

تین بھائی تھے:

(۱) الحسن ابو محمد الرئیس بالکوفہ
(۲) ابوالحسن زید الجندی
(۳) جعفر الاحول

ان تینوں بھائیوں کی اولاد کوفہ، شام، نیل، اور خُراسان میں اقامت پذیر تھی۔

"عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب" صفحہ ۳۰۴
(۶۲-۶۱)
المختصر فی علم الانساب (خطی)

عمدۃ الطالب میں ہے:

فمن نبی زید الجندی بن الحسین الفدّان آل شیبان: وھوا بو الفوارس مُحمّد بن عیسیٰ الفارس بن زید الجندی المذکور کانوا بطناً بالکوفہ (صفحہ ۳۰۴)

زید الجندی بن حسین الفدّان کی اولاد و احفاد میں آل شیبان ہیں ابوالفوارس مُحمّد بن عیسی الفارس بن زید الجندی مذکور اور وہ کوفہ میں سکونت پذیر ہے۔

عیسیٰ الفارس کے علاوہ زید الجندی کے ایک بیٹے داؤد بھی تھے جو ساداتِ گیسُودرازؒ کے مُورث ہیں۔

Marfat.com

سیرتِ خواجہ گیسو دراز

قطب الاقطاب خواجۂ دکن حضرۃ سیّد محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز الترنی سنہ ۸۲۵ھ

کے حالات و کمالات پر سب سے قدیم اور مستند کتاب

"سیرِ محمدی" (تالیف فارسی ۸۳۱ھ) مؤلفہ مولانا محمد علی سامانی مرید خاص خواجہ گیسو دراز

تلخیص اور ترجمہ ○ از سید مقیم الحسینی

Marfat.com

Marfat.com

باب اوّل

حالات و سوانح

ولادت باسعادت حضرت مخدوم قطب الاقطاب سیّد محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہٗ کی ولادت باسعادت ۴ رجب المرجب ۷۲۱ھ کو دہلی میں ہوئی۔

حضرت مخدومؒ کے والد ماجد کا اسم گرامی سیّد یوسفؒ تھا لیکن مشہور نام سیّد راجا تھا۔ اُن کا وصال دولت آباد میں ہوا اور وہیں کرانہ لری میں مدفون ہیں۔ حضرت مخدوم فرماتے ہیں جس زمانہ میں ہم دولت آباد سے جانب دہلی روانہ ہوتے ہمارے والد صاحب نے اُس سے چار سال پیشتر انتقال کیا تھا۔ ہمارے گھر کے سامنے ایک بڑا صحن تھا، والد صاحب کو ہم نے وہیں دفن کر دیا۔

نسب نامہ حضرت مخدوم قدس سرہٗ کا سلسلہ نسب بائیسویں پشت میں حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتا ہے۔ اور سلسلہ مشیخت کی بائیس واسطوں سے خاتم المحدثین تک پہنچتا ہے۔

سیّد السادات منبع السعادات صدر الملۃ والدین الولی الاکبر الصادق ابو الفتح محمد بن یوسف بن علی بن محمد بن یوسف بن حسن بن محمد بن علی بن حمزہ بن داؤد بن زید بن ابی الحسن الجندق بن حسین بن ابی عبداللہ بن محمد بن عمر بن یحییٰ بن حسین بن زید الشہید بن علی زین العابدین بن الحسین السبط الشہید بن فاطمۃ الزہراء بنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امیر المؤمنین سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کے والد نانا حضرت ابو الحسن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہٗ رضی اللہ عنہ تھے۔

Marfat.com

شجرۂ طریقت

حضرت مخدوم قطب الاقطاب سید محمد حسینی گیسو دراز قدس سرہٗ
شیخ الاسلام شیخ نصیر الدین محمود اودھی (چراغ دہلی) قدس سرہٗ

شیخ الاسلام شیخ نظام الدین محمد بداونی قدس سرہٗ		شیخ الاسلام شیخ فرید الدین مسعود (گنج شکر) اجودھنی رح	
شیخ الاسلام شیخ قطب الدین بختیار اوشی	〃	شیخ الاسلام شیخ معین الدین حسن سجزی	〃
شیخ الاسلام شیخ عثمان ہارونی	〃	شیخ الاسلام حاجی شریف زندنی	〃
شیخ الاسلام خواجہ قطب الدین مودود چشتی	〃	شیخ الاسلام خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی	〃
شیخ الاسلام خواجہ رکن الدین ابو محمد چشتی	〃	شیخ الاسلام خواجہ احمد چشتی	〃
شیخ الاسلام خواجہ ابو اسحٰق چشتی	〃	شیخ الاسلام خواجہ علو دینوری	〃
شیخ الاسلام خواجہ ابو ہبیرۃ البصری	〃	شیخ الاسلام خواجہ حذیفۃ المرعشی	〃
شیخ الاسلام سلطان ابراہیم ادہم البلخی	〃	شیخ الاسلام خواجہ فضیل ابن عیاض	〃
شیخ الاسلام خواجہ عبد الواحد بن زید	〃	شیخ الاسلام خواجہ حسن بصری	〃

شیخ الشیوخ امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ۔
حضرت سید المرسلین تاج المحققین سلطان صوفیاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

سفرِ دولت آباد

سلطان محمد تغلق نے جب اہلِ دہلی کو دولت آباد روانہ کیا، اس وقت حضرت مخدومؒ چار برس کے تھے۔ آپ بھی اپنے والدِ بزرگوار کے ساتھ دولت آباد تشریف لے گئے۔

شیخ بابو کا ارشاد

حضرت مخدومؒ کے والدِ ماجد شیخ بابوؒ کی ملاقات کے لیے دیوگر (دولت آباد) تشریف لے گئے۔ حضرت مخدومؒ فرماتے تھے کہ وہ مجھے بھی اپنے ساتھ لے گئے۔ شیخ بابو قدس سرہٗ ایک مردِ بزرگ اور صاحبِ نعمت تھے۔ گھر ساری دروازہ کے قریب تھا، ابھی حضرت

Marfat.com

مخدوم کے بارے میں بہت اچھے اور پاکیزہ کلمات ارشاد فرماتے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسا ہی ظہور میں آیا

ابتدائی حالات

جب حضرت مخدوم قدس سرہٗ آٹھ سال کے ہوئے تو وضو، نماز اور دوسرے دینی کاموں میں اہتمام کرنے لگے۔ بہت سے بچے آپ کے پاس جمع ہوتے اور باداب تمام آپ کی خدمت میں بیٹھتے اور کھڑے ہوتے تھے۔ حضرت مخدوم قدس سرہٗ پان کا ایک کٹورا رکھتے اس میں سے ہر ایک کو مشائخ کے طریقے پر تبرک عنایت فرماتے۔

بعد ازاں آپ تعلیم میں مشغول ہوئے اور بیشتر اپنے نانا جان کی صحبت میں رہنے لگے۔ آپ کے نانا حضرت شیخ الاسلام شیخ نظام الدین محمد بداونی قدس اللہ سرہ العزیز کے مرید تھے۔ آپ کے والد بزرگوار بھی انہیں کے ارادت مند تھے۔ والد ماجد اور نانا جان سے حضرت شیخ نظام الدین (قدس سرہ) کے فضائل اکثر سنا کرتے تھے۔ آپ کی بیشتر توجہ حضرت شیخ نظام الدین قدس سرہٗ کی جانب مائل تھی۔

حضرت مخدوم قدس سرہٗ طلب علم میں برابر مشغول رہتے تھے۔ جس زمانہ میں آپ استاد سے مصباح اور قدوری پڑھتے تھے۔ ایک شخص آیا اور آپ سے سوال کیا کہ نماز میں جب رکوع کے بعد سجدہ میں جاتے ہیں تو زمین پر ہاتھ پہلے رکھتے ہیں یا گھٹنے؟ اور جب سجدہ سے اٹھتے ہیں تو زمین سے ہاتھ پہلے اٹھاتے ہیں یا گھٹنے؟ حضرت مخدوم قدس سرہٗ نے ابھی یہ مسئلہ نہیں پڑھا تھا۔ فرمایا، تھوڑی دیر بعد آنا تو میں اس کا جواب دوں گا۔ جب وہ چلا گیا تو آپ مسجد کے ایک گوشے میں بیٹھ کر سوچنے لگے کہ اس کو کیا جواب دوں؟ دفعتہً آپ نے دیکھا کہ ایک شخص صحیح قامت، گندم گوں، سر پر بڑی سی پگڑی، فراخ آستینوں والا مسجد میں آیا اور دوگانہ شروع کیا۔ حضرت مخدوم قدس سرہٗ نے اپنے دل میں کہا کہ مرد بزرگ معلوم ہوتا ہے شاید یہ شیخ الاسلام شیخ نظام الدین ہوں اس اعتبار سے کہ اپنے نانا جان سے حضرت شیخ کا حلیہ بالکل ایسا ہی سن رکھا تھا۔ اُن کی نماز دیکھنے لگے اور جی میں کہا کہ یہ بزرگوار ہاتھ اور گھٹنے جس طرح رکھیں گے اور اٹھائیں گے میں سائل کو ویسے ہی بتا دوں گا۔ بزرگوار نے نماز دوگانہ تمام کی اور غائب ہو گئے۔ آپ نے اب مسئلہ حاصل کر لیا۔ دوڑے دوڑے اپنے نانا جان کے پاس آئے۔ اور کہا کہ میں نے آج آپ کے پیر شیخ نظام الدین کو دیکھا۔ ایسی اور ایسی صورت تھی۔ آپ کے نانا نے ارشاد فرمایا تم نے یقیناً دیکھا۔ حضرت مخدوم ایسے

Marfat.com

تھے کہ سب لوگ تعجب کرتے تھے۔ اور یہ واقعہ حضرت شیخ (نظام الدین اولیاء) کے وصال کے بعد پیش آیا تھا۔

اشتیاقِ ارادت اب حضرت مخدومؒ کے دل میں ارادت کا ولولہ پیدا ہوا۔ حضرت شیخ نصیر الدینؒ (چراغ دہلی) کے فضائل بہت سن چکے تھے آپ کا قلب اُن کی طرف مائل تھا لیکن اس تردد میں تھے کہ کیسے اُن کی خدمت میں حاضر ہوں، وہ دہلی میں اور ہم دولت آباد میں سات سو کوس کا فاصلہ درمیان ہے۔

عزمِ دہلی جب حضرت مخدومؒ پندرہ برس کے ہوئے اتفاقاً آپ کی والدہ ماجدہ کسی وجہ سے اپنے بھائی ملک الامرا سید ابراہیم مستوفی سے مکدر ہوئیں۔ اور اسی غصے میں دہلی کو روانہ ہو گئیں۔ حضرت مخدومؒ اور اُن کے بڑے بھائی سید حسین عرف سید چندن قدس سرہٗ ہمراہ تھے۔ حضرت مخدوم قدس سرہٗ کے والدِ بزرگوار اُس زمانے میں وصال فرما چکے تھے۔ چند ماہ بعد آپ دہلی پہنچ گئے۔

شرفِ بیعت جمعہ کے دن جامع مسجد سلطان قطب الدین میں جو سرائے کے اندر واقع تھی آپ نماز جمعہ کے لیے تشریف لے گئے۔ صحنِ مسجد میں بیٹھے ہوتے تھے کہ ناگاہ حضرت شیخ الاسلام شیخ نصیر الدین قدس سرہٗ جامع مسجد میں تشریف لائے۔ حضرت مخدومؒ کی نظر اُن کے جمال پر پڑی۔ اور عاشق و مبتلائے جمال ہو گئے۔ جی میں کہنے لگے اگر یہی شیخ نصیر الدینؒ ہوں تو کیا اچھا ہو۔ بعض حاضرین سے آپ نے پوچھا کہ یہ بزرگوار کون ہیں؟ انہوں نے کہا، شیخ نصیر الدین محمود اودھی بہت ہی خوش ہوتے اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائے کہ پہلے دل نے انہیں قبول کیا تھا اب آنکھ نے بھی قبول کر لیا۔ اپنے بڑے بھائی سے آپ نے اصرار فرمایا کہ آیئے ہم اور آپ دونوں چلیں اور حضرت شیخ کے مرید ہو جائیں۔ سولھویں رجب المرجب ۷۳۶ھ روز استفتاح حضرت مخدومؒ اور اُن کے بڑے بھائی سید چندن حضرت شیخ الاسلام شیخ نصیر الدین قدس سرہٗ کے حلقۂ ارادت میں داخل ہو گئے۔

سید چندن تو دنیوی کاموں میں مشغول ہو گئے اور حضرت مخدوم قدس سرہٗ نے حضرت شیخ الاسلام کی

Marfat.com

خدمت گذاری اختیار کی مجاہدہ و ریاضت، ذکر و مراقبہ اور حضرت شیخ کی تلقین و فرمائش کی بجا آوری میں مصروف ہوتے۔ نیز علوم ظاہری کی تعلیم بھی کچھ سید شرف الدین کیتھلیؒ سے اور کچھ مولانا تاج الدین بہادرؒ سے حاصل کرتے رہے۔

مولانا علاء الدین النڈیؒ کی تربیت

جب مولانا علاء الدین النڈیؒ کو اُن کے خالہ زاد بھائی ملک حاجی حضرت شیخ کی خدمت میں بیعت کے لیے لائے اور آپ نے اُن کو مُرید کر لیا۔ تو فرمایا ملک زادہ تمہاری میرے ساتھ مصاحبت ممکن نہیں اور کچھ کہنے سُننے کا اب وقت نہیں رہا ہے۔ ان یارانِ طریقت میں سے کسی ایک کی صحبت اختیار کر لو۔ مولانا علاء الدین سوچ میں پڑ گئے۔ حضرت شیخ نے دوبارہ ارشاد فرمایا "کسی کو پسند کیا"۔ مولانا علاء الدین قدس سرہٗ نے عرض کیا کہ جی ہاں اُس سید کو، جو لمبے لمبے بال رکھے ہوتے ہیں۔ حضرت مخدومؒ کے بال بہت لمبے تھے زانوؤں تک پہنچتے تھے۔

حضرت شیخؒ نے فرمایا سید محمد گیسو دراز! آؤ، ملک زادہ کو اپنی صحبت میں رکھو اور جو کچھ میں نے تمہیں تلقین کیا ہے ان کو بھی حصہ دو۔ اس وقت سے حضرت مخدومؒ اور مولانا علاء الدین قدس سرہٗ یکجا رہنے لگے۔ حضرت مخدومؒ کی والدہ ماجدہ مولانا علاء الدین کو بیٹا فرماتی تھیں اور مولانا مذکور حضرت مخدومؒ کی والدہ کے سامنے آیا کرتے تھے۔

جب حضرت مخدومؒ پر لذتِ مشغولی غالب ہوتی اور گھر میں یکسوئی حاصل نہ ہوتی تھی تو آپ حظیرۂ شیر خاں جہاں پناہ میں مشغول رہنے لگے وہاں ایک حجرہ تھا۔ حضرت مخدوم قدس سرہٗ دس سال اس حجرے میں مشغول بحق رہے۔ مولانا علاء الدین بھی ہمیشہ ساتھ ہی رہتے تھے۔ وہیں سے حضرت قاضی عبد المقتدر کی خدمت میں تعلیم کے لیے جایا کرتے تھے۔ غالباً حضرت شیخ کے حکم سے تعلیم حاصل کرتے تھے۔ پھر وہاں سے ہر روز حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور ارشاد و تربیت حاصل کرتے۔

تحصیلِ علومِ ظاہر

کبھی کبھی حضرت شیخؒ کی خدمت میں عرض کرتے کہ علم ظاہر کسی قدر حاصل ہو چکا ہے اگر اجازت ہو تو اسی پر بس کروں اور کلی طور پر علم باطن میں مشغول ہو جاؤں۔ حضرت

Marfat.com

شیخؒ فرماتے، خیر ہدایہ، بزدوی، رسالہ شمسیہ، کشاف، مفتاح، صحائف ان سب کتابوں کو ترتیب سے پڑھ لو، مجھے تم سے ایک کام لینا ہے۔ حضرت مخدوم قدس سرہٗ نے سب کتابیں پوری کرلیں اور حضرت شیخؒ کی خدمت میں گذارش کی۔ شیخ بے حد خوش ہوتے۔

مجاہدہ وریاضت

اس کے بعد حضرت مخدومؒ ہمہ تن علومِ باطن میں لگ گئے۔ مجاہدہ وریاضت طے کیے روزے پنجگانہ، دہ گانہ اور پانزدہ گانہ اختیار فرماتے اور مکاشفات وتجلیات پر فائز ہوگئے۔ اپنے حالات حضرت شیخؒ کی خدمت میں عرض کرتے رہتے۔ حضرت شیخ قدس سرہٗ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ ستر برس کے بعد ایک لڑکے نے مجھ میں پھر سے شوریدگی پیدا کردی ہے اور مجھے میرے پہلے زمانے کے واقعات یاد دلا دیے ہیں۔

حضرت شیخؒ کی نوازش

حضرت شیخؒ بڑی مہربانی فرمایا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ حضرت شیخؒ اپنے معتقدوں میں سے ایک بزرگ کی وفات پر نکلے تو زیارت کے بعد فرمایا: سید محمد ابقاہ اللہ تعالیٰ کا مقام مشغولیت کہاں ہے تاکہ اُن کو چل کر دیکھوں۔ وہاں سے قصد فرمایا اور خطیرۂ شیر خاں میں حضرت مخدومؒ کے دیکھنے کو تشریف لے گئے۔ کچھ روپے بھی ساتھ لاتے تھے اپنی زبانِ مبارک سے فرمایا کہ سید محمد کے لیے یہ ہماری نذر ہے۔ اُس دن سے حضرت مخدوم قدس سرہٗ کا نام بہت بلند ہوا اور طائفہ صوفیا میں اُن کی شہرت پھیل گئی۔ یہاں تک کہ صوفیانِ کامل بیک زبان فرماتے تھے کہ اِس شخص کو جوانی ہی میں مقامِ پیرانِ واصل ومقتدایانِ کامل حاصل ہوگیا ہے۔

خلوت گزینی

جب حضرت مخدوم قدس سرہٗ کی عمر تیس سال سے کچھ اوپر ہوتی تو آپ زیادہ تر خلوتوں اور صحراؤں میں رہا کرتے۔ اور خلقت سے بالکل منقطع رہتے اور سیرِ سلوک بہ تمام وکمال فرمالے گئے؛ آخر انتہائی مقامات پر پہنچ گئے کہ اس سے آگے سیر کی جگہ نہیں ہے۔ عورتوں کی صحبت سے آپ بالکل محترز تھے۔ اہل وعیال سے فارغ تھے اور کمال مجاہدہ کرتے تھے۔

شیخؒ کی علالت

اسی سال حضرت شیخ نصیر الدینؒ کو باسوربادی کا دورہ ہوا۔ حضرتؒ کے حسبِ ارشاد مشغول بحق ہوکر آپنے عالمِ واقعہ میں دیکھا کہ ایک پرانا چھپر ہے، خواجہ خضر علیہ السلام اُس کی چھت پر کھڑے ہیں۔ اور حضرت مخدوم سے اشارہ میں کہہ رہے ہیں کہ حضرت شیخؒ کو میرا سلام پہنچاؤ۔ حضرت مخدوم قدس سرہٗ

Marfat.com

خانقاہ میں آئے۔ حضرت شیخ نصیر الدین نے دریافت فرمایا تو سنے کیا دیکھا عرض کیا، حضرت خواجہ کی صحت یابی۔ میں نے یہ دیکھا کہ خواجہ خضر علیہ السلام مجھے اشارہ میں کہہ رہے ہیں، حضرت شیخ نصیر الدین کو میرا اسلام پہنچاؤ۔ حضرت خواجہ نصیر الدین خوش ہوئے۔ کچھ عرصہ بعد حق تعالیٰ نے فضل فرما دیا۔ حضرت خواجہ کو صحت ہو گئی۔ اُس کے ایک سال بعد تک حیات رہے۔ کیونکہ خواجہ خضر کا کہنا مجھ پر کھلا۔ ہونا اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ حضرت شیخ کی عمر اخیر کو پہنچ گئی ہے اور سلام کی تعبیر یہ تھی کہ اس بیماری سے حضرت شیخ کو صحت و سلامتی ہو جائے گی۔

حضرت مخدومؒ کی علالت

جب حضرت مخدومؒ کی عمر کا سینتیسواں ۳۷ برس شروع ہوا۔ اس سال دہلی میں وبا پھیلی۔ حضرت مخدومؒ کو غلہ کی بیماری لاحق ہو گئی اور بخار بھی لگ گیا۔ ساتھ ہی ہچکی بھی شروع ہو گئی۔ تمام یاران و اصحاب طریقت اور ارباب دل میں شور برپا ہوا کہ سید محمد سلمہ اللہ تعالیٰ کو مہلک مرض لاحق ہو گیا ہے۔ حضرت شیخ نصیر الدین قدس اللہ سرہٗ نے مولانا صدر الدین طبیب اور مولانا علاء الدین کو حضرت مخدوم قدس سرہٗ کے دیکھنے کو بھیجا۔ مولانا صدر الدین نے واپس آ کر دیکھا کہ آپ اضطراب میں ہیں اور حالت دگرگوں ہے وہ رہیں ٹھیرے اور واپس آ کر حضرت شیخ نصیر الدین سے روغن خشت بھیجا، اُس کو غلہ کی جگہ پر ملا گیا، اس سے تخفیف مرض ہو گئی۔

جب مولانا صدر الدین سے حضرت شیخ نے دریافت فرمایا کہ سید محمد حال زدہ کیسے ہیں۔ تو مولانا نے عرض کیا اچھے ہیں، روغن خشت سے بہت فائدہ ہوا۔ حضرت شیخ نے مولانا زین الدین سے فرمایا کہ روغن خشت کا بڑا سا ڈبہ بھیج دو۔ اللہ سید محمد سے کہہ کہ بادشاہ کے سوا کوئی دوسرا یہ روغن کشید کرنا نہیں جانتا ہے۔ وہ کشید کرتا ہے اور میرے لیے بھی بھیج دیتا ہے۔ مولانا صدر الدین نے عرض کیا آپ کے غلام بھی یہ روغن نکالتے ہیں۔ حضرت شیخ نے فرمایا پھر کیوں نہیں نکال کر دیتے ہو۔ مولانا صدر الدین نے کہا کہ [illegible] کہ لوگ لے جاتے ہیں۔ حضرت شیخ نے فرمایا علاء الدین، سید محمد سے کہنا کہ ایسے [illegible] حضرت شیخ کا ایک آدمی ہر روز حضرت مخدوم کی بیمار پرسی کے لیے آیا کرتا تھا۔ [illegible] ہو گئی۔

علالت کے بعد حاضری

حضرت مخدومؒ بروز چہار شنبہ ششم ۶ کو حضرت شیخ کی خانقاہ میں حاضر خدمت ہوئے۔ خواجہ بشیر موجود تھے۔ حضرت شیخ کو اطلاع کی گئی۔ شیخ بے حد خوش ہوئے۔ اُسی وقت بلوا لیا۔ جب حضرت خواجہ کی نظر حضرت مخدوم پر پڑی تو

Marfat.com

بلند آواز سے فرمایا، الحمدللہ۔ آپ قریب ہو گئے۔ حضرت شیخؒ نے فرمایا: سید، تمہیں کیا بیماری تھی؟ حضرت مخدوم نے عرض کیا خلہ کی بیماری تھی، خون تھوکتا تھا اور ہچکی آتی تھی۔ آپ نے تعجب کیا۔ فرمایا، بڑی سخت بیماری تھی، اللہ تعالیٰ نے کرم کیا کہ تمہیں صحت ہو گئی حضرت مخدومؒ نے عالم واقعہ میں کچھ دیکھا تھا۔ چاہا کہ عرض کریں، کھڑے ہو گئے۔ حضرت شیخؒ نے فرمایا کہ آفتاب نکل آیا ہے، مجھے نماز اشراق ادا کرنی ہے، تم بھی جاؤ اور پڑھو۔ اس کے بعد آؤ اور کہو۔ حضرت مخدوم قدس سرہٗ باہر آ گئے، یغنج اشراق میں مشغول ہو گئے۔ اسی اثناء میں قاضی عبدالمقتدر اور شیخ محمود درویش قدس سرہما اور دوسرے حضرات حاضر خدمت ہوئے۔ خواجہ بشیر نے جا کر خبر کی۔ حضرت شیخؒ نے فرمایا۔ ان حضرات کو بلا لو اور سید محمدؒ سے کہو کہ وہیں ٹھیریں۔ یہ حضرات حاضر ہوئے۔ آپ نے سب کو بہت جلد رخصت فرما دیا، حضرت قاضی عبدالمقتدر اور شیخ محمود بیٹھے رہے شیخ نے ان سے فرمایا، سید محمدؒ خون تھوکتے تھے خلہ کی بیماری تھی۔ اللہ تعالیٰ نے کرم کیا کہ سید محمد طال عمرہٗ کو صحت ہو گئی۔ کچھ وقفے سے پھر یہی فرمایا۔ بعد ازاں ان سے ارشاد فرمایا، آپ لوگ جائیں اور سید محمدؒ کو میرے پاس بھیج دیں۔ وہ باہر آ گئے۔ حضرت قاضی عبدالمقتدرؒ نے فرمایا، سید تمہیں اندر بلاتے ہیں تمہیں باہر جانے کا حکم ہوا ہے۔ تم جاؤ۔

عرضِ حال و کیفیت

حضرت مخدومؒ کوٹھے پر حاضر ہوئے اور عرض کیا "میں نے اس بیماری میں یہ دیکھا کہ میرے لیے ایک جامہ لایا گیا۔ فرمان ہوا اسے پہنو کہ یہ جامۂ ولایت ہے پھر فرمایا کہ اتار ڈالو۔ میں نے اتار دیا۔ ایک اور جامہ لائے اور فرمایا کہ اسے پہنو، یہ جامۂ نبوت ہے۔ پھر فرمایا اتار ڈالو۔ میں نے اتار دیا۔ ایک اور جامہ لائے اور فرمایا اسے پہنو کہ یہ جامۂ رسالت ہے۔ پھر فرمایا اتار ڈالو۔ میں نے اتار دیا۔ پھر ایک اور جامہ لائے اور فرمایا اسے پہنو کہ یہ جامۂ اتحاد ہے۔ پھر فرمایا اتار ڈالو، میں نے اتار دیا۔ پھر اور جامے لائے گئے۔ فرمایا انہیں پہنو کہ یہ جامہ ہائے ربوبیت و الوہیت و ہوئیت ہیں۔ میں نے ہر ایک کو پہنا۔ حضرت مخدوم قدس اللہ سرہٗ فرماتے ہیں کہ اس درمیان میں حضرت شیخ کا روئے مبارک میں نے دیکھا کہ خوشی سے تمتما رہا تھا۔ وہ ہر بار فرماتے جاتے تھے کہ ہاں پھر، ہاں پھر، پس میں نے عرض کیا کہ پھر تمام اشیاء مختلف کو جو صورۃً متفاوت ہیں سب کو میں نے ایک حقیقت پر پرتو ہوئی دیکھا۔

خلافت سے سرفرازی

حضرت شیخؒ بے حد خوش ہوئے اور اپنا دست مبارک اپنے چہرے پر پھیرا اور فرمایا الحمد للہ رب العالمین اور چند الفاظ اس قسم

Marfat.com

کے ارشاد فرماتے جن سے معلوم ہوتا تھا کہ حضرت شیخؒ کی عمر آخر ہونے والی ہے۔ اس کے بعد اپنے سامنے سے کمبل اٹھایا اور حضرت مخدوم قدس سرہٗ کو عنایت فرمایا۔ اور حضرت مخدومؒ کے ہاتھ مضبوط پکڑ کر ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی کسی کے پیچھے مشقت کرتا ہے تو کسی چیز کے واسطے کرتا ہے اس کے بعد فرمایا سید محمد اس کام کو میری طرف سے قبول کرو یعنی دست بیعت دیا کرو۔ حضرت مخدوم قدس سرہٗ نے سر نیچا کر لیا اور خاموش رہے۔ آپ نے پھر ارشاد فرمایا، تم نے قبول کیا؟ حضرت مخدوم قدس سرہٗ نے عرض کیا، میں نے قبول کیا۔ پھر فرمایا، تم نے قبول کیا، حضرت مخدوم قدس سرہٗ نے عرض کیا میں نے قبول کیا۔ اس کے بعد آپ نے دو وصیتیں فرمائیں۔ ایک یہ کہ اپنے ظاہری اوراد کو ترک نہ کرنا اور دوسری یہ کہ ہمارے متعلقین کے ساتھ عنایت کرنا۔

اس کے بعد مولانا زین الدین آ گئے۔ حضرت شیخؒ نے فرمایا، زین الدین جاؤ اور کنہاری کے لیے حلوے کی فرمائش کرو۔ جب مولانا زین الدین چلے گئے تو آپ نے اپنا نہالچہ حضرت مخدومؒ کی طرف پھینکا اور فرمایا سید اس نہالچے کا غلاف اتار کر آستین میں رکھ لو اور چلے جاؤ۔

شیخؒ کی جانشینی

۱۵ رمضان المبارک سہ شنبہ کی رات حضرت شیخ کی علالت شروع ہوئی بیماری کے دنوں میں بعض یارانِ طریقت نے حضرت شیخ قدس سرہٗ کی خدمت میں گذارش کی کہ ہر بزرگ نے اپنی مراجعت کے وقت چند اشخاص مقرر کئے ہیں اور اپنی جگہ کے لیے ان میں سے ایک کو ممتاز فرمایا ہے حضرت شیخؒ کے بعض مسترشد اعلیٰ مقامات پر فائز اور صاحب کشوف و تجلیات ہیں۔ اگر ان میں سے بعض کو ممتاز اور ایک کو ممتاز فرما دیں تو یہ بات طریقہ خواجگان کے کچھ خلاف نہ ہوگی۔ حضرت شیخؒ نے فرمایا اُن لوگوں کے نام لکھ کر لاؤ۔ یارانِ طریقت سے مشورہ کے بعد مولانا زین الدین نے فہرست پیش کی۔ اس فہرست میں حضرت مخدوم قدس سرہٗ کا نام نہ تھا۔ جب حضرت شیخؒ پوری فہرستِ اسماء دیکھ چکے تو فرمایا کہ کیا ڈھیلے پانی لاتے ہو۔ ان لوگوں سے کہو کہ اپنے ایمان کا غم کھائیں اور اس فہرست کو پھینک دیا۔ مولانا زین الدین نے چند نام نارنج کر دیئے اور فہرست مختصر کر کے دوبارہ حضرت شیخؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے، فرمایا، پڑھو انہوں نے پڑھی۔ حضرت شیخ قدس سرہٗ نے فرمایا، سید محمد کا نام تم نے نہیں لکھا ہے سب خوف سے کانپنے لگے۔ اسی وقت حضرت مخدومؒ کا نام لکھ کر پڑھ دیا۔ حضرت شیخ قدس سرہٗ نے حضرت مخدومؒ کا نام سن کر فہرست لے لی اور اپنے قلم مبارک سے صاد فرمایا۔

Marfat.com

حضرت شیخ نصیر الدینؒ کی وفات ۱۸ رمضان المبارک ۷۵۷ھ شب جمعہ کو حضرت شیخ نصیر الدین قدس اللہ سرہٗ نے دارِ فنا سے دارِ بقا کو رحلت فرمائی۔ حضرت شیخؒ کی عمر شریف ۸۲ سال تھی۔

انتقالِ نسبت وہ نعمت جو حضرت شیخؒ کے پاس تھی، چار اشخاص کو ملی، اُن میں سے ایک حضرت مخدوم قدس اللہ سرہٗ تھے۔ اور جب دوسرے تین حضرات نے انتقال کیا تو وہ تمام نعمت بھی حضرت مخدوم قدس سرہٗ کے پاس لوٹ آئی۔

سجادہ ولایت پر حضرت شیخ قدس سرہٗ کے وصال کے تیسرے روز حضرت مخدوم قدس اللہ سرہٗ سجادہ ولایت پر جلوہ افروز ہوتے اور اپنا ہاتھ بیعت کے لیے بڑھا دیا۔ طالبانِ حق کو تلقین ارشاد فرمانے لگے۔ جس طرح حضرت شیخ نصیر الدینؒ فرمایا کرتے تھے۔

نکاح جب آپ کی عمر چالیس سال سے اوپر ہو گئی۔ تو حضرت مخدومؒ کی والدہ حضرت بی بی رانی شادی کے لیے مصر ہوئیں۔ بضرورت آپ نے شادی کر لی۔ سید احمد بن مولانا جمال الدین مغربیؒ کی صاحبزادی آپ کے نکاح میں آئیں۔

رجوعِ عام زمانہ شیخوخت میں بہت سے علماء و صلحاء ملوک و خوانین اور قسم قسم کی مخلوق آپ کی مرید ہوئی

دہلی سے گلبرگہ

جب آپ کی عمر شریف اسی سال کی ہوئی تو، ربیع الثانی ۸۰۱ھ کو مغلوں کے حملے کی وجہ سے اپنے تمام کنبے سمیت بھیلسہ دروازہ کے راستے شہر دہلی سے باہر نکلے۔ اس "سیرِ محمدی" کا مؤلف (محمد علی سامانی) بھی ہمراہ تھا۔

بہادر پور جب آپ بہادر پور پہنچے ملک محمد علی افغانی اور مولانا بہاء الدین ہروی مریدانِ حضرت مخدومؒ نے استقبال کیا۔ انہوں نے قصبہ کے اندر مکانات خالی کرا دیئے اور ان میں آپ کو ٹھہرایا۔ حضرت مخدومؒ نے مولانا بہاء الدین کو اپنی طرف سے وکیل مقرر فرمایا کہ جو کوئی حضرت مخدومؒ سے بیعت ہونا چاہے وہ حضرت کی طرف سے اُسے ٹوپی دے دیا کریں۔

مکتوب بنام مولانا علاء الدین گوالیریؒ وہاں سے ۱۸ ربیع الثانی ۸۰۱ھ کو گوالیر میں مولانا علاء الدین گوالیری کے نام جو آپ کے مرید صادق،

Marfat.com

مشغول، تارکِ دُنیا، عالم باعمل تھے۔ اور مُغلوں کے حملے سے تقریباً دس سال پیشتر دہلی میں حضرت مخدومؒ سے بیعت ہوکر ارشاد و تلقین سلسلہ کی تھی۔ اس مضمون کا فرمان بھیجا۔

فرزند دینی، مولانا علاء الدین گوالیری، محمد حسینی کی دُعا مطالعہ کرو۔

تقدیر سے ایسا اتفاق پیش آیا ہے کہ ہم شہر دہلی سے حملے کی وجہ سے باہر نکلے ہیں جو تحریر و تقریر سے باہر ہے دیکھنے ہی سے اندازہ ہوسکتا ہے۔ ہمارا قصد گوالیر آنے کا ہے۔ میرے بیٹے، ایسا کرو کہ فرید خاں کو اپنے ساتھ لے کر فلاں جگہ اور فلاں مقام کی [illegible] لینے کو آباؤ اور شرف اللقاء سے بھی کہہ دو کہ انہیں موقع ملے تو وہ بھی آئیں۔ سبحان اللہ العظیم عجب زمانہ ہے کہ میں لوگوں سے منت کرتا ہوں کہ میں تمہارے پاس آرہا ہوں، میری امداد کرو۔ اللہ تعالیٰ جس طرح چاہتا ہے کرتا ہے پیٹھ کو پیٹ کی طرف اور پیٹ کو پیٹھ کی طرف الٹتا پلٹتا رہتا ہے۔ پھر تاکید کی جاتی ہے اب تاخیر و تامل کا موقع نہیں ہے۔ تم پر عجلت لازم ہے۔

دریاب اگر تو عاقلی بشتاب اگر صاحبدلی۔
باشد کہ نتواں یافتن دیگر چنیں ایام را

عزمِ گوالیر

۲۰ ربیع الثانی ۸۰۱ھ کو مہادر پورت گوالیر روانہ ہوئے۔ جب گوالیر قریب آگیا، ایک بیابان میں پہنچے۔ وہاں بہت سے ہندو جمع ہوگئے قریب آکر [illegible] شروع کردیں۔ ساتھیوں کے ہاتھ پاؤں پھول گئے اور تسبیح و تہلیل و تحمید میں مشغول ہوگئے [illegible] کی طرف سے ایک فوج نمودار ہوئی۔ ساتھیوں کو بڑی سخت تشویش ہوئی۔ اور گمان ہوا کہ [illegible] کے لیے آرہی ہے۔ جونہی آنے والی فوج کی نظر حضرت مخدومؒ قدس اللہ سرہ پر پڑی [illegible] سے اُتر پڑے۔ حضرت مخدومؒ و مخدوم زادگان اور سب ساتھیوں نے ابوالمعالی مولانا محمد [illegible] شیخ سید تاج الدین اور مولانا محمد سید تراش وغیرہم سے پہچانا کہ مولانا علاء الدین [illegible] سب باغ باغ ہوگئے۔ اور ہندو مقہور و مردود ہوئے۔

مولانا علاء الدین گوالیری کا ایثار

۲۰ ربیع الثانی ۸۰۱ھ کو گوالیر میں [illegible] مولانا علاء الدین نے اپنا مکان خالی کر رکھا تھا۔ وہاں [illegible] نے نزول فرمایا۔ حضرت مولانا علاء الدین نے قافلے کی دعوت کی۔

Marfat.com

دوسرے دن مولانا علاء الدین گوالیری نے ایک فہرست جس میں اپنا نام، اپنے فرزندوں اور اہل خانہ کے نام لکھے تھے حضرت مخدومؒ کی خدمت میں پیش کی کہ ہم سب کو فروخت کر کے کام میں لائیں۔ اور دیگر تمام غلام، گھوڑے اور مویشی اور وہ سب غلہ جو گھر میں تھا نقد روپیہ اور کتابیں سب خدمت میں پیش کر دیں۔

ان سب میں سے کچھ نقد روپیہ، غلہ، گھوڑے اور چند کتابیں آپ نے قبول فرمائیں۔ مولانا پر بہت مہربانی فرمائی اور بلنگیر ہوتے اپنا سینہ اُن کے سینے سے ملایا اور فرمایا تمہاری اولاد میری اولاد ہے۔

حضرت مولانا علاء الدین کے بیٹے مولانا ابوالفتح جو مغلوں کے حملے سے دو سال پہلے مُرید ہو چکے تھے۔ گوالیر میں انہوں نے حضرت سے تجدید بیعت کی۔

مولانا علاء الدین کی خلافت یابی

۱۷ جمادی الثانی ۸۰۱ھ کو حضرت مخدوم قدس اللہ سرہٗ بھاندیر کی طرف روانہ ہوئے۔ اُسی دن حضرت مولانا علاء الدین کو خلافت عطا فرمایا۔ مولانا حمید الدین مفتی دہلی سے جو حضرت مخدوم قدس اللہ سرہٗ کے مُریدوں میں سے تھے اور شریک سفر تھے خلافت نامہ لکھوایا۔ مولانا حمید نے حضرت مخدومؒ سے عرض کیا کہ اب تک حضرت نے کسی کو خلافت عطا نہیں فرمائی ہے اور مخدوم زادوں کو بھی اجازت نہیں ہوئی۔ مولانا علاء الدین کو سب سے پہلے خلافت کیسے عطا فرما رہے ہیں؟ حضرت مخدوم قدس اللہ سرہٗ نے فرمایا اے مولانا حمید! کیا میں اپنی طرف سے (خلافت) دے رہا ہوں۔ مجھے تو فرمایا گیا ہے کہ مولانا علاء الدین کو خلافت دو۔ اس لیے دے رہا ہوں۔ اگر میں اپنی خواہش پر عمل کروں تو پہلے اپنے بیٹوں کو خلافت دوں۔ اس کے بعد حضرت مخدوم قدس اللہ سرہٗ نے خلافت نامہ املا کرایا اور مولانا حمید نے تحریر کیا۔

بھاندیر

اس کے بعد گوالیر سے بھاندیر اور بھاندیر سے ایرچ تشریف لائے۔

جب آپ بھاندیر میں تھے ایک بڑے عالم مولانا فخر الدین جو شیخ الاسلام شیخ نصیر الدین اودھی قدس اللہ سرہٗ کے مُرید تھے کے فرزندوں، بہت سے افغانوں اور اُن کے بیٹوں، اور وہاں کے خیلداروں نے آپ سے بیعت کی۔ اس مقام کا حاکم مظفر خاں بھی آپ کے استقبال کو آیا۔

ایرچ

جب آپ ایرچ پہنچے تو خوانین و ملوک اور علماء و مشائخ کی ایک کثیر تعداد نے استقبال کیا اور ملاقات کو حاضر ہوئے۔ مثلاً سید اکرام، سید مہان، مولانا امیر الدین، قاضی برہان الدین

130607

Marfat.com

سید احسن، شیخ خوندمیر اور اس مقام کے حاکم سلیمان خاں وغیرہ خلقِ کثیر بیعت سے مشرف ہوئی۔
شیخ الاسلام ایرچہ کے صاحبزادے شیخ خوندمیر اپنے بھائیوں سمیت بیعت ہوئے۔

چھترہ | وہاں سے چھترہ تشریف لے گئے۔ وہاں بھی خلقِ کثیر بیعت ہوئی۔ قاضی اسحاق، محمد کن مفتی چھترہ اور اُن کے بھائی، قاضی سلیمان اور اُن کے دوسرے بھائی "حضرت قاضی القضاۃ قاضی منہاج الدین مدرس اور حاکمِ چھترہ کے بیٹے بھی مرید ہوئے۔ وہاں کے باشندوں کا ایک بہت بڑا ہجوم تھا۔ سب نے بیعت کی۔

چندیری | وہاں سے چندیری تشریف فرما ہوئے۔ مخدوم خواجہ یعقوبؒ چندیری کے صاحبزادے حضرت شیخ نصیر الدین نے استقبال کیا۔ اپنے گھر لاکر ٹھہرایا۔ وہاں پر مفتی چندیری کے صاحبزادے جو بڑے عالم تھے اور قاضی خواجگی کہلاتے تھے نیز دوسرے لوگوں نے بیعت کی۔ شیخ نصیر الدین چندیری نے تلقین ذکر کی خواہش ظاہر کی۔ حضرت مخدوم قدس اللہ سرہٗ نے فرمایا کہ تلقین ذکر میں میری ایک روش ہے کہ طالبین ایندھن کا گٹھا جنگل سے سر پر اٹھا کر لاتے ہیں تب میں تلقین کرتا ہوں۔ تم شیخ اور شیخ زادہ ہو اور اس جگہ کے صاحب صدر ہو۔ ایندھن کا گٹھا نہیں لاسکو گے جس شغل میں ہو اسی میں مشغول رہو۔

بڑودہ | پھر وہاں سے آپ نے روانگی اختیار فرمائی اور میاندھار ہوتے ہوئے بڑودہ تشریف لے گئے۔ شبِ عید الفطر ۸۰۱ھ کو بڑودہ پہنچے۔ بالائے حوض فرد کش ہوئے۔ آدم خاں اور اُن کے لڑکے اور دوسرے لوگوں نے بڑی خاطر مدارات کی۔ چند دنوں بعد ظفر خاں دینار خاں نے خرچہ اور علیفہ آپ کی خدمت میں بھیجا۔

قیام کھنبایت | ذوالقعدہ ۸۰۱ھ میں کھنبایت کو رونق بخشی۔ ظفر خاں نے تقریباً پانچ چھ کوس آگے آکر استقبال کیا۔ کافی مقدار میں فتوح اور کندوری ساتھ لایا۔ ظفر خاں کو فرمان ہوا کہ آج کرنی ہے جو تیرا عیب تیرے منہ پر بیان کرے اور تجھے اس کی خبر کرے۔ قاضی سلیمان نے جو اس کے مقربوں میں سے تھا، کہا، خوند خاں کا کیا کہنا کسی خلاف شرع کام سے آس پاس بھی نہیں پھٹکتے۔ حضرت مخدومؒ نے فرمایا: میں نہیں کہتا تھا کہ یہ بہت تیز ہے خوشامد میں ظفر خاں اور اس کے موجود ساتھیوں نے سر نیچا کر لیا۔

Marfat.com

کچھ عرصہ آپ سرزمین گجرات میں کھنبایت اور دوسرے مقامات پر قیام پذیر رہے۔ مولانا نظام الدین صرفی جو پہلے ہی سے شرف بیعت رکھتے تھے اور دوسرے لوگ بھی حاضر خدمت ہوتے۔ شیخ سعید کھنبایتی مرید حضرت شیخ علاء الدین الندیؒ کے صاحبزادے شیخ عمر حضرت مخدومؒ کی خدمت میں برابر حاضر ہوتے رہے اُن کا ایک لڑکا تھا اُسے بھی برابر ساتھ لایا کرتے تھے۔

یہاں سے دوبارہ بڑودہ تشریف لاتے۔ پھر وہاں سے روانہ ہوکر سلطان پور سے ہوتے ہوتے دولت آباد کی طرف عزم فرمایا۔

سفرِ دولت آباد

دولت آباد میں آپ نے اپنے والدِ ماجد حضرت سید یوسف قدس اللہ سرہٗ کے مزار کی زیارت فرمائی۔ جب محمد آباد عرف دیوگر پہنچے۔ عضد الملک جو اُس جگہ کا حاکم تھا۔ حاضرِ خدمت ہوا اور سلطان فیروز (بہمنی) بادشاہِ گلبرگہ کی طرف سے نذر پیش کی۔ سلطان فیروز نے سُنا تھا کہ حضرت مخدومؒ اس طرف تشریف لا رہے ہیں۔ اُس نے (حاکم کو) لکھا تھا کہ ہماری طرف سے نذر لیا کر خدمت میں پیش کرو۔

قصدِ گلبرگہ

پھر وہاں سے دارالسلطنت احسن آباد عرف گلبرگہ کا قصد فرمایا۔ سلطان فیروز (بہمنی) لشکر کے ساتھ باہر نکلا ہوا تھا۔ راہ میں حاضر ہوکر حضرت مخدوم قدس اللہ سرہٗ کی خدمت میں باصرار عرض کیا کہ گلبرگہ کی سکونت اختیار فرمائیں۔ حضرت مخدومؒ تھوڑی دیر مراقب ہوئے۔ پھر فرمایا کہ ہم نے چاہا تھا کہ تمہاری بات مان لیں لیکن تمہاری عمر بہت تھوڑی باقی رہ گئی ہے۔ پس اگر میں گلبرگہ میں رہوں گا اور تم نہ رہو گے تو پھر کیا راحت ملے گی۔ سلطان فیروز (بہمنی) نے فوراً عرض کیا کہ اگر میری عمر تھوڑی باقی رہ گئی ہے لیکن حضرت مخدومؒ اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا تو کر سکتے ہیں کہ میری عمر بڑھ جائے۔ ارشاد فرمایا، ہاں، ایسا کر سکتا ہوں۔ آج رات میں مشغول ہوں گا۔ کل آؤ جواب دوں گا۔ سلطان واپس چلا گیا۔ دوسرے دن پھر آیا۔ حضرت مخدوم قدس سرہٗ کے سامنے بیٹھ گیا۔ کچھ دیر بعد اُس نے کھڑے ہوکر کیفیتِ مذکور کے لیے التماس کی۔ ارشاد فرمایا۔ آج رات تمہارے واسطے مزید عمر کے لیے دعا کی تو فرمان ہوا کہ ہم نے اُس کی عمر زیادہ کر دی جب تک تم جیو گے وہ بھی زندہ رہے گا، اور واقعتہً ایسا ہی ہوا

Marfat.com

چنانچہ حضرت مخدومؒ گلبرگہ میں جلوہ افروز ہوتے اور سکونت اختیار فرمائی۔

وصال جب آپ کی عمر شریف ایک سو پانچ سال چار ماہ اور بارہ روز کی ہوئی تو ۱۶ ذوالقعدہ ۸۲۵ھ بروز دوشنبہ وقت اشراق و چاشت کے درمیان اس سرائے فانی سے اس جہان باقی کی طرف رحلت فرمائی۔ رضی اللہ عنہ۔

اے اللہ اے اکرم الاکرمین تیرے کرم سے ان کے اور ان کے احباد کے زمرے میں ہمارا حشر ہو۔

آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ مولانا بہاء الدین امام مجھے غسل دیں اور مولانا سراج الدین پانی ڈالیں۔ ایسا ہی کیا گیا۔

حضرت مخدومؒ کا سالِ وفات "مخدومِ دین و دنیا" سے ۸۲۵ھ نکلتا ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

بابِ دوم

فضائل

حضرت مخدومؒ کا مقام و مرتبہ احاطۂ تحریر و تقریر سے باہر ہے۔ سلطان العارفین شیخ ابو یزید بسطامیؒ و خواجہ جنید بغدادیؒ اور دیگر بزرگوں کے جو حالات کتابوں میں لکھے ہوتے ہیں ان کانوں تک پہنچے ہیں وہ سب آپ سے ظاہر ہوتے۔ آپ کی روش متقدمین کے طرز پر تھی۔

استغراقِ کامل یارانِ معتبر اور مریدانِ معتمد سے سنا گیا ہے کہ حضرت مخدومؒ کو ابتدائے حال میں حق تعالیٰ کے ساتھ ایسا استغراق تھا کہ کھانے پینے کی کچھ خبر نہ تھی۔ وہ گاہ دوازدہ گاہ اور پانزدہ گاہ طے کے روزے رکھا کرتے تھے۔ زیادہ تر صوم دوام رکھتے تھے۔

آپ ارشاد فرماتے تھے کہ حضرت شیخ نصیرالدین قدس اللہ سرہٗ نے پہلی مرتبہ جب مجھے روزہ کیلئے فرمایا، آخر شب میں میرا دل بے قرار ہوگیا جیسے جان نکلنے لگی۔ آخر میں نے صبر کیا۔ اس کے بعد میرے دل کو متلی ہوئی اور میں نے قے کی۔ تو گولی کی شکل کی ایک چیز میرے حلق سے باہر گری۔ ہر چند میں نے اُسے توڑنا چاہا لیکن نہ ٹوٹی۔ میں نے اُسے دور ایک طرف پھینک دیا۔ اس کے بعد مجھے بھوک لگنی بالکل موقوف ہوگئی۔ میں گرمی کے موسم میں طے کے روزے رکھتا تھا لیکن ہرگز تولی منافت پیدا نہیں ہوتا تھا۔

خطاب مِن جانب اللہ جناب مخدومؒ کا خطاب مِن جانب اللہ "ولی الاکبر" تھا۔ قطب ابدال شیخ نورالدین پانزدہ آپ کو سید محمد صادق کہا کرتے تھے۔

Marfat.com

ایامِ طفولیت سے لے کر بیعتِ شیخ کے زمانہ تک عالمِ غیب کا ایک شخص آپ کے ہمراہ رہا کرتا تھا۔ اگر تقاضائے بشری کسی نامشروع کام کا ذرا سا قصد بھی آپ کے دل میں پیدا ہوتا تو وہ شخص مانع ہو جاتا۔

ابدالوں اور مردانِ غیب سے ملاقات

اکثر آپ پہاڑوں اور ویرانوں میں مشغول بحق رہا کرتے تھے اور اگر شہر میں تشریف لاتے تو کسی کی جانب نظر نہ فرماتے تھے۔ یہاں تک کہ بعض لوگ آپ کو سید دیوانہ کہتے تھے۔ ابدالوں اور مردانِ غیب سے اکثر ملاقاتیں ہوتی تھیں۔ ذکرِ ابدالاں ہو آپ بعض مریدین کو تلقین فرماتے تھے انھیں سے حاصل کیا تھا اور بعض ابدال حضرت مخدوم کے مرید تھے۔ مثلاً فخر الدین، چھجو اور اسفندیار وغیرہ جو اپنے قطب شیخ نورالدین پائزاد کے اذن سے بیعت ہوتے تھے۔

لُطفہٗ قہرہٗ ، قہرہٗ لُطفہٗ

فرمایا۔ ایک دفعہ میں کھنبایت سے پٹن جا رہا تھا اسلاکِ باراں تھا۔ مویشی بہت مارے گئے تھے۔ جانور انہیں کھا رہے تھے ایک کوا شاخ پر بیٹھا ہوا کہہ رہا تھا۔

یا واسع المغفرت وسعت — اے اللہ تری مغفرت بڑی وسیع ہے اے رحیم،
علینا رزقاً بفضلك یا — اے وہاب اے کریم اے توّاب تو نے اپنے
وھّاب یا کریم یا توّاب — فضل سے ہم پر ہمارا رزق وسیع کر دیا ہے۔

میں نے تعجب کیا کہ اس زمین کے رہنے والوں پر تو مصیبت آئی ہوئی ہے اور کوّے رزق و نعمت کی کشادگی پر اور زیادہ شکر ادا کر رہے ہیں۔ میں نے جان لیا کہ لُطفہٗ قہرہٗ، قہرہٗ لطفہٗ (اس کا لُطف قہر ہے اور اس کا قہر لُطف ہے)

رُکن الدین ابدال سے ملاقات

ایک مرتبہ حضرت مخدوم گھر سے باہر تشریف لے جا رہے تھے۔ دیکھا کہ ایک شخص پرانی دہلی کی جامع مسجد کے نزدیک قے کر رہا ہے اور گوشت کی بوٹیاں اُگل رہا ہے ایک خارش زدہ بیمار کتا اُن کو کھا رہا ہے۔ اور لوگ جو اس راہ سے گزر رہے ہیں اُس شخص کو گالیاں دے رہے ہیں۔ جب وہ فارغ ہو گیا وہاں سے ایک تالاب کی طرف چلا گیا۔

حضرت مخدوم نے اُس کی پیشانی پر آثارِ معرفت دیکھے۔ اُس کے پیچھے پیچھے ہو لیے۔ آخر کار

Marfat.com

اس کو پالیا۔ وہ شخص حوض پر آیا وضو کیا۔ کلی کرنے میں اُس نے بہت مبالغہ کیا پھر دوگانہ ادا کیا۔ حضرت مخدوم نے اُس سے فرمایا تمہیں اُس خدا کی قسم دیتا ہوں جس نے تمہیں اور مجھے پیدا کیا اور تمہاری پیشانی پر آثارِ نعمت ہویدا فرمائے۔ مجھے بتاؤ تم کون ہو۔ اُس نے کہا آپ نے قسم دے دی اب ناچار اپنا حال کہنا پڑ گیا ہے۔ میں ابدالوں کی جماعت کا ایک فرد ہوں۔ رکن الدین میرا نام ہے میں یہاں سے تقریباً ایک ہزار کوس پر تھا مجھے حکم ملا کہ جامع مسجد پرانی دہلی کے دروازے پر ایک خارش زدہ بیمار کتا ہے آج اُس کا رزق چند پیالے شوربا اور گوشت کی چند بوٹیاں ہم نے فلاں جگہ سے مقرر کیا ہے۔ اُن کا برتن تیرا پیٹ ہے تو وہاں جا اور اُس گوشت اور شوربے کو کھالے۔ پھر جا کر اُس کتے کو کھلا دے۔ بضرورت آیا ہوں۔ جیسے مجھے فرمایا گیا میں نے کر دیا۔ آپ نے دیکھا کہ لوگوں نے کیا کیا کہا۔ لازم ہے کہ تحمل کیا جائے۔

بعد میں حضرت مخدوم نے اُس سے محبت کی گرہ باندھی اور بھائی چارہ کیا اور اُس سے بہت سے کمالِ باطنی حاصل کیے۔

حضرت گنج شکرؒ کے مزار پر حاضری

ایک دفعہ شیخ الاسلام شیخ فریدالدین قدس اللہ سرہ کی زیارت کے لیے اجودھن تشریف لے گئے۔ حضرۃ حضرت شیخ منور نواسہ حضرت شیخ فریدالدینؒ نے حضرت مخدومؒ کو حضرت شیخ کے روضے میں ٹھہرنے کی جگہ دی وہاں آپ نروکش ہوئے۔ ایک دن حضرتِ مخدوم وہاں مشغول بحق تھے۔ ناگاہ شیخ منور کا کوئی آدمی وہاں آیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ سر ملیدہ پڑا ہے اور ہاتھ الگ۔ وہ باہر آیا اور چلایا کہ حضرت سید محمد حسینی کو کسی نے مار ڈالا۔ یہ سنتے ہی لوگ دوڑے آئے۔ دیکھا کہ باکل ٹھیک قبلہ رو شریف فرما ہیں۔ یہ قصہ حضرت شیخ منور کی خانقاہ میں مشہور ہے۔

تجلی صفت رضا

جس وقت مولانا ابوالفتح کو ذکر و مراقبہ کی تلقین ہوئی۔ تو مخدوم زادگان [illegible] مثلاً مخدوم زادہ میاں یداللہ و میاں سعید اللہ و میاں [illegible] و قاضی صاحب و شیخ شہاب الدین شیخ زادہ، خواجہ احمد دبیر و مولانا بہاء الدین امام و مولانا صلاح الدین خادم و قاضی سیف الدین و سید تاج الدین و ملک مبارک و ملک عثمان و شیخ حمید و مولانا فخر الدین نو [illegible] مولینا فخر الدین زرادی سب کو بعد فراغت تلقین واپس فرما دیا لیکن مولانا ابوالفتح کو بٹھائے رکھا۔ اُن سے ارشاد فرمایا کہ اُس وقت جب میں تجھے تلقین کر رہا تھا اور سب یاران باقیت تلقین [illegible] کر رہے تھے۔

Marfat.com

حق تعالیٰ نے مجھ پر اپنی صفتِ رضا کی تجلّی فرمائی۔ اس کے بعد مولانا مذکور کو شانہ دان سے اپنا شانہ مرحمت فرمایا اور واپس فرما دیا۔

ایک دوسرے وقت حضرت مولانا ابوالفتح نے عرض کیا کہ عرصہ ہُوا حضرت مخدوم کے صدقے سے کوئی چیز بخشش نہیں ہوتی۔ فرمایا "جاؤ آج رات مشغول رہو اپنا مطلب پاؤ گے"۔ مولانا کو اُس رات میں عظیم چیزیں حاصل ہوئیں جو بیان سے باہر ہیں۔

نورِ فراست

جس زمانہ میں حضرت مخدومؒ دہلی میں تھے۔ مغلوں کے حملوں سے دو تین سال پیشتر آپ نے سب کو مطلع کر دیا تھا کہ اس مقام کے لیے بلانا مزد ہو چکی ہے۔ یہ مقام تباہ ہو جائے گا۔ جس سے ہو سکے باہر چلا جائے۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ تم لوگ باہر نہ جا سکو گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا جیسے ارشاد فرمایا تھا۔ ایک دن ایک ارادتمند حاضر ہُوا۔ دریافت فرمایا، کس راستے سے آئے ہو؟ اُس نے کہا بازارِ کمان سے ہو کر۔ فرمایا کہ یہ بازارِ کمان ایسا ہو جائے گا کہ یہاں شیر رہیں گے آخر مغلوں کے ہنگامہ کے بعد وہاں شیر آ کر رہا تھا۔

جب حضرت مخدومؒ گوالیر تشریف لائے۔ گوالیر کے لوگوں نے اصرار کیا کہ حضرت مخدومؒ یہاں سکونت اختیار فرمائیں۔ سب لوگ خدمت کریں گے۔ آپ نے فرمایا میں دیکھ رہا ہوں کہ اس جگہ کے لیے بلانا مزد ہو چکی ہے۔ تم سے ہو سکے تو باہر چلے جاؤ۔ آخر ایسا ہی ہُوا۔ اُس مقام پر کافروں نے قبضہ کر لیا۔

دہلی میں جس وقت مولانا حسین آپ کے مُرید ہوتے، اُن کی بہن کے داماد نے کہا کہ آپ سیّد محمدؐ کے کیا مُرید ہوتے۔ مولانا حُسین نے کہا کہ تو نے سیّد محمدؐ کو دیکھا ہی نہیں۔ اگر دیکھو تو معلوم ہو جائے کہ سیّد محمدؐ کیا چیز ہیں۔ اُس نے کہا اچھا میں اور آپ کل چلیں گے۔ دوسرے دن مولانا حُسین اور اُن کی بہن کے داماد حضرت مخدومؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت مخدومؒ چوکی پر تشریف فرما تھے۔ گرمی کا موسم تھا۔ حضرت مخدومؒ سر پر ایک عمامہ باندھے ہوئے تھے جس کے کنارے سُرخ تھے۔ ہاتھ میں سُرخ چمڑے کا پنکھا تھا۔ مولانا حُسین کی بہن کے داماد کے جی میں آیا کہ اگر یہ صاحبِ نعمت ہوں گے تو یہ پنکھا اور عمامہ مجھے دے دیں گے۔

حضرت مخدومؒ نے ارشاد فرمایا، مولانا سُنو، بغداد میں ایک بازیگر تھا۔ وہ اپنے گدھے کو مجمع میں لا کھڑا کرتا اور کرتب دکھاتا۔ اُس کی دونوں آنکھوں پر پٹی مضبوط باندھ دیتا، پھر کہتا، تم لوگوں میں سے کوئی

Marfat.com

کسی کا سامان چُرا لے تو مَیں اُسے پکڑ لوں گا۔ کوئی کسی کا سامان چُرا لیتا وہ گدھے کی آنکھیں کھول دیتا اور کہتا فلاں آدمی کا سامان کسی نے چُرایا ہے۔ چور کو تلاش کرو۔ وہ گدھا سب کو سُونگھتا ہوا چلتا جب چور کے پاس پہنچتا تو اُس کے کپڑے دانتوں سے پکڑ لیتا اور کھینچتا ہُوا بازی گر کے پاس لے آتا۔ اس (قصہ) کے بعد فرمایا کہ بڑی مشکل ہے کہ اگر کوئی اظہارِ کرامت کرے تو گدھے کے مانند بنے۔ اگر اظہار نہ کرے تو لوگ اُسے بے نفست کہتے ہیں۔ مولانا، یہ لوٹکھا اور عمامہ۔ مولانا میران (میر کھرد) ہو گئے اور بیعت کی درخواست کی آپ نے قبول فرمائی۔ مُرید ہُوئے اور مشغولانِ حق میں سے ہو گئے۔

مولانا نصیر الدّین قاسم کی بیعت

دہلی میں ایک عالم تھے مولانا نصیر الدین قاسم۔ مولانا معین الدین عمرانی کے اوّل درجے کے شاگردوں میں سے تھے۔ بیحد اہلِ دل متقی تھے۔ مخدوم زادگان اُن سے پڑھتے تھے۔ کبھی اُن کے گھر جا کر پڑھتے تھے اور کبھی وہ خانقاہ میں تشریف لا کر سبق پڑھاتے۔ ابتدا میں کسی سے اعتقاد نہیں رکھتے تھے۔ آخر کار وہ مخدوم کی خدمت میں آ کر مرید ہو گئے۔ حضرت مولانا معین الدین عمرانی نے سُنا تو اُن سے کہا مولانا تم تو عالم ہو، پھر سیّد محمد کے مرید کیوں ہو گئے مولانا نصیر الدین نے کہا۔ ہاں میں عالم تو تھا لیکن سلمان سیّد محمد کے سامنے ہُوا ہُوں۔

ایک دن (مولانا نصیر الدین قاسم نے) تعزّقہ باطن اور حضورِ قلب کے لیے التماس کی۔ حضرت مخدوم نے انہیں کوئی چیز فرما دی۔ چند روز بعد دریافت فرمایا کہ کچھ خطرہ ابھی ہے؟ انہوں نے عرض کیا جس طرح پہلے دل میں تصوّرِ حضوری محال تھا اب خطرے کا تصوّر محال ہے۔

معیّتِ صفتی و ذاتی

ایک دفعہ ایک ملک زادہ جو تارک ہو گیا تھا، حضرت مخدوم کی خدمت میں آیا۔ حضرت مخدوم کے دستِ مبارک میں اپنا تصنیف کردہ رسالہ دیکھا۔ ملک زادہ نے التماس کر کے رسالہ لیا اور دیکھا۔ اُس میں حضرت مخدوم نے تحریر فرمایا تھا کہ ہمارے ساتھ حق تعالیٰ کی معیّت ذاتی ہے۔ اُس ملک زادہ نے یہ جملہ یاد کر لیا۔ جب وہاں سے واپس ہُوا۔ تو حضرت قاضی عبدالمقتدر کی خدمت میں گیا۔ اُن سے عرض کیا کہ سیّد نے ایسا لکھا ہے کہ (مخلوق کے ساتھ حق تعالیٰ کی معیّت ذاتی ہے۔ یہ بات کتابوں کے خلاف ہے اُن میں معیّتِ علمی بتائی گئی ہے۔ یہ کلام درست نہیں ہے حضرت قاضی عبدالمقتدر نے فرمایا۔ ہاں اگر وہ تمہیں رسالہ نہ دکھاتے تو تم ایسا کیوں کہتے۔ اُن کی سزا یہی ہے۔

Marfat.com

اس ملک زادہ نے اس پاکستانہ کی حتیٰ کہ یہ بات سلطان فیروز (تغلق) بادشاہِ دہلی کے کانوں تک پہنچادی۔ سلطان نے ملک عمادالملک کو بلا کر کہا کہتے ہیں پرانی دہلی میں سید محمد نام ایک درویش ہیں شریعت کے خلاف باتیں کہتے ہیں۔ عمادالملک نے کہا، بندہ اُن کو جانتا ہے اور اُن کی پابوسی کر چکا ہے اور بندہ کے لڑکے میاں جیون و میاں شاہین اُن کے مُرید بھی ہیں۔ اگر فرمان ہو تو تحقیق کروں۔ حکم ہوا کہ بُلا کر بلاؤ اور جمع کرو تاکہ اس مسئلہ کی تحقیق کریں۔ ملک عمادالملک نے کہا کہ پرانی دہلی کی جامع مسجد میں جہاں حضرت مخدومؒ نماز جمعہ کے لیے تشریف لے جاتے ہیں وہیں عُلما کو جمع کروں گا۔ فرمان ہُوا بہتر ہے۔ نماز جمعہ کے بعد عُلما جامع مسجد میں جمع ہوئے۔ حضرت مخدومؒ نماز ادا کر کے واپس تشریف لے جا چکے تھے۔ عمادالملک نے کہا اُن کو طلب کرنا بے ادبی ہے۔ کوئی ایک آدمی اُن کے ہاں چلا جائے اور دریافت کرے۔ سید عمادالدین جو شہر کے سیدِ اجل تھے اور سید علاء الدین جیسپوری کے نواسے تھے نیز اُن کی صاحبزادی مخدوم زادہ خرد (سید محمد اصغر حسینی بن حضرت مخدومؒ) کے گھر میں تھی۔ سب نے کہا کہ سید اجل جائیں۔ سید اجل گئے اور عرض کی کہ بعض لوگ ایسا کہتے ہیں۔ کہ آپ (معیت کو) معیت ذاتی فرماتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں سید سنو، عُلما معیتِ صفتی کہتے ہیں اور صفت ذات سے علیحدہ نہیں ہے۔ جو معیت از روئے صفت ہوئی وہ از روئے ذات بھی ہوئی اور پھر یہ معیت اعتباری ہے نہ حقیقی اور اعتبار ذات میں ہو یا صفات میں (ایک ہی چیز ہے) سب نے قبول کیا۔ آپ کی عظمتِ شان کی وجہ سے کسی کی مجال نہ ہوئی کہ آپ کے سامنے تردید کرتا۔

حضرت مخدومؒ کے فضائل معرضِ تحریر اور مدِ تقریر سے متجاوز ہیں مختصر طور پر ذکر کر دیے گئے ہیں۔

اگر در سرائے سعادت کس است
زگفتارِ سعدیش حرفے بس است

Marfat.com

باب سوم
روشِ سلوک

نمازِ باجماعت

حضرت مخدومؒ پانچوں وقت کی نماز باجماعت ادا فرماتے تھے۔ کسی وقت بھی تنہا یا ایک آدمی کے ساتھ ادا نہیں فرمائی۔ تکبیر میں حضرت مولانا بدرالدین امامت کرتے تھے اور مولانا قطب الدین اذان کہتے تھے۔ اذان جماعت نماز مسجد میں ہوا کرتی تھی۔ آپ تکبیر بہر ادا فرماتے۔ اس کے بعد تکبیر ہوتی اور آپ اندر جا کر فرض ادا فرماتے۔ اگر فرض کے بعد تکبیر ہوتی تو آپ بھی باہر آ کر ادا فرماتے۔

معمولات

حضرت شیخ نصیر الدین کے اوراد [illegible] مداومت کی تلقین فرماتے۔ مولانا نصیر الدین سے متعدد بار تلقین ذکر کی درخواست کی [illegible] نے ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ کے اوراد کی پوری پوری پابندی کرو۔ پھر میں تلقین کروں گا۔ [illegible] عشاء کی نمازوں کے بعد ہمیشہ سورہ آیت پڑھا کرتے تھے۔ اور نمازِ فجر کے بعد آپ [illegible] بعض مریدوں کو بھی اُن کی تلقین فرمائی۔ آخر زمانہ میں حضرت مخدوم زادہ میاں یداللہ [illegible] حضرت مخدومؒ کے سامنے پڑھا کرتے تھے۔ نماز عصر کے بعد آپ [illegible] ان دنوں یہ دعا میاں یداللہ پڑھ کر سناتے تھے۔

حضرت شیخ نصیر الدین کے فرمان کے مطابق ہر روز [illegible] کے ساتھ مراقبہ فرماتے جیسا کہ اس نام کے کرنے والے کیا کرتے ہیں۔ [illegible] حضرت مولانا نصیر الدین امام بلند آواز سے تلاوت کرتے اور آپ سنتے تھے۔

اشراق و چاشت، فی الزوال، وتر بقدر تمام و کمال آپ ادا فرمایا کرتے تھے۔ [illegible]

Marfat.com

نہیں رہ گئی تھی اس لیے فرائض و نوافل سب بیٹھ کر ادا فرماتے۔

حضرت مخدومؒ دوپہر کو قیلولہ کرتے اور فرماتے تھے جو سونی قیلولہ نہیں کرتا وہ شب بیداری کی نیت نہیں رکھتا۔ ساری رات چاہتا ہے کہ پڑا سوتا رہے۔

تہجد کے بعد آپ ذکر میں مشغول ہوتے۔ زیادہ تر ذکر دو حلقی کرتے۔ بار بار آپ ارشاد فرمایا کرتے تھے، جس کسی کو فتحِ باب ہوا ذکر و مراقبہ سے ہوا۔ لوگوں نے برسوں نماز، روزہ اور تلاوت میں گزار دیے لیکن کوئی راستہ نہ ملا اس لیے کہ وہ ذکر و مراقبہ سے غافل رہے۔

حضرت شیخ الشیوخ (خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی) قدس اللہ سرہٗ کے اوراد پر آپ کا عمل تھا۔ جوانی کے ابتدائی زمانہ میں صوم دوام رکھتے تھے۔ آخر میں ایامِ بیض کے روزوں اور اوراد و وظائف کا معمول تھا۔

جمعہ کے دن غسل فرماتے تھے اور بلا ناغہ جمعہ کی نماز کے لیے مسجد تشریف لے جاتے۔ مسجد میں جا کر چھ رکعت نمازِ تحیہ سلام کے ساتھ ادا فرماتے۔ سلام کے بعد بیٹھ کر مراقبہ فرماتے۔

سماع بالمزامیر پر شیخ کی تنبیہ

سماع میں چشتیوں کی سی رغبت رکھتے تھے۔ اکثر اوقات آپ سید نصیر خلیفۂ شیخ برہان الدین غریب کے ہاں تشریف لے جایا کرتے۔ ان سے قرابتداری بھی تھی۔

حضرت مخدوم فرماتے تھے ایک بار میں، مولانا صلاح الدین اور مولانا علاء الدین نے اتفاق کیا کہ ایک بار ایسا سماع سنیں کہ اس میں جملہ مزامیر ہوں۔ مولانا صلاح الدین کا گھر تجویز کیا گیا۔ تمام مزامیر وہاں جمع کیے۔ دروازہ ہم نے بند کر دیا۔ دیواریں اونچی تھیں۔ تین رات دن ہم نے سماع سنا۔ خلقت نے گھر کے گرداگرد ہجوم کیا۔ یہ خبر حضرت شیخ (نصیر الدینؒ) تک پہنچی۔ جب ہم حاضرِ خدمت ہوئے تو ارشاد فرمایا سید محمد ایسا سماع مت سنا کرو۔ اس وقت سے پھر ہم نے مزامیر نہیں سنے۔

سماع شعر و غزل اور قول و ابیاتِ فارسی پر مشتمل ہوتا۔ آپ فرماتے تھے کہ میری فتح کا کثرتِ تلاوت اور سماع سے ہوئی ہے۔

تدریس و تصنیف

آپ دو وقت سبق پڑھایا کرتے تھے۔ ایک چاشت کے وقت، دوسرے بعد نمازِ ظہر تلاوت سے فارغ ہونے کے بعد۔ زیادہ تر علمِ تفسیر و حدیث اور سلوک کا درس دیتے اور کبھی کبھی علمِ کلام و علمِ فقہ کا۔

Marfat.com

اگر کوئی چیز تصنیف فرماتے تو فی زوال ادا کرنے کے بعد لکھواتے۔

صورتِ بیعت

صورتِ بیعت اس طرح پر تھی کہ اپنا دستِ مبارک مرید کے ہاتھ پر رکھ دیتے اور فرماتے کہ تم نے عہد کیا اس ضعیف سے اور اس ضعیف کے خواجہ سے اور خواجہ کے خواجہ اور تمام مشائخ طبقات رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کہ آنکھ اور زبان کی حفاظت کرو گے اور جادۂ شریعت پر چلو گے، تم نے یہ سب قبول کیا۔ مرید عرض کرتا جی ہاں میں نے قبول کیا۔ پھر آپ ارشاد فرماتے الحمد اللہ۔ اس کے بعد قینچی دستِ مبارک میں لیتے اور تکبیر فرماتے اور داہنی طرف سے کان کے قریب کے تھوڑے سے بال تراش لیتے پھر تھوڑے سے بال بائیں جانب سے۔ اس کے بعد تکبیر فرماتے ہوئے ٹوپی اس کے سر پر رکھ دیتے۔ مرید چلا جاتا اور دوگانہ ادا کرتا۔ پھر آتا اور نذر لا کر پیش کرتا۔

ارشاد و تلقین

پھر آپ ارشاد فرماتے کہ پانچوں وقت نماز باجماعت پڑھا کرو۔ نماز مغرب کے بعد چھ رکعت نمازِ اوّابین تین سلام کے ساتھ ادا کیا کرو۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین مرتبہ پڑھا کرو۔ اس کے بعد دو رکعت مزید برآں تحیۃ الوضو ایمان۔ اس طرح کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص سات مرتبہ اور معوذتین تین مرتبہ پڑھو۔ سلام کے بعد سر بسجود ہو کر تین بار یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ اَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کہو۔ نمازِ عشا کے بعد وتر سے پہلے دو رکعت پڑھا کرو۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص دس بار۔ سلام کے بعد ستر مرتبہ یَا وَھَّابُ یَا وَھَّابُ یَا وَھَّابُ پڑھا کرو۔ اگر ہو سکے تو ہر مہینے میں ایام بیض کے روزے رکھا کرو۔

استفتاح اور عرفہ کے دن تمام مرید جمع ہوتے اور تجدید بیعت کرتے آپ انہیں پہلے سے زیادہ عمل کا حکم فرماتے۔ آپ سے دریافت فرمائے کہ تم پہلے تلقین کردہ اوراد میں مشغول رہتے ہو یا نہیں اور اس سے کچھ فائدہ نظر آتا ہے؟ پھر جو کچھ سنتے اس پر مزید ارشاد فرماتے کہ اس اس طرح کرو اور مشغول رہو۔

خانقاہ کے لیل و نہار

حضرت مخدوم ہمیشہ مصلیٰ پر بیٹھا کرتے تھے اور کسی کے لیے تعظیماً کھڑے نہ ہوتے تھے، مگر صرف بادشاہ کے لیے۔ فرماتے تھے کہ اولی الامر ہونے کی وجہ سے تمہارے لیے کھڑا ہو جاتا ہوں۔ جب بادشاہ آنا چاہتا تو ایک روز پہلے پیغام بھیجتا

Marfat.com

تھا۔ آپ فرماتے کہ فلاں دن آؤ۔ پہلے سے آپ کھانے کا حکم فرماتے۔ جب بادشاہ آتا تو دستر خوان بچھایا جاتا۔ وہ کھانا کھا کر واپس جاتا اور تبرک بھی ساتھ لے جاتا۔

دستر خوان کا دستور یہ تھا کہ ہر آدمی کے سامنے چار روٹیاں رکھی جاتی تھیں۔ اور ایک صحنک میں سالن دو دو آدمی شریک ہو کر کھاتے۔ ایک ایک پیالہ آش کا ہر ایک کے سامنے رکھا جاتا۔ کھانے کے دوران میں پانی نہیں دیا جاتا تھا۔ جب لوگ کھانے سے فارغ ہو جاتے۔ تو ہر آدمی اپنا بچا ہوا حصہ، صحنک اور آش کا پیالہ اٹھا لے جاتا۔

اشراق کے بعد آپ صاحبزادوں کے ساتھ کھانا تناول فرماتے۔ اُس کے بعد سبق میں مشغول ہو جاتے۔ علم تفسیر و حدیث اور سلوک کا درس دیتے۔ کبھی کبھی علم کلام اور علم فقہ کا۔ نمازِ ظہر کے بعد بھی تلاوت سے فارغ ہو کر سبق پڑھاتے۔

جن دنوں مؤلف سیرِ محمدی (مولانا محمد علی سامانی) گلبرگہ میں تھا قاضی راجا حضرت مخدومؒ کی تصنیف کردہ تفسیر پڑھتے تھے۔ شیخ زادہ شہاب الدین قوت القلوبؒ اور مولانا ابو الفتح تعرفؒ حضرت مخدوم کی شرح کے ساتھ پڑھتے تھے۔ حضرت مخدومؒ کے برادر زادہ سید احمد کے بیٹے سید اصغر کشافؒ اور ملک قطبی مستوفی علاقہ چیکنی کے لڑکے ملک زادہ عز الدین اور ملک زادہ شہاب الدین آداب المریدین پڑھتے تھے۔ مخدومؒ زادہ میاں ید اللہ مصباح پڑھتے تھے اُس کے بعد کافیہ شروع کی تھی۔ مخدوم زادہ میاں سفیر اللہ تصریف پنج گنج پڑھتے تھے۔

نماز عشا کے بعد دستر خوان بچھایا جاتا۔ سب صوفی اور مرید جمع ہو جاتے تقریباً چالیس رکابیوں کی روٹیاں کبھی کم کبھی زیادہ دستر خوان پر رکھی جاتیں۔ آش کا ایک پیالہ حضرت مخدومؒ کے حضور میں رکھا جاتا آپ اس میں سے تھوڑا سا نوش فرماتے، باقی جس پر نظرِ عنایت ہوتی اُس کو مرحمت فرما دیتے۔

(حضرت مخدومؒ کے) دائیں طرف مخدوم زادگان، برادر زادگان اور قرابتدار بیٹھتے تھے۔ بائیں طرف مریدانِ خاص پھر اس کے بعد دونوں طرف دوسرے مریدین و معتقدین بیٹھتے تھے۔

Marfat.com

باب چہارم

ملفوظات

ابتدائے حال میں مُریدوں کو آپ کی ملفوظات یہ تھی کہ ہر روز حضرت شیخ المشائخ شیخ نصیر الدین (چراغ دہلی) قدس اللہ سرہ العزیز کے اوراد کو معمول بنائیں۔ بعد ازاں اگر کوئی بلند ہمت ہوتا [illegible] اس طائفہ صوفیاکرام رحمۃ اللہ علیہ کے اوراد کو اور ان کے مقامات پر فائز ہو جائے۔ تو [illegible]

حضرت مخدوم [illegible] تشریف فرما ہوتے اور مریدین دوزانو [illegible] تھی۔ وہ مجمع کے درمیان حضرت مخدوم کے سامنے نزدیک ہی بیٹھتا۔ پہلے آپ خود [illegible] کتاب کو آپ کے بائیں جانب ہوتا اس کے بعد وہ جو باہر سے جانب ہوتا۔

[illegible]

Marfat.com

مراقبۂ سمدیت، مراقبۂ امانت، مراقبۂ ہمیت، مراقبۂ وحبہ اللہ اور دیگر مراقبات کو اس سے زیادہ بیان کرنا خلاف مصلحت ہے اس لیے کہ نااہل اس کلام کو دستاویز بنالیں گے اور خود کو اس کام کا کرنے والا ظاہر کریں گے اگرچہ مغیبات کا جاننا سوائے اُس کے جو اس کام کا محرم راز اور اس حال کا لذت شناس ہے، دُوسرے کے لیے ممکن نہیں ہے۔

یہ تمام اذکار و مراقبات حضرت مخدوم زادگان، حضرت مولانا علاء الدین، خواجہ احمد دبیر، مولانا ابوالفتح، قاضی راجا اور بعض دوسرے یارانِ طریقت جانتے ہیں اور وہ ان سے ثمرات حاصل کرتے ہیں۔

هنيئًا لارباب النعيم نعيمهم — ترجمہ:۔ ارباب نعمت کو ان کی نعمتیں مبارک ہوں اور عاشق مسکین
وللعاشق المسكين لا يتجرّع — کو جو مصائب برداشت کر رہا ہے مبارک رہیں۔

آپ ذکرِ خفی بھی تلقین فرمایا کرتے تھے جس میں ضرب کا اظہار نہیں ہوتا لیکن ذکر میں ضرب کا خیال ملحوظ رکھتے ہیں۔ آپ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ ذکر کثرت سے کیا کرو تاکہ دل میں اُتر جائے اور جب دل میں اُتر جائے تو زبان کو بند کر لو۔ کہ الذکر باللسان لقلقہ کہ زبان کے ساتھ ذکر کرنا لقلقہ میں داخل ہے اور جب ذکر میں راز کی بات پیدا ہو جائے تو دل کو خاموش کر دو کہ الذکر بالقلب وسوسۃ ذکر بالقلب بھی وسوسہ ہے۔ الذکر بالسر معاینۃ ذکر بالسر مشاہدہ ہے اور چاہیئے کہ سانس روک کر دل پر ضرب قوت سے لگائی جائے تاکہ دل کی چربی پگھل جائے اور دل کا منہ کھل جائے اور جب فتح باب ہو جائے تو مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔ فتح کے بعد پھر رجعت نہیں ہے۔ بعض اوقات کسی پر آپ کی نظر عنایت ہوتی تو کوئی آیت اور کوئی دعا بھی تلقین فرما دیتے۔ جس طرح کہ حضرت مولانا نصیر الدین قاسم کو وہ دعا جس کا آغاز الہ العالمین والآخرین سے ہوتا ہے تلقین فرمائی تھی۔

حضرت مولانا علاء الدین جب گلبرگہ میں حاضر خدمت ہوئے عرفہ کے دن تجدید بیعت کے بعد حضرت مخدوم نے کوئی خاص چیز انہیں ارشاد فرمائی کہ اس کی مداومت کریں۔ اس کو صراحت سے بیان کرنے کی اجازت نہیں ہے اور جو کچھ بیان کیا گیا ہے اسی پر بس کرنا چاہیئے۔

حضرت مخدوم بار بار فرمایا کرتے تھے کہ جو کوئی میری تلقینات پر میری شرائط کے ساتھ چالیس روز مداومت کرے اور پھر فتح باطن کے ابتدائی حالات اور کشوفات و تجلیات اس پر ظاہر نہ ہوں تو کل قیامت کے دن اس کا چغل اور میرا دامن اور الموفق ہو اللہ (توفیق دینے والا وہی اللہ ہے)

Marfat.com

باب پنجم

تصانیف

حضرت مخدوم قدس اللہ سرہٗ کی تصانیف کثیر ہیں۔

۱۔ مُلتقط: قرآن کی تفسیر سلوک کے رنگ میں۔

۲۔ ایک دوسری تفسیر آپ نے کشاف کے طرز پر شروع فرمائی تھی۔ تقریباً پانچ پارے لکھے گئے تھے مگر پوری نہ ہو سکی۔

۳۔ حواشی کشاف

۴۔ شرح مشارق: سلوک کے رنگ میں

۵۔ ترجمہ مشارق

۶۔ معارف شرح عوارف

۷۔ ترجمہ عوارف

۸۔ شرح لمعات

۹۔ شرح آداب المریدین عربی

۱۰۔ شرح آداب المریدین فارسی

۱۱۔ شرح فصوص (الحکم)

۱۲۔ شرح تمہیدات قاضی عین القضاۃ

۱۳۔ ترجمہ رسالہ قشیریہ: یہ ایک مستقل کتاب ہے۔

Marfat.com

۱۴- نظائر القدس جس کو عشق نامہ بھی کہتے ہیں۔
۱۵- رسالہ استقامہ الشریعۃ بطریقۃ الحقیقۃ۔
۱۶- رسالہ شیخ محی الدین ابن عربی
۱۷- رسالہ سیر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۱۸- شرح فقہ اکبر، عربی
۱۹- شرح فقہ اکبر فارسی
۲۰- حواشی قوت القلوب
۲۱- اسماء الاسرار
۲۲- حدائق الانس
۲۳- ضرب الامثال
۲۴- شرح قصیدہ امالی
۲۵- شرح عقیدہ حافظیہ
۲۶- عقیدہ چند ورق
۲۷- رسالہ در بیان آداب سلوک
۲۸- رسالہ در بیان اشارت محبان
۲۹- رسالہ در بیان ذکر
۳۰- رسالہ در بیان معرفت
۳۱- رسالہ در بیان رایت ربی فی احسن صورۃ
۳۲- رسالہ در بیان بود و ہست و باشد
۳۳- خلافت نامہ خاص برائے حضرت مولانا علاء الدین گوالیری رح
۳۴- خلافت نامہ برائے قاضی اسحاق چہترہ رح
۳۵- خلافت نامہ برائے حضرت قاضی سلیمان برادر قاضی اسحاق رح
۳۶- خلافت نامہ خاص برائے شیخ صدر الدین خوندمیر رح
۳۷- خلافت نامہ برائے حضرت مولانا ابو الفتح بن مولانا علاء الدین گوالیری رح

اس سیر محمدی کا مؤلف راجی رحمت ربانی محمد علی سامانی مغلوں کے ہنگامے کے وقت گوالیر میں حضرت مخدوم کے ساتھ تھا۔ حضرت مولانا علاء الدین گوالیری کے خلافت نامہ کی نقل اسے لی تھی اور گلبرگہ میں حضرت مولانا ابو الفتح کی خلافت یابی کے وقت بھی حاضر تھا۔ اُن کا خلافت نامہ بھی نقل کر لیا تھا۔ دیگر حضرات کی سرفرازی خلافت کے وقت موجود نہ تھا اور وہ گلبرگہ میں قیام پذیر نہ تھے کہ میں اُن کے خلافت نامے نقل کر لیتا۔ ایک خلافت نامہ حضرت مخدوم نے دہلی میں لکھوایا تھا اُس میں کسی کا نام نہ تھا۔ آخیر زمانہ میں آپ نے بعض خلفاء کے نام اُس میں درج کراتے تھے۔

Marfat.com

یہ تینوں خلافت نامے یہاں درج کیے جاتے ہیں۔

خلافت نامہ حضرت مولانا شیخ علاء الدین گوالیری قدس سرہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریفات اس ذات کے لیے ہیں جو کل موجودات کا [illegible]

اُس نے اپنی عنایت سے دین متین کی بلندی کی تکمیل فرمائی اور اپنی عنایت سے [illegible] پر چلنے والوں کو ہدایت فرمائی۔ ارشاد اور ہدایت کے قواعد کو اپنے اولیاء کے ذریعہ مبنیاً طول [illegible] اپنے اصفیاء کے ذریعہ سعادتمندی کی بنیادیں مضبوط کیں۔ اہل محبت کو اپنے فضل عظیم کے ساتھ خاص فرمایا اور ان کے اوپر بڑا حصہ کھول دیا۔ اپنی وسعت اور امکان کے مطابق ہر [illegible] کی توفیق دیتے ہیں اور اُس کی رضامندی کے حصول اسباب میں اس کی مدد فرماتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ [illegible] کوئی شریک نہیں۔ ایسی گواہی [illegible] آگ سے محفوظ رکھے اور گواہی دیتے ہیں [illegible] کہ اس کے وہ [illegible] کی سیڑھیوں پر [illegible] ایمان کے عہدوں کو مضبوط [illegible]

Marfat.com

کو اپنے علم میں ایسے کھڑا کرنا جیسے قوم کا امام بنا کر وصی کو کرتے ہیں (سلف کا یہی طریقہ چلا آیا ہے) حتیٰ کہ آجتک یہ طریقہ (محفوظ) قائم رہا۔ اس طریق میں تسلسل مشائخ کے سلسلہ کا۔

اور اللہ تعالیٰ نے (یہ سلسلہ قائم فرمایا) شیخ امام، جو مخادق کے مقتدا ہیں۔ کریم النفس لوگوں کے قائد ہیں بڑے بڑے لوگوں کو دعوت دینے والے ہیں۔ حق اور دین کی مدد فرمانے والے ہیں۔ جن کا نام نامی محمود بن یوسف ہے۔ اودھ کے رہنے والے ہیں، چشتی ہیں۔ قدس سرہٗ و نور ضریحہٗ۔

خفی اشارہ کیا اور بھرپور رمز کیا۔ اور وہ اس طرح کہ اشارہ تھا اور اُس اشارہ کو توڑنے کے لیے رمز تھا اور یہ رمز (ہاتھ کا اشارہ) اور غمز (ابرو کا اشارہ) ایسا نہ تھا جو کبھی بھی بلکہ یہ صراحت سے زیادہ ظاہر اور ان لوگوں میں تنبیہ سے بھی زیادہ واضح تھا۔ بعد اس کے کہ وہ (درحقیقت) قول صریح اور کلام صحیح تھا اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا کہ قبول کرنے والے کو رُشد و ہدایت کی طرف لاؤ اور پیاسے طالب کو (منزل تک) پہنچاؤ۔

البتہ (اس چیز کو دیکھتے ہوئے کہ) زمانہ کمزوری کا ہے اور وقت نقص کا ہے (کمی کی طرف جا رہا ہے) میں متردد رہا اور جستجو میں رہا کہ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ میں اس کام کو اپنے قول اور حال سے پوری طرح انجام دے سکوں۔ حتیٰ کہ میں نے ایک شخص دیکھا جسے ہمارے اس حصہ کی کچھ ہوا لگی تھی۔ اس طرح کہ اُسے یہ بات کہنی درست ہوگی کہ وہ ہی میرے باطن سے پیدا ہوا ہے اور میرا وہ بچہ ہے جو میرے پستان سے (پل کر) نمایاں ہوا ہے (وہ شخص جسکا اوپر ذکر ہوا ایسا ہے کہ) صالح ہے اور تارک حُبِ دُنیا ہے اور یہ (شخص) ایسا عبادت گزار (اور اہل) ہے کہ لائق (اور قبولیت کے اہل شخص کو) خرقہ پہنا سکے۔ اور اصحاب طریقت کو طریقہ سمجھا سکے۔ بشرطیکہ وہ "تعریفات الٰہیہ" سمجھنے لگے اور اُخروی امور پر مطلع ہونے لگے جیسے کشف قبور اور ارواح کی صحبت

صراط۔ اور حوض کا علم (ہو اور) جہنم سے نجات پانے اور جنت میں داخل ہونے (کے فرائض شرعیہ کا علم رکھتا ہو) اور اہل دنیا کے پاس آنا جانا نہ رکھے اُن سے قہر اور غلبہ اور بار بار مصلحت ظاہر کر کے نصیحت اور وعظ جیسے (انداز سے) کچھ نہ چاہے۔ نہ اس کے اسباب کی طرف رجحان رکھے اور نہ احباب دنیا کی طرف اپنے وقت (یعنی معمولات) کے لیے فارغ رہے اپنی اصلاح میں مشغول رہے۔ اور فاقہ کی رات کو غنیمت جانے اور اگر کوئی مہمان ہو اور اُس کے پاس کچھ نہ ہو تو "تھوڑے" ہی سے مہمان نوازی کر دے۔ اس حالت کو بہت

Marfat.com

فضیلت بتائے۔ جیسا کہ سادات انام کی عادت ہے۔

اے علامہ نحریر! انکو چاہیئے کہ توفیق الٰہی خدائے قدیر کی مخلوق کے لیے نذیر و بشیر کے دستور کے ساتھ ہادی اور مرشد ہو۔

اگر تم نے ایسے کیا جیسے ہم نے کہا ہے۔ تو تم مسلمانوں پر میرے خلیفہ ہو۔

ورنہ میرے بعد میری طرف سے (متوسلین کے لیے) یقیناً اللہ تعالیٰ ہی بس ہے وہ رب العالمین ہیں۔

رحمت کاملہ ہو اس کے رسول سید العارفین اور قائد المحبین پر۔ والسلام

خلافت نامہ حضرۃ مولانا رکن الدین ابو الفتح بن حضرۃ مولانا علاء الدین گوالیری قدس سرہما

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ساری حمد اللہ کے لیے ہے، وہ پیدا کرنے والا اور مارنے والا ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے اس کا فضل مستمر اور خالص ہے۔ درود اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو صاحب ہدایات رشید ہیں [illegible] امت کی طرف مبعوث ہوتے ہیں اور درود ان کی آل پر جو نیک ہدایت کرنے والے [illegible] روکنے والے تھے اور ان کی مخالفت میں جان توڑ کوشش کرتے تھے۔ اس کے بعد بھلائیوں پر [illegible] بشارت دینے والے اور برائیوں پر عذاب الٰہی سے ڈرانے والے تھے اور درود ان کے اصحاب پر جو سنت پر تھے اور آپ کے امر رشید پر چلنے والے تھے اور درود نامحدود آپ کل متقین والوں پر جو ہدایت پر تھے اور نہ اکل طرف بلانے والے تھے۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد واضح ہو کہ تمام مذاہب والوں اس بات پر متفق ہیں کہ بزرگ ترین مقصد اور برترین مطلب معرفت الٰہی ہے۔ ذات باری تعالیٰ جو عیب و نقصان سے مبرا ہے اس کی معرفت [illegible] حاصل ہوتی ہے۔ ایک یہ کہ کتاب خدا سے عقل کے وجود کے دلائل [illegible] اور [illegible] اور اجادیث سے اس کے وجود کے اسباب و علل کیا ہیں۔ معرفت کی دوسری قسم وہ کشف و الہام اور ایک خاص بیان کے مطابق قلبی مشاہدہ ہوتا ہے۔ اس باب میں ہمیں اصل مقصود اور اہل عقل سلیم کا خاص مطلوب ہے اور یہ اس وقت حاصل ہوتی ہے جب مرشد تعلیم دے اور ایسا دل جو اللہ کی طرف سے

Marfat.com

مؤید اور اسرارِ خفیہ کو پہنچا ہوا ہو۔ خدائے واحدِ قہار کی تجلیوں سے فائز المرام ہو کر راہ بتاتے۔ ایسا شخص علاماتؔ (اور نشان ہائے راہ) سے واقف ہوتا ہے۔ اور مختلف راستوں پر چلا ہوا ہوتا ہے۔ واصل، فاضل عالم، عامل ہوتا ہے۔ نیز اللہ کی طرف سے اُس پر الہام بھی ہوتا ہے اور شیخ کی طرف سے اُس کو حکم ہوتا ہے کہ وہ رب الارباب کے طلب گاروں اور توبہ کرنے والوں کی بیعت کے لیے بھی ہاتھ بڑھائے تاکہ وہ اس کے ذریعہ خدائے توّاب کے لُطف کے اعتبار سے پوری طرح معلوم کر سکیں۔ طلاب وہ ہیں جو حضراتِ صوفیا کی راہ چلیں اور خورد و نوش دُنیا سے کم سے کم (بقدرِ کفایت حصّہ لیں) اور توبہ کرنے والے گناہ کے بعد وہ لوگ ہیں جو بُری عادات رکھتے ہیں اور ان سرداران (بزرگانِ دین) کا دامن پکڑنے والے ہیں۔ پس خرقۂ تبرک تو ہر طالب کو دیا جا سکتا ہے اور خرقۂ ارادت صرف اس سالک کو دیا جاتا ہے جو عبادت گزار ہو۔ جس نے دُنیا و اہلِ دُنیا کو جان لیا ہو۔ پس اے میرے فرزند باطنی رکن الدین ابوالفتح بن علاء الگوالیری اگر تو میرے مسلک اور راہ پر چلے گا اور اہلِ دُنیا کے پاس آیا جایا نہ کرے گا اور اپنے دل میں غیر اللہ کا خطرہ نہ لائے گا۔ تو تو میرا خلیفہ ہے کہ بیعت کے لیے ہاتھ بڑھائے ——— اور اور سندِ ارشاد و مشیخت پر بیٹھے تو میرا جانشین ہوگا اور اگر ایسا نہیں ہے تو مسلمانوں پر میرا خلیفہ اللہ ہے۔ اور مجھے اُمید ہے اور میرا گمان تمہارے بارے میں یہی ہے کہ تم میری اقتدا کرو گے اور میری روش کی حفاظت کرو گے۔ لیکن یہ ضروری سمجھنا کہ سوائے ایسے شخص کے جو فریبِ دنیا سے واقف ہو اپنی ذات کو (سب سے) چھوٹا سمجھے اور اپنی خواہشات کو ذلیل حالت میں کر دے (کمزور کر دے) خورد و نوش میں کمی کرنا شروع کر دے اور خواص و عوام کی صحبت سے تدریجاً الگ ہونے لگے اور باتیں کم کرے اس کے ہاتھ، زبان اور دونوں آنکھیں گرشت کے اس صنوبری شکل کے لوتھڑے کی جانب لگی رہنے لگیں جو بائیں جانب لٹکا ہوا ہے جس کا نام "دل" ہے باقی کسی کو مراقبہ اور ذکر کی تلقین نہ کرنا۔

اے طالب ارشادیں نے جو تجھے دیا ہے لے اور جدھر میں نے اشارہ کیا ہے چل۔ اگر ایسا کرے گا تو تیرا شمار جماعتِ صوفیہ صافیہ میں ہوگا۔ کل کا آج کا اور آئندہ کل کا احتساب کر لیا کرو۔
اے اللہ یہ میری دُعا ہے تو ہی اس کو قبول کرنے والا ہے۔ میں صرف سعی کرنے والا ہوں۔

Marfat.com

بھروسا تیرا ہی ہے۔ بغیر تیری امداد کے گناہ سے بچنے کی طاقت نہیں ہے، نہ عبادت کی قوت ہے۔
اللہ درود نازل فرمائے محمد صاحب پر اُن کے اصحاب ذریت اور اُن کے متعلقین سب پر۔

خلافت نامہ عام

والسلام ان الاکرام

خلافت نامہ جو حضرت مخدوم قدس سرہٗ نے دہلی میں لکھوایا تھا۔ اس کے ابتدا میں
بعض خلفا کا نام درج فرمایا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تمام تعریفیں خدا کے لیے ہیں۔ اس بات پر کہ میں الوہیت کل مخفی چیزوں پر مطلع ہوا اور
اسرار الوہیت سے بسبب عبادت و توفیق بندگی واقف ہوا اور رحمت کاملہ ہو اس کے رسول پر
جو صاحب لوا محمد ہیں اور مقام وصل کے بزرگ شریعت مالک ہیں اور آپ کی آل اور عترت پر
جو پسندیدہ و بلند اخلاق رکھتے ہیں اور آپ کے اصحاب پر جو انوار قدسیہ سے مخصوص ہیں اور
انصار قدسیہ جو پاکیزگی اور نزاہت پر کامل ہیں۔

اما بعد! اے اللہ کے بندو! خدا تمہارے ساتھ وسیلہ اور واسطہ بنے سے
سب کو بندہ اور عبادت اور عادات الوہیت سے متصف ہونا اور یہ کہ کمینہ دل عادتوں اور بری خوبیوں
کے لیے قدر بڑھائے۔ اور شیخ سے جو مرشد کامل ہو تہذیب سکھانے والا ہو اس بارگاہ تک پہنچنے
کے طالبوں کے تغیر و تبدل سے واقف ہو۔

اور تعین ایسے شیخ کی رائے پر منحصر ہوتی ہے جو عالم ہو اپنی علوم سے واقف ہو
سب کو جس میں اسے عالم غیب سے علم شہادت میں تصرف کے لیے
زیادتی۔ سفیدی اور سیاہی نظر آتے ہیں۔ پھر ہوا میں جو سب سے
محسوس ہوتا ہے نہ شکل نہ جہت نہ مساحت اور رنگ کی علامت۔

پھر ہوا لطیف اور ایسی آوازیں جو اُن خوبیوں کی مدد سے نکلتی ہیں جو مخارج اور دانتوں سے
پیدا ہوتے ہیں اس میں ایسے کلمات الہام ہوتے ہیں جن میں کلیمات ہوں اور ان میں ایسے
اشارات ہوتے ہیں جنہیں سوائے ان لوگوں کے کوئی نہ سمجھے۔ پھر کشف الوان اور انوار

Marfat.com

سب چیزیں) ناستہ دوام توجہ۔ (بطرف ذات پاک الٰہی) اور حضوری لازم کرنے سے پیش آتی ہیں ——— پھر وہ صورتیں جو بشری طبیعتوں کے مناسب اور اُن سے موافقت رکھتی ہوں محسوس ہوتی ہیں۔ حتیٰ کہ ان کے بارے میں اس صنوبری مضغہ کی سمجھ کے مناسب گمان کرنے (اور خیال کرنے والے اسے) سمجھتے ہیں۔ پھر اسی طرح لوائح (کہ اپنے مقام سے کچھ چیزیں محسوس ہوں) پھر طوالع (کہ قدرے عروج کی حالت میں محسوس ہوں) پھر لوامع (کہ مزید عروج کے بعد زیادہ واضح طور پر محسوسات پیش آئیں) پھر بوارق (زیادہ چمک والی کیفیات) پھر حقائق (کہ جو چیز محسوس ہو رہی ہو وہ صحیح ہو) پھر معارف (یعنی علومِ الٰہیہ) پھر صنائعات (قدرے علومِ تکوینیہ) پھر کرامات (کہ اللہ کی طرف سے کوئی خاص چیز عطا ہو) پھر مقامات (یعنی احوال دیرپا ہوں) اس کے بعد پھر خلوات (یعنی مراقبہ میں ابتدا سیر فی اللہ) پھر بوادی (جنگلات۔ یعنی مزید سیر جن میں علائقِ دنیاویہ سے بعد ہوتا جاتا ہے) پھر مشاہدے (یعنی باطن سے) پھر معاینے (یعنی ظاہری آنکھ سے جو کسی کسی وقت کسی کسی کو غلبۂ حال کی وجہ سے ہوتے ہیں) پھر مکاشفات (یعنی تکوینی کشف یا کشفِ الٰہیات یا دونوں) پھر مناجات (عبادات میں سرگوشی کی کیفیت) پھر منازعات (یعنی اس کیفیت میں شدت) پھر محاضرات (یعنی حضوریاں) پھر معاتبات (یعنی باری تعالیٰ کی ناپسندیدہ چیز کو محسوس کر لینا) پھر منازلات (یعنی ان مقامات پر قائم رہتے ہوئے خلق کی طرف متوجہ ہونا) پھر مراسلات (یعنی پیغامات کا سلسلہ) پھر مواصلات (یعنی اس حالت میں بھی وصل کی حالت کا قیام) پھر مجاذبات (یعنی اس کیفیت میں شدتِ کشش) پھر مسامرات (خاص طور پر ہمکلامی کی سی کیفیت) پھر متملقات (یعنی باری تعالیٰ کے حضور میں خوشامدانہ کیفیت جو بندہ پر طاری ہو) پھر معانقات (یعنی وصل کے ساتھ قرب کا تحقق) پھر اتصالات (اس قرب میں اور افزائش) پھر تداخلات (کہ یہ کیفیت انتہا درجہ ہو) پھر معاودات (کہ اس حالت سے ہوش میں آئے) پھر اجمالات، پھر تفصیلات پھر اطلاقات (یعنی اس سے زیادہ تفصیلات یہ سب چاہے معارف میں ہوں یا تکوینیات میں) پھر مراجعات یعنی خدا کی طرف کامل رجوع۔ پھر یہ کہ اس میں حیرت حاصل ہو۔ پھر مسرت (یعنی سیٹ) حاصل ہو۔ اس سے زیادہ یہاں کچھ نہیں اور درحقیقت حیرت بھی نہیں کیونکہ یہ حیرت وہ مدرک ہے جس میں وہ سالک خود قیام پذیر ہے۔

اور حیرت وغیرہ یہ سب ولایت کی اقسام کا ایک حصہ کی اشکال ہیں۔ پھر کہا جاتا ہے کہ اس کے بعد وہ ہے کہ جسے نہ آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں گزرا۔ (اس کی تفصیل اہل سلوک

Marfat.com

ایسے کرتے ہیں کہ) نہ آنکھ رہے کہ اُسے دیکھ سکے، نہ کان رہے کہ سُن سکے۔ نہ دل رہے کہ اس میں کوئی بات آئے۔ (اور وہاں سالک کو سوائے اِس فنائی کیفیت کے باقی کسی کا وجود نہیں معلوم ہوتا) نہ انسان نہ جن، نہ نبی (بلکہ صرف خُدا ہی خدا کا وجود محسوس کرتا ہے غیر کا وجود ہی نہیں محسوس ہوتا)۔

پھر حقائقِ صمدیہ سے ایک (نئی) شق شروع ہوتی ہے اور یہاں (اس مقام پر) نہ فقدان ہے نہ وجدان نہ قرب ہے نہ بُعد، نہ جدائی ہے نہ ملاپ۔ سب بندگی (انسان کی استطاعت میں جتنی کامل کرنی ممکن ہے اسی طرح) کامل ہوگی تو صحیح حقیقت سامنے آجائے گی اور جب حقیقت متحقق ہو جائے گی (اور سالک کا مقام بن جائے گی) تو پروردگار کی رضا حاصل ہو جائے گی اور بندہ کامل ہو جائے گا۔ پس یہ حال ہو جانے کا کہ گویا جو باقی ہے وہ فنا ہو گیا۔ اور جو فنا ہو گیا وہ باقی ہو گیا۔ جسے "فنا فی فنا و بقا فی بقا" کہتے ہیں ——— یہ عالم ہی وہ عالم ہے جو سیراب ہے اور یہ عالم ہی وہ عالم ہے جو ربّانی ہے (تربیت کر سکتا ہے) اور فنا فی بقا (یعنی باطنی احوال میں ہوتے چلتے ہوں صحیح اور غلط) میں تمیز کرنے والا ہے مخفی چیزوں۔ اور رازِ تخلیق و تکوین کی کیفیت سے واقف ہے۔ یہ محسوس ہوتا ہے کہ وہ ایسے (محض اپنی قوتِ ارادی سے چیزوں کو) بناتا ہے جیسے مصور اپنے ہاتھ سے بناتے۔ لیکن بغیر ہاتھ لگائے اور بغیر ملے۔ اگر سالک اس طرح محسوس کرتا ہو تو یہ صفات التشکلات و تمثیلات سے ہے (جس کا تعلق اسم پاک الباری المصوّر سے ہے۔)

یہ سب کچھ دیکھنے والے کے لحاظ سے کہا جا سکتا ہے۔ لیکن مرئی (یعنی وہ ذاتِ پاک کہ جس کا مشاہدہ ہو رہا ہے۔ اُس) کے لحاظ سے نہیں۔ وہ نسبت و اضافت سے پاک و منزّہ ہے۔ رہا وہ شخص کہ جس کو اللہ تعالیٰ درجاتِ انبیاء پر ترقی دینا چاہتے ہوں (یعنی انبیاء کا وارث بنانا چاہتے ہوں) اور اصفیاء کی صفات پر فائز فرمانا چاہتے ہوں۔ تو اُسے دعوتِ خلق کے لیے منتخب فرما دیتے ہیں اور اُسے سچائی اور قرب کی مسند نشینی عطا ہوتی ہے۔ (اور ایسے جیسے آنکھ کی جگہ (ہو) پس وہ آنکھ ہوتا ہے بلا آنکھ کے اُس کے لیے کوئی ذات (چیز) حجاب نہیں بنتی اور اُسے عیب نہیں لگتا (عیوب سے محفوظ رکھا جاتا ہے)

یہی ہے وہ جو لائق ہے، حاذق ہے، زیادہ حقدار (خلافتِ باری تعالیٰ) ہے اور سبقت لے جانے والا ہے۔ پھر خدا کے ایسے بندے کی ظاہری علامات اور وہ معاملات جو دیکھے جا سکتے ہیں یہ ہیں کہ دنیا اور اہلِ دنیا کی طرف میلان نہ ہو۔ اور دنیا کے آلات و اسباب سے تعلق نہ ہو۔ اور اہلِ دنیا کے پاس آنا جانا نہ ہو۔ نہ وہ متردّد ہوتا ہو نہ (خدا کے سوا کسی چیز سے بھی خدا کے برابر محبت رکھتا ہو۔ اور فطرت کے

Marfat.com

احکام (پرچا ہے تنہا ہونے اور معاملات کم ہونے کی وجہ سے وہ) کم ہوں۔ یا (لوگوں کے اختلاط کے باعث) زیادہ ہوں چھوٹے ہوں یا بڑے (وہ سب پر پوری طرح قائم ہو اور دامن شرع) پوری طرح مضبوطی سے پکڑے ہوتے ہو (اور ان شرعی احکام سے اس کو) قلبی تعلق ایسا ہو کہ جیسا ہونا چاہیئے۔ اس حد تک کہ کوئی سنّت بھی سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں میں سے (جیسے جیسے اوقات میں وہ مسنون ہے) نہ چھوٹے اور نہ کوئی سیرت آپ کی مبارک سیرتوں میں سے اُس سے رہے۔ سوائے اس کے کہ کوئی ایسی ضرورت پیش آئے کہ جس کی اجازت فقہاء نے دی ہو (جسے رخصت کہتے ہیں) اور علماء کا اس (رخصت) پر عمل رہا ہو۔ اور وہ بھی سلفِ صالحین کی سیرت اور خود (ایسے اوقات میں) نبی فاتح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت رہی ہو۔

اب (اس تمہید کے بعد) محمد بن یوسف حسینی الحسینی الملقب بگیسو دراز جو سچی تحقیق اور علم الیقین کی رو سے حسینی ہیں کہتے ہیں۔ کہ اے اللہ جو بھی میرے شاگردوں اور رشد و ہدایت حاصل کرنے والوں میں سے میری اس صفت سے متصف ہو اور میری اس سیرت اور باطنی حالت پر رہا ہو ——— ——— اور میرے اس کام اور جائیداد کا مالک ہو۔ (یعنی باطنی کیفیات اور مناسب کا) تو وہ ہی میرا وہ لڑکا ہے جو میرے باطن سے پیدا ہوا ہے اور وہی میرا وہ بیٹا ہے جو میرے پستان سے (میرا دودھ پی کر) ظاہر ہوا ہے۔ تو وہ میرے ساتھ (ایک ہی رسی میں) بندھا ہوا ہے اور میرا ساتھی اور خلیفہ ہے۔

اور جو ایسا نہ ہو تو میں اور باری تعالیٰ اور میرے شیخ اس سے بری ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ (ہی) میرے بعد میری طرف سے میرے اہل مسلک پر رہنے والے ہیں۔ والسّلام

اما بعد! میں اس زمانہ کے لحاظ سے (کہ لوگوں کی رغبت میں کمی آگئی ہے اور طلب چھپ کر (غائب ہو) گئی ہے۔ یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ میں کسی شخص کو وکالت اور نیابت کے طریق پر اس کے صلاح و زہد اور اہل دنیا سے میل جول اور آمد و رفت ترک کرتے ہوئے دیکھ کر اسے اجازت دوں کہ وہ اپنا ہاتھ طالب توبہ کے لیے دراز کرے۔ تاکہ توبہ کا دروازہ بند نہ ہو۔ اور رجوع الی اللہ کے طریق میں کمی نہ آئے۔ کیونکہ زمانہ میں وہ وقت قریب آگیا ہے کہ توبہ کا دروازہ بند کر دیا جائے۔

اور (اس طرح بعض لوگوں کو بیعتِ توبہ لینے کی اجازت دینا) یہ وہ طریقہ ہے کہ جس پر میرے

Marfat.com

شیخ اور اُن کے شیخ رحمۃ اللہ علیہم کا پابند رہے ہیں۔ اور میں اُن کے ہی راستہ پر قائم ہوں اور اُن سے طریق پر چلنا ہی میرا طریقہ اور عادت ہے اور اس طریق کا جو بندہ مخالف ہوتا ہے میرا مخالف ہے۔ اور وہ میرے اُس اولاد میں نہیں ہے جو میرے بالمن سے پیدا ہوئی ہو اور اُس نے میرا دودھ پیا ہو تو کجا اور بھائی بہنیت جانو اکہ اُن لوگوں میں سے کہ جن کی طرف میں نے وہ اشارہ کیا ہو کلام کے ذیل میں پہلے گزرا۔ علاء الدین اور اُن کے لڑکے رکن الدین ابو الفتح گوالیری اور خواندمیر ابن شیخ الاسلام ہراتی اور اسماعیل بن محمد مفتی اور اُن کے بھائی سلیمان بن محمد مفتی اور میرے داماد قاضی اللہ بن قاضی ہمایوں اور ابو المعالی بن محمد مفتی اور سراج الدین ابن شہاب قیسی اور بہاء الدین ابن شہاب اللہ لاہوری اور شیخ الدین لعلموی اور امین بن بھوائی اور علاء الدین بن شرف الدین جو شاہ دولہ اجمودنی کے قریبی عزیزوں میں سے اور خلفاء اور سجادہ نشین میرے پاس معتقدین سے۔ یہ سب پڑھے ہوئے محمد اللہ کوری کئے ہیں اور اُن کی ملاقات ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن سے راضی رہے شرافت طالقیت اور حقیقت سب کے لحاظ سے۔ اور کبھی کبھی اُن پر خلافت کا اثر ہوا جو جہاں سے حسن ظن رکھتے ہیں اور اُن کو وہاں بہت دیر وہ میری طرف سے بھی ہیں۔ اور کبھی کبھی کوئی شخص یہ دعوے کرے کہ میں اُن کے قریب ہوں بلکہ سب سے زیادہ قریب ہوں۔ مگر وہ میرے حق سے ایسی بات میری طرف سے نہ ہوگی۔ پس تو اس دروازہ پر ہمیشہ رہنے کو واجب کر لے اور اُن حالت پر اس کی عمر کا ایک زمانہ گزر جائے تو وہ بھی میری طرف سے مجاز ہوگا اور میرا مرید ہوگا۔

رہے احمد بن عبد العزیز تو وہ اُن لوگوں میں ہیں جو اُن چیزوں میں سے کہ جن کی طرف سے کتاب کے شروع سے آخر تک اشارے کئے ہیں کامیاب ہو چکے ہیں۔ وہ میرا اور اُن کا سلسلہ جو میرے سے پیدا ہوا۔ اس پر لازم ہے کہ وہ طلب ارشاد کرنے والوں کا مرشد بنے اور اس کام میں جیسے میں نے اُسے سلوک طے کرایا۔ اگر وہ ایسا نہ کرے تو میں اُس سے ناراض ہوں گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کی طرف سے شیخ الخلافہ ہوں گے اور [illegible] سب سے ضعیف الحال ہے۔ تو کوئی حال احمالت والا نہیں ہے [illegible] وہ یہ چاہے کہ اُس کے پاس توجہ کرنے سے [illegible] چاہیے [illegible] اور نہ قصد پہنانے۔

جو بیان نے لکھا ہے یا جس کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے خداوند اقرب کا گواہ ہے۔ [illegible]

Marfat.com

میں میرے اور میرے نفس کے وجود کا کوئی دخل ہو تو میں اُس سے (تیرے آگے براءت کرتا ہوں اور میں اس سے) بری ہوں۔ تو غفار الذنوب اور ستّار العیوب ہے۔ مجھے معاف فرما اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھے اچھے احوال اور جلیل القدر اقوال (پر قائم رہنے) کی توفیق عطا فرما۔

تو غفور و رحیم ہے تو حلیم و کریم ہے۔ برحمتک یا ارحم الراحمین والحمد للہ رب العالمین۔

Marfat.com

باب ششم

اولاد و احفاد

مخدوم زادہ بزرگ سید محمد اکبر حسینیؒ

حضرت مخدوم قدس اللہ سرہٗ کے دو بیٹے تھے۔ اُن میں بڑے صاحبزادے زیادہ اصحاب نسبت تھے۔ ان کے فضائل اس سے زیادہ ہیں کہ کتاب میں سما سکیں۔

تعلیم و تربیت دونوں مخدوم زادے بڑے عالم اور صاحب استعداد تھے۔ بزرگ علوم و فنون اپنے والد ماجد اساتذۂ جلیل حضرت قاضی عبد المقتدر، مخدوم مولانا خواجگی خوری، مولانا محمد لطیف، مولانا نصیر الدین فاتح رحمہم اللہ سے پڑھے تھے۔ علوم سلوک اور ارشاد و تلقین حضرت مخدوم سے حاصل کی تھی۔

واردات مخدوم زادہ بزرگ کو ابتدائے حال میں خواجہ خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ خواجہ نے فرمایا، مانگو جو کچھ چاہتے ہو۔ مخدوم زادہ بزرگ نے فرمایا میرا مقصود اس تفسیر کا نہیں ہے کہ آپ سے مانگا جائے۔

Marfat.com

ایک دفعہ حضرت شیخ الاسلام شیخ قطب الدین قدس اللہ سرہٗ کی زیارت کے لیے گئے۔ حضرت شیخؒ کی رُوح سے ملاقات ہوئی تمام رات اُن کے ساتھ یکجا رہے۔

ایک دن مولانا ابوالفتح نے حضرت مخدوم قدس سرہٗ کی خدمت میں گذارش کی کہ میں نے آج رات مخدوم زادۂ بزرگ کو عالم واقعہ میں دیکھا۔ مجھے یہ ذکر تلقین کیا ہے۔ حضرت مخدومؒ نے ارشاد فرمایا کہ تم پر ان کی عجیب مہربانی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مَیں نے یہ ذکر اُن کے سوا کسی کو تلقین نہیں کیا تھا۔

رُتبۂ بلند حضرت مخدومؒ اکثر ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ اگر محمد اکبر میرا بیٹا نہ ہوتا تو میں اُس کے لیے آفتابے میں پانی بھر بھر لاتا اور فرماتے تھے کہ کوئی مُرید اپنے پیر سے بہتر نہیں ہوا ہے مگر دو شخص، ایک حضرت شیخ قطب الدینؒ حضرت شیخ معین الدینؒ سے، دُوسرے محمد اکبر مجھ سے۔

وفات ۱۵ ربیع الثانی ۸۱۲ھ کو چہار شنبہ (بدھ) کے دن رحلت فرمائی۔ حضرت مخدومؒ نے انہیں غسل دیا۔ فرماتے تھے مَیں نے (عُمر بھر میں) دو آدمیوں کو غسل دیا ہے۔ ایک اپنے خواجہ حضرت شیخ نصیر الدین (چراغ دہلی) قدس سرہٗ کو ان کی وصیت کی تعمیل میں، دوسرے محمد اکبر کو۔

تصانیف مخدوم زادۂ بزرگ نے بہت سی کتابیں تصنیف کیں۔ تفصیل یہ ہے۔

۱۔ معارفِ عربی در علم نحو
۲۔ شرحِ مُلتقط (حضرت مخدوم قدس سرہٗ کی تفسیر ملتقط کی شرح)
۳۔ عقیدہ (فارسی زبان میں)
۴۔ رسالہ اباحتِ سماع
۵۔ رسالہ اباحتِ پوشیدنِ کفش در مسجد
۶۔ مقاماتِ صوفیاں (عربی)
۷۔ تصریفِ ماکی
۸۔ شرحِ سوانح
۹۔ رسالہ فارسی در علم صرف
۱۰۔ ملفوظ حضرت مخدوم قدس سرہٗ۔ دو نسخے۔ ایک دہلی میں اور دوسرا گجرات میں قلمبند کیا۔

Marfat.com

اولاد مخدوم زادہ بزرگ کی شادی سلطان علاء الدین خلجی کے بھائی حاتم خاں کے نواسے ملک چھجو کی صاحبزادی سے ہوئی تھی۔

آپ کے ایک فرزند ہیں مخدوم زادہ میاں شاہ سفیر اللہ۔ اُن کی شادی مخدوم زادہ خرد محمد اصغر حسینی کی صاحبزادی سے ہوئی ہے اور ایک صاحبزادی جن کا عقد میاں کلتہ اللہ سے ہوا تھا۔

مخدوم زادہ خرد سیّد محمد اصغر حسینی

دوسرے مخدوم زادہ شیخ اعظم مقتدائے مکرم جمال الملۃ والدین سیّد یوسف المعروف بہ سیّد محمد اصغر طاب ثراہ و حسن مثواہ تھے۔ ان کے فضائل احاطۂ تحریر و تقریر سے متجاوز ہیں۔

حالات و کیفیات سات برس کی عمر میں حضرت مخدوم قدس اللہ سرہٗ سے عرض کیا کرتے تھے کہ بعض صوفی کہتے ہیں ہم خدا کو دیکھتے ہیں، آپ مجھے بھی خدائے تبارک و تعالیٰ کا دیکھا دیجئے۔ اُسی زمانہ سے آپ سلوک میں مشغول ہو گئے۔ کشوف و تجلیاتِ جلالی و جمالی آپ کو حاصل ہو گئیں اور حقیقت اشیا۔ کما حقہٗ آپ پر منکشف ہو گئی۔

ایک دن مولانا ابو الفتح نے آپ کی خدمت میں گذارش کی کہ بندہ کے والد مولانا [illegible] حضرت مخدوم قدس سرہ کے منظورِ نظر تھے۔ حضرت مخدوم زادہ بزرگ بھی اُن پر لطف [illegible] تھے۔ اگر مخدوم زادہ خرد اس غلام پر مہربانی فرمائیں تو اُن اسرار سے جو حضرت مخدوم سے حاصل [illegible] حصہ مجھے عنایت فرمائیں۔ مخدوم زادہ خرد نے ارشاد فرمایا، مولانا، حضرت مخدوم آپ کے [illegible] فرماتے ہیں۔ وہ کافی ہے۔ مولانا ابو الفتح نے پھر عرض کیا۔ آپ نے فرمایا۔ آج تم جماعت [illegible] کچھ بتاؤں گا۔ نمازِ عصر کے بعد آپ گھر سے باہر تشریف لائے۔ دروازے کے [illegible] ابو الفتح کو آواز دی۔ مولانا ابو الفتح فوراً حاضر ہوئے۔ مخدوم زادہ خرد [illegible] لیے ہوئے کرسی پر بیٹھ گئے اور نیچے میں لیٹ گئے۔ اس [illegible]

Marfat.com

کی حقیقت منکشف ہوتی ہے۔ حضرت مولانا الہ الفتح نے اس سے بہت اسرار دیکھے۔

حضرت مخدوم زادہ میاں ید اللہ طال عمرہٗ فرماتے تھے کہ کبھی کبھی میں مخدوم زادہ خردؒ کے مقام شغولیت میں چلا جاتا تھا تو اس مقام کو آپ کی ذات سے منور دیکھتا تھا اور پھر آپ کو اسی جگہ بیٹھا ہوا دیکھتا تھا۔

ایک بار حضرت مخدوم زادہ خردؒ کوٹھے پر مشغول بحق تھے۔ مخدوم زادہ میاں یمین الرحمٰن کوٹھے پر چلے گئے بچوں کی طرح کھیلنے لگے بلند آواز نکالی۔ حضرت مخدوم زادہ خردؒ کو خلل واقع ہوا آپ نے میاں یمین الرحمٰن کو اٹھایا اور کوٹھے سے نیچے زمین پر پھینک دیا۔ گھر میں شور مچ گیا۔ اہلِ خانہ دوڑے۔ میاں یمین الرحمٰن کو اٹھایا۔ قطعاً کہیں زخم ہوا نہ خراش آئی۔

صحبتِ خلق سے آپ کو بالکل نفرت تھی۔ زیادہ تر خلوت میں رہتے۔ گھوڑے اور پالکی پر سوار نہیں ہوتے تھے مسجدِ جامع کو پیدل تشریف لے جاتے کسی سے مصافحہ نہ فرماتے۔ اکثر اوقات مسجد اور حوض کی طرف تنہا تشریف لے جاتے اور مشغول رہتے۔ دو آدمی آپ کے یار تھے جو حضرت مخدوم قدس سرہٗ کے مریدوں میں سے تھے۔ خوش الحان تھے۔ آپ کے پیچھے پیچھے وہ بھی چلے جاتے اور وہاں دور رہتے۔ کبھی کبھی مخدوم زادہ خرد اُن کو طلب فرماتے اور ان سے نعت اور غزل سنتے۔ پھر وہ چلے جاتے اور آپ مشغول بحق ہو جاتے۔ جب لوٹتے تو انہیں ہمراہ لیے ہوئے واپس تشریف لاتے۔

اولاد مخدوم زادہ خرد کی شادی دہلی کے سیدِ اجل ملا۔ الدینؒ کی دختر سے ہوئی تھی۔ آپ کے سات فرزند تھے۔ بڑے لڑکے مخدوم زادہ مقبولِ حضرتِ الٰہ میاں ید اللہ طال عمرہٗ تھے اُن کے بعد میاں یمین الرحمٰن، میاں یمین اللہ، میاں للہ، میاں باللہ، میاں منَ اللہ، اور میاں صبغۃ اللہ۔

میاں ید اللہ کی شادی میاں سالار کی صاحبزادی سے ہوئی۔ میاں یمین الرحمٰن کا عقد قاضی راجا کی دختر سے ہوا۔ میاں یمین اللہ اور میاں باللہ وصال فرما گئے۔ حق تعالیٰ باقی صاحبزادوں کی عمر دراز فرمائے۔

مخدوم زادہ خرد سید محمد اصغر حسینیؒ کی ایک دختر بھی تھی جو مخدوم زادہ میاں سفیر اللہ ولد محمد اکبر سے بیاہی گئیں۔

حضرت شاہ ید اللہ حسینیؒ

میاں ید اللہ پر بچپن ہی سے آثارِ قبولیت و نجابت نمایاں تھے۔ اسی وجہ سے حضرت مخدوم

Marfat.com

قدس اللہ سرہٗ اُن کو کبھی کبھی قبولا" فرمایا کرتے تھے۔

جب حضرت مخدوم بی بی کو مرض موت لاحق ہوا تو حضرت مخدومؒ نے میاں یداللہ سے ارشاد فرمایا: یداللہ، جاؤ اور مشغول ہو کر معلوم کرو کہ اُن کے مرض کا انجام کیا ہوگا۔ میاں یداللہ نے آکر عرض کیا کہ اُن کی حیات زیادہ نہیں ہے۔ چند روز بعد انہوں نے وفات پائی۔

حضرت مخدوم قدس اللہ سرہٗ میاں یداللہ کو خلوت میں اذکار و مراقبات تلقین فرمایا کرتے اور ارشاد فرماتے کہ کسی سے اس کا ذکر نہ کرنا۔ بعدہٗ میاں یداللہ نے عرض کیا کہ مولانا ابوالفتح سے کہوں یا نہ۔ فرمایا اُن سے کہہ دینا۔ تمہارے والد اور محمد اکبر اُن کے باپ یعنی مولانا علاء الدین گوالیری سے بڑی محبت رکھتے تھے۔ اُن سے کچھ بھی نہ چھپاتے تھے۔ تم بھی اُن سے کچھ نہ چھپاؤ۔ اسی وجہ سے حضرت میاں یداللہ اور حضرت مولانا ابوالفتح اکثر قاضی سراج الدین کی قیام گاہ کی چھت پر یکجا مشغول بحق رہتے تھے۔

ایک بار حضرت مولانا ابوالفتح مخدوم زادۂ خرد (سید محمد اصغر حسینیؒ) کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت مخدوم قدس اللہ سرہٗ نے ارشاد فرمایا: مولانا ابوالفتح، یداللہ کے ساتھ یکجا مشغول رہا کرو۔ یداللہ اگرچہ چھوٹے ہیں لیکن ہمارے ہیں۔ اس کے بعد یہ شعر پڑھا ؎

بچۂ بط اگرچہ در پیش بود
آب دریاش تا بسینہ بود

حضرت مخدومؒ کی صاحبزادیاں

بی بی فاطمہؒ

حضرت مخدوم قدس اللہ سرہٗ کی تین صاحبزادیاں تھیں۔ بڑی صاحبزادی بی بی فاطمہؒ عرف ستی بی بی، حضرت مخدومؒ کے بھائی حضرت سید چندنؒ کے [illegible] ابن الرسول کے نکاح میں تھیں۔

حضرت سید چندن کے چار فرزند اور دو دختر تھیں۔ بڑے صاحبزادے سید احمد، اُن کے ایک فرزند تھے، سید محمد اصغر (سید چندن کے) دوسرے صاحبزادے ابن الرسول تھے۔ حضرت مخدوم قدس سرہٗ کی صاحبزادی سے ان کے ایک فرزند تھے میاں شمال اللہ۔ اُن کی شادی نصیر خاں کے گھر میں

Marfat.com

ہوئی تھی۔ اولادِ نرینہ نہیں تھی، چار صاحبزادیاں تھیں۔ ایک سیّد زین العابدین کے گھر میں۔ دوسری سیّد عبدالحلیم اور تیسری سیّد فضل اللہ کے گھر میں۔ چوتھی سیّد رسول کے قرابتداروں میں بیاہی گئیں۔

سیّد علیؒ (حضرت مخدوم قدس سرہٗ کے دادا بزرگوار) کے دو فرزند تھے۔ ایک سیّد یوسفؒ (حضرت مخدوم کے والدِ ماجد) دوسرے سیّد جلالؒ۔ سیّد جلالؒ کے فرزند شاہ علی بُرج العشاق، اُن کے بیٹے شاہ فضل اللہ داماد بی بی فاطمہ بنتِ حضرت مخدوم، اُن کے بیٹے شاہ محمودؒ نواسہ بی بی فاطمہ اور شاہ محمودؒ داماد شاہ یداللہ۔ شاہ محمودؒ کی زوجہ بی بی منتہ اللہؒ بنت بی بی حجۃ اللہؒ بشیرہ شاہ کلمۃ اللہ بن بی بی بتولؒ بنتِ حضرت مخدوم قدس اللہ سرہٗ۔

سیّد چندنؒ کے تیسرے فرزند سیّد پیر رسولؒ تھے۔ چوتھے سیّد بضع رسول۔

سیّد چندن کی ایک صاحبزادی بنتِ رسولؒ، سیّد جیون حقؒ کے گھر میں تھیں اُن کے دو بیٹے تھے سید کبیر الدینؒ اور سیّد فخر الدینؒ اور وہ دہلی میں ہیں۔

سیّد چندنؒ کی دوسری صاحبزادی بی بی خاتون تھیں۔

بی بی بتولؒ حضرت مخدومؒ کی منجھلی صاحبزادی بی بی بتول سیّد سالار کے گھر میں تھیں اور اُن کے دو فرزند تھے میاں کلۃ اللہ، ان کی شادی مخدوم زادۂ بزرگ کی دختر سے ہوئی تھی۔

اور دوسرے) میاں رُوح اللہ کو انہیں سلطان احمد بہمنی کی طرف سے دولت خان کا خطاب ملا تھا۔ ان دونوں بھائیوں کی اولاد نہیں ہوئی۔

میاں سالار کی تین بیٹیاں تھیں۔ ایک شمس الدین کے ہاں، دوسری میاں عبداللہ بن سیّد ابوالعالی (حضرت مخدوم کے سالے) اور تیسری مخدوم زادہ میاں یداللہ کے گھر میں تھیں۔

بی بی امۃ الدینؒ حضرت مخدومؒ کی تیسری صاحبزادی بی بی امۃ الدینؒ میاں بضع رسول بن سیّد چندن کے نکاح میں تھیں۔ ان سے ایک لڑکی تھی۔

Marfat.com

باب ہفتم
خُلفاءِ کرام

۱۔ شیخ علاء الدّین گوالیریؒ

کہتے ہیں کہ سب سے پہلے شیخ علاء الدین گوالیریؒ نے خلافت پائی یہ ذی فنون عالم تھے۔ علوم ظاہر حضرت قاضی عبدالمقتدرؒ اور شیخ زادہ شہاب الدین علی سے اور علوم باطن حضرت مخدوم قدس اللہ سرہٗ کی خدمت میں حاصل کئے تھے۔

ابتدائے حال میں مدرسہ سلطان محمد کے متولی اور قصبہ گوالیر کے مفتی تھے۔ ان کا گھرانا بہت بڑا تھا۔ اس سید محمدی کا مؤلف جب حضرت مخدومؒ کے ہمراہ گوالیر آیا تھا تو سب کو دیکھا تھا۔ عہدۂ قضا و احتساب بھی انہیں کے گھر میں تھا۔ خاصی زمینداری حیثیت کے مالک تھے۔

جب حضرت مخدومؒ سے بیعت ہوئے۔ تو مدد معاش [illegible] ترک کر کے فقر اختیار کیا اور توکل ہو گئے۔ اکثر گوالیر اور بھاندیر کے پہاڑوں اور ریتالوں میں تنہا رہتے تھے۔ ہمیشہ روزے رہتے تھے دو دو چار چار دن ٹک کے روزے رکھتے تھے۔ آخری ماہ رمضان میں کہ جس کے بعد رحلت فرمائی تمام مہینے میں صرف تین افطاریاں کی تھیں۔ انتقال سے چودہ مہینے پیشتر ہی خبر کر دی تھی کہ فلاں دن انتقال ہو گا۔

[illegible] کشف ہوا۔ کشف ارواح اور روحانی غیب سے ملاقات حاصل تھی۔ [illegible]

Marfat.com

ہوتی تھیں۔

شعبان ۸۰۱ھ کے آخر میں حضرت مخدوم قدس سرہٗ نے انہیں خلافت عطا فرمائی۔ جب گوالیر پر کافروں نے قبضہ کر لیا تو کنبے سمیت کالپی چلے آئے اور سکونت اختیار فرمائی۔

۸۰۶ھ میں حضرت مولانا علاء الدین گوالیریؒ، حضرت مخدوم قدس اللہ سرہٗ کی خدمت میں گلبرگہ حاضر ہوئے۔ تمہیداتِ عین القضاۃ اور فصوص الحکم حضرت مخدومؒ سے پڑھیں۔ پھر سوانح (تصنیف خواجہ احمد غزالیؒ) پڑھنے کا خیال ہوا۔ حضرت مولانا علاء الدین گوالیریؒ اور ہر دو مخدوم زادگان نے ترتیب سے پڑھی۔ پھر اس کی ایک شرح مخدوم زادہ بزرگ (سید محمد اکبر حسینیؒ) نے لکھی اور ایک شرح مولانا علاء الدینؒ نے لکھی۔ حضرت مخدومؒ کی خدمت میں پیش کیں۔ آپ نے دونوں پسند فرمائیں۔

حضرت مولانا علاء الدین گوالیریؒ محرم ۸۱۴ھ کے آخر میں (کالپی میں) حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ سے جا ملے (گلبرگہ سے) وداع کے وقت حضرت مخدومؒ نے انہیں یعنی مولینا علاء الدین گوالیریؒ کو ارشاد فرمایا تھا کہ قاضی نور الدینؒ اجودھنی اور مولانا معین الدین توہانی کو میں نے اجازت و خلافت دی ہے۔ تم میری طرف سے اُن کے لیے خلافت نامہ لکھ کر بھیج دینا۔ یہ دونوں حضرات بڑے عالم، مشغول بحق اور صاحب حال تھے۔

۲۔ قاضی نور الدین اجودھنی
۳۔ مولانا معین الدین توہانیؒ

۴۔ شیخ صدر الدین خوندمیرؒ

بعد ازاں شیخ صدر الدین خوندمیرؒ نے خلافت پائی۔ ان کی سکونت قصبہ ایرچ پور میں تھی۔ ان کے باپ دادا ایرچ کے شیخ الاسلام تھے۔ بہت سے گاؤں اپنی معیشت اور لنگر کے خرچ کے لیے رکھتے تھے۔ قصبہ مذکور میں اُن کی نہایت درجہ آبرو تھی۔

۸۱۰ھ کے اوائل میں حضرت مخدومؒ کی خدمت میں گلبرگہ آئے۔ کچھ عرصہ حضرت مخدوم قدس اللہ سرہٗ کی خدمت میں رہ کر تربیت پائی اور تلقین ذکر و مراقبہ حاصل کر کے مشغول ہوئے۔

رخصت کے وقت حضرت مخدومؒ نے انہیں خلافت مرحمت فرمائی۔

Marfat.com

۵. قاضی اسحٰق بن محمدؒ چہتری

اس کے بعد حضرت قاضی اسحاق محمدؒ نے خلافت پائی۔ یہ بڑے عالم تھے اور درس دیتے تھے۔ قصبہ چہترہ کے مفتی تھے۔ ان کے باپ دادا بھی مفتی تھے۔ ان کا گھرانا بھی بہت بڑا تھا۔ سب اہل علم و فضل تھے۔

۸۱۱ھ کے آخر میں حضرت مخدوم قدس سرہٗ کی خدمت میں کلبرگہ حاضر ہوئے۔ بہت سی تربیت و ارشاد حاصل کیا اور خوب مشغول بحق ہوئے۔ وداع کے وقت حضرت مخدومؒ نے انہیں خلافت سے سرفراز فرمایا۔

۶. قاضی سلیمان بن محمدؒ چہتری

چہتر قاضی اسحاق کے بھائی قاضی سلیمان محمدؒ نے خلافت پائی۔ یہ بھی اہلیت تمام رکھتے تھے۔ اکثر پہاڑوں اور ویرانوں میں مشغول بحق رہتے تھے۔

چہتر قاضی اسحاق کے ساتھ کلبرگہ کا قصد کیا۔ کچھ عرصہ حضرت مخدوم قدس سرہٗ کے حضور میں رہ کر تلقینات حاصل کیں۔ رخصت کے وقت حضرت مخدومؒ نے انہیں بھی خلافت عطا فرمائی

۷. قاضی علیم الدین بن شرفؒ

اس کے بعد حضرت قاضی علیم الدین بن شرفؒ نے چوتھی شاہراہ جو صنی سے نشستہ وارث تھے خلافت پائی۔ یہ بڑے صاحب نفس تھے۔ کچھ عرصہ حضرت مخدومؒ اور مخدوم زادگان کی صحبت و تربیت اٹھائی اور تلقین و ارشاد سے بہرہ یاب ہوئے۔

۸۱۱ھ میں رخصت کے وقت حضرت مخدومؒ نے انہیں خلافت عنایت فرمائی۔

۸. سید محمد اکبر حسینیؒ

پھر ۸۱۱ھ کے آخر میں حضرۃ مخدوم زادہ بزرگ یعنی [illegible] خلافت اور نقارہ عطا فرمایا اور [illegible] پر بٹھایا۔ تمام مریدین سے ارشاد فرمایا کہ انہیں اسی طرح نذر و تحفے سے پاس لایا کرتے ہو۔ یاران طریقت نے ویسے ہی کیا۔

Marfat.com

اس قصبہ کے تقریباً سات ماہ بعد انہوں نے اِس سرائے فانی سے اُس سرائے باقی میں رحلت فرمائی۔

۹۔ سید ابو المعالیؒ بعد ازاں حضرت سید ابو المعالیؒ نے خلافت پائی۔ یہ حضرت مخدوم قدس اللہ سرہٗ کے سالے اور خادم تھے۔ بڑے عالم، مشغول بحق اور تارک دنیا تھے۔

۱۰۔ خواجہ احمد دبیرؒ پھر حضرت خواجہ احمد دبیرؒ نے خلافت پائی۔ ابتدا میں سلطان فیروز بہمنی، بادشاہ گلبرگہ کے دبیر تھے۔

۸۰۶ھ میں جب شیخ علاء الدین گوالیریؒ حضرت مخدومؒ کی خدمت میں گلبرگہ حاضر ہوئے۔ اور حضرت مخدومؒ سے فصوص الحکم پڑھنی شروع کی۔ ان علماء نے جو سلطان فیروز بہمنی سے تعلق رکھتے تھے سلطان سے کہا کہ فصوص الحکم کے بیشتر مقامات جادۂ شریعت سے ہٹے ہوتے ہیں۔ حضرت مخدومؒ اُن کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ کوئی ان کی مجلس میں جاتے، خوب سمجھ کر آتے اور یہاں بیان کرے۔

خواجہ احمد دبیرؒ کو منتخب کیا گیا۔ خواجہ احمد دبیر عوارف ہاتھ میں لے کر حضرت مخدومؒ کی خدمت میں آئے اور پڑھنے کی درخواست کی حضرت مخدومؒ نے فرمایا جاؤ محمد اکبر کے پاس پڑھو۔ خواجہ احمد دبیرؒ نے کہا کہ معنی ظاہر تو دوسروں سے زیادہ بندہ کو معلوم ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا، پھر پڑھنے کی کیا ضرورت ہے، واپس چلے جاؤ۔ وہ واپس ہوتے اور دروازے کے سامنے بیٹھ گئے۔ ہر کسی سے پوچھتے کہ اب کون ہے جو حضرت مخدومؒ کی خدمت میں عرض کرے کہ آپ اُس کی بات رد نہ فرمائیں۔ سب نے کہا حضرت شیخ علاء الدینؒ کے سوا کوئی بھی بات نہیں کر سکتا۔

خواجہ احمد دبیرؒ شیرینی لے کر حضرت شیخ علاء الدینؒ کی ملاقات کو گئے۔ انہوں نے دریافت فرمایا۔ آپ کس سے بیعت ہیں۔ جواب دیا حضرت شیخ فریدالدین اجودھنی سے۔ حضرت شیخ علاء الدینؒ نے فرمایا تمہاری عمر تو کم معلوم ہوتی ہے پھر اُن سے ملاقات کیسے حاصل ہوئی۔ خواجہ نے کہا کہ بندہ حضرت شیخ فریدالدین قدس اللہ سرہ سے ربط قلبی رکھتا ہے۔ جب چاہتا ہوں اُن سے خواب میں ملاقات ہو جاتی ہے۔ حضرت شیخ علاء الدین نے فرمایا، جاؤ آج رات مشغول رہو۔ جب حضرت شیخؒ سے خواب

Marfat.com

ہیں ملاقات ہو تو اُن کی خدمت میں عرض کرو کہ فلاں شخص گذارش کرتا ہے کہ آپ کے طائفہ کی کتابوں میں یہ لکھا ہے کہ خواب کی بیعت کا اعتبار نہیں۔ اگر معتبر ہے تو کتابوں میں کیوں لکھا ہے کہ خواب کی بیعت لائق اعتبار نہیں اور اگر معتبر نہیں ہے تو پھر آپ مجھے کیوں ضائع کرتے ہیں۔

خواجہ احمد یہ سنتے ہی چلے گئے اور مشغول ہوئے، حضرت شیخ فریدالدین مسعود قدس اللہ سرہٗ کو خواب میں دیکھا۔ ساری کیفیت عرض کی۔ حضرت شیخ نے ارشاد فرمایا، مولانا علاء الدین درست کہتے ہیں۔ خواب کی بیعت معتبر نہیں۔ مولانا علاء الدین کے پاس جاؤ اور بیعت ہو جاؤ۔

صبح سویرے خواجہ احمد یہ اپنے بیٹوں سمیت حضرت مولانا علاء الدین کی خدمت میں نذر لے کر حاضر ہوئے۔ رات کی کیفیت سنائی اور اُن سے بیعت کی درخواست کی۔ انہوں نے کہا کہ حضرت شیخ خواجہ گیسو دراز اس طائفے کے مقتدا ہیں۔ اس کام کی روش وہ بہتر جانتے ہیں۔ مُرید کو پیر کی خانقاہ میں بیعت لینا بے ادبی ہوگی ——— حضرت شیخ فریدالدین قدس سرہٗ نے ہرگز یہ نہیں فرمایا کہ میں پیر کے جماعت خانہ میں مُرید کروں ان کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ مولانا علاء الدین کے پاس جاکر مُرید ہو جاؤ یعنی جہاں وہ کہیں۔ خواجہ احمد نے کہا کہ میں نہیں جانتا جیسے آپ کے نزدیک مناسب ہو کیجئے۔ انہوں نے کہا میرے ساتھ آئیے، حضرت مخدوم سے بیعت کرا دوں۔ انہوں نے ویسے ہی کیا۔ حضرت مخدوم کی خدمت میں لائے اور بیعت کرا دیا اس کے بعد کچھ دنوں حضرت شیخ علاء الدین کی صحبت میں رہے حضرت مخدوم کے حکم سے ان سے تربیت حاصل کی۔ پھر مدت مدید تک حضرت مخدوم کے حضور میں رہے اور تلقینات حاصل کیں۔ نوکری وغیرہ ترک کر دی اور کمال درجہ مشغول بحق ہوئے۔ ۷۱۵ھ میں حضرت مخدوم نے انہیں خلافت سے نوازا۔

۱۱۔ شیخ ابوالفتح بن علاء الدین گوالیری

اس کے بعد حضرت شیخ ابوالفتح بن علاء الدین گوالیری نے خلافت پائی۔ یہ بزرگ علوم ظاہر کے متبحر عالم اور فنون اللہ صاحب تصانیف تھے۔ علوم ظاہر کی تحصیل اپنے والد ماجد حضرت شیخ علاء الدین گوالیری، حضرت مولانا احمد تھانیسری اور ان کے بھتیجے سے کی تھی۔ علوم و اشغال باطنی ابتدا میں اپنے والد بزرگوار سے اور آخر میں حضرت مخدوم قدس اللہ سرہٗ سے حاصل کئے۔ ہمیشہ متوکل رہے اور کسی بادشاہ اور امیر وغیرہ

Marfat.com

کے ہاں نہ جاتے اور نہ شریک مجلس ہوتے۔

جب ان کے والد ماجد حضرت شیخ علاءالدین نے رحلت فرمائی۔ تو انہیں خلافت اور سجادہ عطا فرمایا۔ والدِ ماجد کے انتقال کے بعد محرم ۸۱۴ھ کے آخر میں حضرت مخدومؒ کی خدمت میں گلبرگہ حاضر ہوئے۔ حضرت مخدومؒ سے خوب تربیت پائی اور بہت سے اذکار و مراقبات کی تلقین حاصل کی۔

۱۵ شعبان ۸۱۸ھ کو بوقتِ وداع حضرت مخدومؒ سے خلافت پائی۔ حضرت مخدوم نے لباس مہالچہ اور ٹکمان مرحمت فرمایا اور گل کے سرے تک پہنچانے کو تشریف لاتے۔

مولانا ابوالفتح نے اس مولفِ سیر محمدی سے بیان فرمایا تھا کہ جس زمانہ میں وہ تعلیم حاصل کرتے تھے سترہ، اٹھارہ برس کی عمر میں انہوں نے ایک خواب دیکھا تھا کہ آفتاب اور ماہتاب دونوں اُن کے سر پر طلوع ہوتے ہیں اور وہ ان دونوں کی روشنی میں ہیں۔ مولانا نے یہ خواب اپنے تھانیسری اساتذہ سے بیان کیا انہوں نے یہ تعبیر دی کہ تم دو بزرگوں سے تربیت پاؤ گے۔ آخر ایسا ہی ہوا حضرت مخدومؒ کہ مثلِ آفتاب تھے اور والدِ ماجد کہ مثلِ ماہتاب تھے دونوں سے تربیت و خلافت پائی۔

۱۲۔ شاہ کلمۃ اللہؒ

بعد ازاں آپ نے حضرت مخدوم زادہ میاں کلمۃ اللہ کو اجازت فرمائی یہ ابتدا میں تیر و ترکش کے شوقین تھے۔ آخر مشغول بحق ہوئے۔ حضرت مخدومؒ کی نگاہِ لطف ان پر بہت زیادہ تھی۔ جب بھی پان نوش فرماتے تو پس خوردہ انہیں مرحمت فرماتے۔ یہ کل بارہ خلفا ہوئے۔ اس کے بعد جب آپ کی رحلت کا زمانہ قریب آگیا اور وصالِ محبوب کا وقت موعود نزدیک تر ہوا تو مزید تیرہ حضرات کو خلافت عطا فرمائی۔ تفصیل بالترتیب یہ ہے۔

۱۳۔ سید محمد اصغر حسینیؒ

اوّل حضرت مخدوم زادہ فرزند سید یوسف المعروف بہ سید محمد اصغر۔ حضرت مخدومؒ کے وصال کے بعد آپ کے حسبِ ارشاد سجادہ نشین ہوئے۔ اس سیر محمدی کا مؤلف بھی اس موقع پر موجود تھا۔

۱۴۔ مخدوم زادہ حضرت میاں یداللہ

۱۵۔ مخدوم زادہ حضرت میاں سفیر اللہ

۱۶۔ حضرت میاں عبداللہ بن سید ابوالمعالی

Marfat.com

۱۷۔ قاضی راجا حضرت قاضی راجا۔ پہلے گلبرگہ کے صدرِ جہاں (بادشاہی عہدہ) تھے۔ اس سے پیشتر ان کے بھائی اور والد بھی صدرِ جہانی کے عہدے پر فائز تھے انہوں نے ترکِ دنیا کرکے نوکری چھوڑ دی اور مشغول بحق ہو گئے۔

۱۸۔ شیخ زادہ شہاب الدینؒ حضرت شیخ زادہ شہاب الدینؒ، جو بڑے عالم تھے اور علوم پڑھایا کرتے تھے۔ ان کے والد شیخ سلیمان بھی گلبرگہ کے بہت بڑے بزرگ شیخ تھے۔ انہیں نسبتِ خلافت شیخ الاسلام زین الدین دولت آبادی سے تھی۔

۱۹۔ مولانا بہاء الدین امام دہلویؒ حضرت مولانا بہاء الدین دہلوی۔ یہ مولانا ضیاء الدین سنامی کے خاندان سے تھے۔ بڑے عالم بکسو اور مشغول بحق تھے برسوں حضرت مخدوم قدس سرہٗ کے امامِ صلوٰۃ رہے۔

۲۰۔ قاضی سراج الدینؒ خادم حضرت قاضی سراج الدینؒ، جو برسوں حضرت مخدوم قدس سرہٗ کے خادم رہے۔ جماعت خانہ میں سبق پڑھایا کرتے تھے۔

۲۱۔ قاضی سیف الدینؒ لکھنوی قاضی سیف الدین لکھنو کے رہنے والے تھے۔ یہ وہاں کے بزرگ زادے تھے۔ ان کا خاندان بھی علماء و مشائخ کا خاندان تھا جو اہلِ علم و فضل اور صاحبِ سماع تھے۔

۲۲۔ ملک زادہ عزالدینؒ و شہاب الدینؒ (۲۲) ملک زادہ عزالدین ——— اور ملک شہاب الدین یہ دونوں ملک قطب الدین پھپھنی کے فرزند تھے۔ دونوں متعلم صالح اور مشغول بحق تھے۔ ذکر و مراقبہ میں ذوق تمام رکھتے تھے۔

۲۴۔ شیخ حمید الدین اجہودھنیؒ شیخ حمید الدین اجہودھنی، صوفی صافی اور مشغول بحق تھے۔

Marfat.com

۲۵۔ ملک زادہ عثمانؒ

ملک زادہ عثمانؒ جو پہلے بڑی حیثیت کے آدمی تھے خاصی تنخواہ پر سرکاری ملازم تھے بعد میں تارک ہو کر روضہ ہی میں مقیم ہو گئے۔

۲۶۔ سید سعد الدینؒ

علاوہ ازیں تین حضرات اور بھی تھے جنہیں گو کہ اجازت نہ تھی، لیکن حضرت مخدوم قدس سرہٗ کی حیات ہی میں وہ بیعت لیتے تھے۔ حضرت مخدومؒ تک خبر پہنچی تو آپ نے سکوت اختیار فرمایا۔

ان میں سے ایک صاحب دہلی میں سید سعد الدینؒ تھے۔ آدمی مشغول اور صاحب سماع تھے

۲۷۔ شیخ مہابتؒ

دوسرے شیخ مہابتؒ لشکر کے حال میں تھے اور جام محبت پیے ہوئے تھے آپ نے ان پر مواخذہ نہیں کیا بلکہ معاف فرمائی۔

— ختم شد —

Marfat.com

رشیدیائی نشریہ
۳۱ جنوری ۱۹۷۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قطب الاقطاب خواجہ صدرالدین ابوالفتح الولی الاکبر الصادق

حضرت سیّد محمّد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہٗ العزیز

(م ۸۲۵ھ)

سیّد نفیس الحسینی

شیخ شیوخ العالم حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ (م ۶۰۰ھ) کو بجا طور پر سلسلۂ عالیہ چشتیہ کا مجدد خیال کیا جاتا ہے۔ اُن کے حلقۂ فیض و تربیت سے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء اور تاج الاولیاء حضرت شیخ علاء الدین علی احمد صابر کلیری (م ۶۹۹ھ) رحمہما اللہ جیسے فخرِ روزگار اُٹھے، جنھوں نے سلسلۂ چشتیہ کو پُورے برصغیر میں پھیلا دیا اور آج اُن کے خلفاء اور اہلِ سلسلہ کے ذریعے پُورے عالم میں اشاعت اسلام کا کام جاری ہے۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء قدس سرہٗ نے حکومت سے لے کر عوام و غربا تک کو اپنے فیوض و برکات سے سیراب کیا۔ آپ نے کئی ایک سلاطین کا دور دیکھا لیکن اپنے شیوخ کے مسلک کے مطابق فقر و استغنا کے ساتھ سرکار و دربار سے دُور رہ کر اپنا کام سرانجام دیا۔ ۱۸ ربیع الآخر ۷۲۵ھ کو یہ آفتاب فیض و ارشاد غروب ہو گیا۔ وفات سے پیشتر آپ نے حضرت خواجہ نصیرالدین محمود چراغ دہلیؒ کو خلافتِ خاص سے نوازا اور اپنا جانشین مقرر کیا۔ حضرت چراغ دہلیؒ اپنے شیخ کے قدم بقدم تھے۔ اُنھوں نے گردشِ حالات اور تُند سیاسی طوفانوں میں بھی رشد و ہدایت کا چراغ روشن رکھا۔

بقول مؤلف "تاریخ دعوت و عزیمت":

Marfat.com

"پھر اس چراغ سے دُوسرا چراغ روشن ہُوا جس نے جنوبی ہند ہی نہیں،
سارے ہندوستان کو عشق و محبت کی حرارت سے گرم اور اس کی خوشبو سے
معطر کر دیا یعنی حضرت سیّد محمّد گیسُو درازؒ۔ مدفُونِ گلبرگہ (م ۸۲۵ھ)"

حضرت خواجہ گیسُو درازؒ برِصغیر پاک و ہند کے نہایت بلند پایہ شیخ طریقت اور مُرشدِ رُوحانی گزرے ہیں۔ آپ عام طور پر خواجہ بندہ نواز کے لقب سے مشہور و معروف ہیں۔ سلسلۂ نسب حضرت سیدنا زید شہید بن علی بن سیدنا حُسین رضی اللہ عنہم سے ملتا ہے۔ آپ کے دادا سیّد علی الحسینی ہرات سے دہلی تشریف لائے تھے۔ آپ کی ولادت باسعادت ۴ رجب ۷۲۱ھ کو دہلی میں ہوئی۔

جس زمانے میں سلطان محمّد تغلق نے دہلی کی بجائے دیوگیر یعنی دولت آباد کو پایۂ تخت بنانے کا ارادہ کیا اور اہلِ دہلی کو وہاں منتقل ہونے کا حکم دیا تھا، اُس وقت حضرت خواجہ گیسُو دراز کی عُمر چار سال کی تھی۔ آپ بھی اپنے والدین کے ہمراہ دولت آباد منتقل ہوئے۔ یہاں ایک صاحبِ کشف ادراک بزرگ شیخ بابُو (رحمۃ اللہ علیہ) رہتے تھے۔ آپ کے والدِ ماجد حضرت سیّد یُوسف حسینیؒ اُن کی خدمت میں اکثر حاضر ہوتے اور آپ کو بھی ساتھ رکھتے۔ شیخ بابُوؒ بڑی شفقت سے پیش آتے۔ انھوں نے بچپن ہی میں آپ کی جبینِ مُبارک پر آثارِ ولایت محسوس فرمائے جس کا انھوں نے بلند کلمات میں اظہار فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و انعام سے ایسا ہی ظہور میں آیا۔

آٹھ سال کی عُمر ہی میں آپ سے دینی شغف کا اظہار ہونے لگا۔ وضو اور نماز میں خاص اہتمام فرماتے۔ ابتدائی تعلیم آپ نے اپنے نانا سے پائی۔ پھر ایک اور اُستاذ سے مصباح اور قدوری پڑھیں۔ نانا بزرگوار اور والدِ ماجد دونوں حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء کے مُرید تھے۔ ان کی صحبت میں حضرت چراغ دہلی رحمہ اللہ کے فضائل و مناقب سُن سُن کر غائبانہ عقیدت پیدا ہو گئی۔ آپ کا قلب اُن کی خدمت میں حاضری کے لیے مُشتاق و مضطرب رہنے لگا۔

آپ دس سال کے تھے کہ والدِ بزرگوار نے ۵ شوال ۷۳۱ھ کو وفات پائی۔ دولت آباد میں

Marfat.com

اُن کا مزار زیارت گاہِ خلائق ہے۔

۷۳۶ھ میں اتفاقاً حالات ایسے پیدا ہو گئے کہ سفر دہلی اختیار کرنا پڑا چنانچہ آپ اپنی والدہ اور بڑے بھائی سید حسین عرف چندن کے ہمراہ دہلی تشریف لے آئے۔ اس وقت آپ کی عمر پندرہ سال کی تھی۔

دہلی پہنچ کر آپ حضرت چراغ دہلیؒ کی زیارت کے لیے بے قرار ہوئے چنانچہ بروز جمعہ آپ سلطان قطب الدین کی جامع مسجد (مسجد قوۃ الاسلام) میں گئے جہاں حضرت خواجہ نصیر الدین نماز جمعہ ادا کیا کرتے تھے وہاں حضرت چراغ دہلیؒ کو دور سے دیکھا تو اُن کے چہرۂ مبارک کے انوار و جمال سے مسحور ہو گئے۔ ۱۶ رجب ۷۳۶ھ کو آپ نے حضرت چراغ دہلیؒ کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔

اس کے بعد سے آپ نے اپنے محبوب شیخ کی خدمت گزاری اختیار کی، مجاہدہ و ریاضت، ذکر و مراقبہ۔ اور حضرت شیخ کی تلقین و فرمائش کی بجا آوری میں مشغول ہو گئے۔ نیز علوم ظاہری کی تعلیم بھی کچھ سید شرف الدین کیتھلیؒ اور کچھ مولانا تاج الدین بہادرؒ سے حاصل کرتے رہے۔ قاضی عبدالمقتدرؒ کی خدمت میں بھی تعلیم کے لیے حاضر ہوتے رہے۔

کبھی کبھی آپ حضرت چراغ دہلیؒ کی خدمت میں عرض کرتے:

"حضور، علم ظاہر تو کسی قدر حاصل ہو چکا ہے، اگر اجازت ہو تو اسی پر بس کروں اور کلی طور پر صلہ باطن میں مشغول ہو جاؤں"

حضرت شیخ فرماتے:

"خیر، ہدایہ، بزدوی، رسالہ شمسیہ، کشاف، مفتاح اور مخالف ان سب کتابوں کو ترتیب سے پڑھ لو، مجھے تم سے ایک کام لینا ہے"

آپ نے سب کتابیں پوری کر لیں تو حضرت شیخ بے حد خوش ہوئے۔ اس کے بعد

Marfat.com

آپ ہمہ تن علومِ باطن میں لگ گئے۔ اپنے حالات حضرت شیخ کی خدمت میں عرض کرتے رہتے حضرت چراغ دہلیؒ فرمایا کرتے تھے:

"ستر برس کی عمر میں ایک لڑکے نے مجھ میں پھر سے شوریدگی پیدا کر دی ہے اور مجھے میرے پہلے زمانے کے واقعات یاد دلا دیے ہیں"۔

آپ کا نامِ نامی بہت بلند ہوا اور طائفۂ صوفیا میں آپ کی شہرت پھیل گئی یہاں تک کہ صوفیانِ کامل بیک زبان فرماتے تھے کہ اس شخص کو نوجوانی ہی میں مقامِ پیرانِ واصل و متقدایانِ کامل حاصل ہو گیا ہے۔

حضرت چراغ دہلیؒ نے اپنے وصال سے تین روز پیشتر ۱۵ رمضان المبارک ۷۵۷ھ کو اپنے تمام خلفاء میں آپ کو ممتاز فرما کر اپنا جانشین بنایا۔ آپ سجادۂ ولایت پر رونق افروز ہوئے اور ہاتھ بیعت کے لیے بڑھا دیا۔

جب آپ کی عمر مبارک چالیس سال سے اوپر ہو گئی تو حضرت مولانا جمال الدین مغربی رحمۃ اللہ (معاصر ابن بطوطہ) کی پوتی سے آپ کی شادی ہوئی۔ آپ کی اولاد میں دو صاحبزادے سید محمد اکبر حسینیؒ (م ۸۱۲ھ) سید محمد اصغر حسینیؒ اور تین صاحبزادیاں تھیں۔ صاحبزادے بلند پایہ عالم اور صاحبِ مقام عارف تھے۔

زمانۂ مشیخت میں بہت سے علماء و صلحاء، سلاطین و خوانین اور ہر قسم کی مخلوق آپ کے حلقۂ ارادت میں شامل ہوئی۔ اس دوران میں دو مرتبہ آپ اجودھن (پاکپتن) میں بھی رونق افروز ہوئے۔

جب آپ کی عمر شریف ۸۰ برس کی ہوئی تو، ربیع الثانی ۸۰۱ھ کو حملۂ تیموری کی وجہ سے اپنے تمام کنبے سمیت دہلی کو خیرباد کہا۔ آپ کے سوانح نگار مولانا محمد علی سامانی بھی ہمراہ تھے۔

"سیرِ محمدی" میں انھوں نے پورا سفرنامہ لکھا ہے:

حضرت خواجہ گیسو درازؒ بھیلسہ دروازہ کے راستے شہر دہلی سے باہر نکلے۔ پہلے بہادر پور

Marfat.com

دیوات، پہنچے، پھر گوالیر، بھاندیر، ایرچہ، چھتہ، چندیری، میاندھار، بڑودہ اور کھنبایت میں قیام فرماتے گئے۔ دوران سفر میں ملوک وخوانین اور علماء ومشائخ کی کثیر تعداد نے جگہ جگہ استقبال کیا۔ حضرت جوق درجوق بیعت سے مشرف ہوئی۔

کھنبایت سے آپ دوبارہ بڑودہ تشریف لائے۔ پھر وہاں سے سلطان پور ہوتے ہوئے دولت آباد میں اپنے والد بزرگوار حضرت سید محمد یوسف حسینی المعروف بہ سید راجا کے مزار پر انوار پر حاضر ہوئے۔ یہاں کا حاکم عضد الملک حاضر خدمت ہوا اور سلطان فیروز بہمنی بادشاہ گلبرگہ کی طرف سے نذر پیش کی۔ دولت آباد سے آپ نے گلبرگہ کا قصد فرمایا۔ سلطان فیروز بہمنی (م ۸۲۵ھ) نے اپنے خاندان، امراء، دربار کے علماء وسادات اور شاہی لشکر کے ساتھ شہر سے باہر نکل کر استقبال کیا۔ حضرت کی خدمت میں باصرار عرض کیا کہ گلبرگہ میں مستقل قیام فرمائیں۔ حضرت خواجہ صاحب نے چند روز کے توقف کے بعد بادشاہ روحانی سلطان کی درخواست قبول فرمائی۔

دکن میں حضرت خواجہ صاحب کو بڑی مقبولیت حاصل ہوئی۔ خواص وعوام ان کے فیوض و برکات سے سیراب ہوئے۔ آپ کے کثیر التعداد خلفاء نے آپ کا فیضان شرق [illegible] جنوب میں پھیلا دیا۔ سلطان فیروز شاہ بہمنی کا بھائی احمد شاہ بہمنی بھی آپ کے حلقہ [illegible] میں داخل ہوا۔ حضرت خواجہ صاحب کی صحبت میں اتباع سنت کا رنگ اس [illegible] بادشاہت کے زمانے میں اس نے نفاذ شریعت محمدیہ کو اپنا شعار بنایا۔ دکن کی [illegible] احمد شاہ ولی کے نام سے مشہور ہے۔

گلبرگہ شریف میں [illegible] سال تک آپ نے [illegible] ہوئی رہی جب محرم مبارک ایک [illegible] سال کی ہوئی تو [illegible] غروب ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

[illegible] سال دنیا [illegible]

Marfat.com

تصانیفِ خواجہؒ دکنؒ

تصانیف در دہلی (قبل از ۸۰۱ھ) و اثنائے سفرِ گلبرگہ (۸۰۱ھ تا ۸۰۳ھ)

(۱) مُلْتَقَطْ : قرآن پاک کی عربی تفسیر برنگِ سلوک، دہلی میں تالیف کی۔

(۲) تفسیر بطرزِ کشّاف : پانچ پارے دہلی میں لکھے۔ ۸۰۱ھ میں حملۂ تیموری کی وجہ سے نامکمل رہ گئی

(۳) حواشیٔ کشّاف (۴) اشارات الشارق : ۸۰۲ھ میں بمقام بڑودہ

(۵) رسالہ رَأَیْتُ رَبِّیْ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَۃ

(۶) شجرۂ نسب : حضرت خواجہؒ فرماتے تھے کہ اس شجرہ کو لکھنے کے لیے مجھے کچھ اُوپر ستّر تاریخ کی کتابیں پڑھنی پڑیں۔

(۷) شرح رسالہ قشیریہ (فارسی) (۸) عوارف المعارف کی شرح معارف العوارف

(۹) شرح فصوص الحکم : ناقدانہ اسلوب پر سلطان پور نزد نندربار (گجرات) میں املا کرائی۔ ۸۰۲ھ

(۱۰) رسالہ بود و ہست و باشد (۱۱) رسالہ استقامۃ الشریعۃ بطریقۃ الحقیقۃ

(۱۲) ترجمہ رسالہ شیخ محی الدین ابن عربیؒ : بتقاضا و اصرار شیخ زادہ محی الدین نبیرۂ حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر قدس سرہٗ

(۱۳) حظائر القدس المعروف بہ عشق نامہ : ۸۰۳ھ میں بمقام کھنبایت (گجرات) املا کرائی۔

(۱۴) شرح تمہیدات عین القضات ہمدانیؒ

(۱۵) ملفوظات : جمع کردہ مخدوم زادۂ بزرگ سیّد محمّد اکبر حسینی (بزمانۂ قیام دہلی)

(۱۶) ملفوظات : " " " " در سفر گجرات۔ یہ نسخہ جوامع الکلم کے نام سے مشہور ہے

از ۱۸ رجب المرجب ۸۰۲ھ تا ربیع الثانی ۸۰۳ھ

(۱۷) خلافت نامہ : حضرت خواجہ صاحبؒ نے ایک خلافت نامہ دہلی میں لکھوایا تھا، اس میں کسی کا نام نہ تھا قیام گلبرگہ کے اخیر زمانہ میں آپ نے بعض خلفاء کے نام اس میں درج کرائے۔

(۱۸) خلافت نامہ خاص برائے مولانا علاء الدین گوالیریؒ : در ۸۰۱ھ بمقام گوالیر

Marfat.com

در احسن آباد گلبرگہ (۸۰۳ھ تا ۸۲۵ھ)

(۱۹) ترجمہ مشارق : در ۸۱۰ھ (۲۰) شرح فقہ اکبر (عربی)

(۲۱) سیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم : اپنے خادم خانقاہ شیخ سراج الدین کو املا کرائی۔

(۲۲) مخصوص اوراد : جو حضرت خواجہ صاحب نے مخدوم زادہ بزرگ سید محمد اکبر حسینی کو عطا فرمائے تھے انھیں حضرت مخدوم زادہ ہی نے جمع فرمایا

(۲۳) شرح فقہ اکبر (فارسی) (۲۴) شرح قصیدہ امالی

(۲۵) شرح عقیدہ حافظیہ معہ فضائل خلفا۔ راشدین رضی اللہ عنہم

(۲۶) ضرب الامثال (۲۷) حواشی قوت القلوب

(۲۸) رسالہ عقیدہ : اس کے چند ورق لکھائے تھے کہ آپ نے سنا، مخدوم زادہ بزرگ عقیدہ لکھ رہے ہیں۔ اس لیے ترک فرما دیا۔ فرمایا وہی کافی ہے۔

(۲۹) شرح رسالہ قشیریہ معہ خاتمہ (۳۰) شرح عوارف (فارسی) در ۸۱۰ھ

(۳۱) شرح آداب المریدین (عربی) (۳۲) شرح آداب المریدین (فارسی) اوّل

(۳۳) شرح آداب المریدین (فارسی) دوم (۳۴) شرح آداب المریدین (فارسی) سوم

(۳۵) اسرار الاسرار (۳۶) حدائق الانس

(۳۷) خاتمہ آداب المریدین (۳۸) رسالہ در بیان آداب سلوک

(۳۹) رسالہ در بیان اشارات منتخبات (۴۰) رسالہ در ذکار و مراقبات (فارسی)

(۴۱) رسالہ در بیان معرفت حضرت جل جلالہ

(۴۲) ایک رسالہ حضرت خواجہ صاحب نے اپنے نواسے سید روح اللہ کے لیے لکھوایا تھا۔

(۴۳) مکتوبات : حضرت خواجہ صاحب کے وصال کے بعد مولانا ابو الغیاث المعروف بہ قاضی نور الدین

Marfat.com

خادمِ خانقاہ نے جمع کیے تھے۔

(۴۴) دیوان : مُرتبہ مولانا عماد فتح آبادی۔ بعض کا قول ہے کہ حضرت خواجہ صاحبؒ کی غزلیں بہت تھیں۔ دوسرے لوگوں نے الگ الگ نسخے مُرتب کیے تھے۔

(۴۵) ملفوظات: حضرت مخدوم زادہ سید ابن الرسول المعروف بہ میاں منجھلے نے کچھ ملفوظ شہر دہلی میں لکھے تھے اور بقیہ حصہ گلبرگہ میں تمام کیا تھا۔

(۴۶) ملفوظات : جمع کردہ قاضی علم الدین بن شرف الدین اجودھنیؒ خلیفہ حضرت خواجہؒ۔ در ۸۱۱ھ

(۴۷) ملفوظات : جمع کردہ شیخ الاسلام چھترہ خلیفہ حضرت خواجہؒ

(۴۸) ملفوظِ منظوم: ملک زادہ عثمان جعفر خلیفہ حضرت خواجہؒ

(۴۹) خلافت نامہ: برائے قاضی اسحاقؒ۔ چھترہ در ۸۱۰ھ

(۵۰) خلافت نامہ: برائے قاضی سلیمانؒ برادر قاضی اسحاقؒ چھترہ در ۸۱۰ھ

(۵۱) خلافت نامۂ خاص : برائے شیخ صدر الدین خوندمیرؒ در ۸۱۰ھ

(۵۲) خلافت نامہ: برائے مولانا ابوالفتح رُکن الدین بن مولانا علاء الدین گوالیریؒ در ۸۱۸ھ

مولانا محمد علی سامانیؒ نے "سیرِ محمدی" میں تین خلافت نامے (خلافت نامہ عام دہلی، خلافت نامہ مولانا علاء الدین گوالیریؒ اور خلافت نامہ مولانا رکن الدین ابوالفتح رحمۃ اللہ) درج کیے ہیں۔ فرماتے ہیں دیگر حضرات کی سرفرازیٔ خلافت کے وقت موجود نہ تھا اور وہ گلبرگہ میں قیام پذیر نہ تھے کہ میں اُن کے خلافت نامے نقل کر لیتا۔

سوانح بندہ نوازؒ کے دیگر قدیم و مُستند مآخذ :

(۱) سیرِ محمدی، مؤلفہ مولانا محمد علی سامانیؒ، سنہ تالیف ۸۳۱ھ (۲) تاریخِ محمدی و تاریخِ حبیبی: تالیف ۸۴۹ھ مؤلفہ مولانا عبدالعزیز (۳) محبت نامہ: ملفوظات حضرت شاہ ہدایت اللہ حسینیؒ، تالیف ۸۴۳ھ (۴) شمائل الکمل و شمائل الکمل: ملفوظات حضرت خواجہ ابوالفیض بیدریؒ، سنِ تالیف ۸۷۴ھ تا ۸۷۷ھ (۵) تبصرۃ الخارقات: سید من اللہ، ۹۸۱ھ

Marfat.com

حضرت خواجہ گیسو دراز قدس سرہٗ کا مسلک

حضرت خواجہ گیسو دراز رحمہ اللہ علیہ عقیدہ اہلِ سنت وجماعت سے متصف تھے۔ آپ نسباً اور طریقۃً اسی عقیدہ سے وابستہ تھے۔ سلسلۂ عالیہ چشتیہ سے منسلک تھے۔ آپ کے مشائخ کرام حنفی العقیدہ تھے۔آپ کی تمام تصانیف مسلک اہل سنت وجماعت کی ترجمان ہیں۔

سیر محمدی و تاریخِ حبیبی میں اس کی تفصیل مذکور ہے۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کی تالیف "الفقہ الاکبر" کی آپ نے شرح بھی لکھی۔ اس کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں:

"فان کتاب الفقه الاکبر تصنیف الامام الاعظم وهو الامام استاذ الا ئمّة سِراج اُ لا مّة نعمان بن ثابت الکو فی و هو من التابعین. (شرح الفقه الاکبر صفحه۲)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں

حضرت امام ابو حنیفہؒ کے بیان کی تشریح کرتے ہوئے روافض کی تردید کرتے ہیں: امام می فرماید رضی اللہ عنہ: از ہیچ یکے از صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیزار نشویم۔ چنانچہ ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علی و طلحہ و زبیر و عبدالرحمن عوف و سعد بن ابی وقاص و سعید بن زید و معاذ بن جبل و ابو عبیدہ جراح و زید بن ثابت رضی اللہ عنہم وامثال ایشان کہ از روافض بعضے را انکار می کنند و بعضے را قبول می کنند۔ ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ را انکار می کنند۔ گر موجب و سبب آں را بیان می کنم قصہ دراز می شود ----- محمد حسینی [illegible] مسلمانان را ایں قدر باید دانست اوّلہم ابو بکر ثم [illegible] رضوان اللہ علیہم ثم باقی العشرۃ ثم بقیہ طلحہ، زبیر، عبدالرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص و سعید بن زید، ابو عبیدۃ جراح۔ امام میفرماید رض

Marfat.com

کنیم قول روافض را بقولِ پیغامبر علیہ السلام، "یارانِ من بمچو سیار گانند، بہر کدُامی کہ اقتدا کنید راہِ راست یا بید" - پس بدیں حدیث ردِّمذہبِ ایشاں ثبوت یافت وفضائل صحابہ بسیار است آنکہ ذکرِآں اینجا کنم دراز می شود نبشتہ نشد۔ (الفقہ الاکبر صفحہ ۱۷)

حضرت خواجہ گیسودراز ؒ فرماتے ہیں:

توچہ میگوئی۔ مردمانے کہ بحیلہ نماز گزارند وہمہ عُمر ایشاں در بیع وشراء رود، چہ گوئی ایمانِ ایشان باایمان ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ وعلیؓ برابر باشد.

باعلیؓ گوید: انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ

وباابوبکرؓ گوید: لو وزن ایمان ابی بکر مع ایمان اھل الارض لر جح

وباعمرؓ گوید: أن الحق لینطق علی لسان عُمر

وباعثمان ذوالنورینؓ گوید: وأن لم یحضر البدی ولکن ھو البدری.

ایں کمال ایمان است۔ پس کمال ایمان بہ اسلام واستسلام است (صفحہ ۲۰-۲۱)

حضرت مخدوم گیسودراز قدّس سرّہ کی دو کتابوں کے خطبے بھی ملاحظہ ہوں:۔

شرح تمہیدات عین القضاۃ ہمدانیؒ

سپاس بیحد وثنائے بیعد مر حضرت آں خدائے را کہ در بیدائے الوہیت او دیدۂ عقل حیران است ----------وصلوٰۃ بے غایات وتحیات بے نہایات بر روضۂ مطہر ومرقدِ معطر وروحِ منور محمد مصطفےٰ ﷺ ورضوان بسیار ومغفرت بے شمار بر آل واصحاب واتباع اوباد۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین

Marfat.com

الحمدلله خالق اللیل و النهار و جاعل الظلمات و الانوار و الصلوٰة علی محمّد رسول الله المختار و علی عترته الا طهار و صحابته الاخیار من المهاجرین والانصار.

عقیدہ حافظیہ کی شرح بھی آپ نے لکھی - اس میں خلفاء راشدین کے فضائل کا اضافہ فرمایا۔
الغرض حضرت خواجہ گیسو دراز رحمہ اللہ علیہ اور ان کی اولاد و احفاد طریقۂ اہلِ سنّت و جماعت کے حامل و عامل تھے۔

"جوامع الکلم" میں فضیلت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

() حضرت نے فرمایا کہ بہت سے لوگ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کی [illegible] صفحہ ۲۸
کے بارے میں مبالغہ سے کام لیتے ہیں کوئی انہیں نبی تک کہہ دیتا ہے۔ بہت سے گروہ پیدا ہوگئے ہیں ہر ایک کے بارے میں تفصیل بیان کرنا تو بہت طویل بات ہے لیکن حق بات یہ ہے کہ امیر المومنین ابو بکر رضی اللہ عنہ صحابہ کرام میں افضل ہیں۔ ان کے بعد عمر ان کے بعد عثمان ان کے بعد علی کرم اللہ وجہہ ہیں کل صحابہ اولیاء خدا بر حق ہیں مقربانِ حضرت خداوند تعالیٰ و دوست دیگر ضلالت در ضلالت است۔

() میرا عقیدہ بادلِ درست یہ ہے کہ فضلِ صحابہ ابو بکر ثم عمر ثم عثمان ثم علی رضی اللہ عنہم

() انس بن مالک کی روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمارے لیے قرآن [illegible]

() حضرت علی رضی اللہ عنہ ساری دنیا کو ایک حق کے ستون پر قائم رکھنے [illegible]

() دین اسلام اپنے پورے جمال و کمال پر عہد رسول اللہ ﷺ میں تھا۔ بعد ازاں خلفاء راشدین کے [illegible] بھی اس پر قدم استوار رہا۔

() حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دوستوں کے وصف [illegible] ۸۴

Marfat.com

() جناب رسول اللہ ﷺ کا قیلولہ اور حضرت سلمان کی نگہبانی (۹۵)

() حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں راضی ہوں یا رسول اللہ (۹۶)

() امیر المومنین ابو بکر رضی اللہ عنہ آدھی رات سے اُٹھ کر وضو کرتے اور گھر کے صحن میں نماز میں مشغول ہو جاتے۔ اس وقت ایسی خوشبو پھیلتی جو گلاب وغیرہ مشک اور کافور میں بھی نہیں پائی جاتی۔ جب صبح ہوتی تو وہ ایک آہ کھینچتے اور اس وقت ایسی بُو محسوس ہوتی جیسے سڑے ہوئے گوشت کے ٹکڑے سے پیدا ہوتی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ یہ سن کر رونے لگے۔ (۹۸)

() فرمایا کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ ہم لوگوں کا رومال اور تولیہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیر کا تلوا تھا۔ (صفحہ ۱۰۰)

() حضرت عمر رضی اللہ عنہ مشرف بہ اسلام ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو اندر بلایا اور تمام صحابہ کے ساتھ بٹھلایا۔ اسی وقت جبرئیل علیہ السلام آئے اور فرمایا کہ اے رسول اللہ ﷺ آپ عمرؓ سے خدا کا یہ پیغام کہہ دیجیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو عمرؓ سے خوش ہوا، میں بھی اس سے خوش ہوں اور جو ان کا مخالف ہوا میں بھی اس کے مخالف ہوں۔ (۱۱۰)

() حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا ذکرِ خیر۔ (۱۴۱)

() ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر مبارک۔

() ہجرت کے لیے ابو بکرؓ سے حضور ﷺ کا مشورہ۔ (۱۵۴)

() حضرت خدیجہؓ، حضرت علیؓ، حضرت زید بن حارثہؓ

() حضرت ابو بکرؓ کا قبولِ اسلام (۱۶۷)

() شیعہ حضرت علیؓ کو صلواۃ اللہ و سلامہ علیہ اور صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں۔ بارھویں امام کو معصوم کہتے ہیں اور ان کے نام کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم اور صلواۃ اللہ و سلامہ علیہ بھی لگاتے ہیں۔ اگرچہ یہ سب مختلف لفظ ہیں لیکن معنی سب کے تقریباً ایک ہی ہیں۔ اسی طرح عصمت اور حفظ دونوں ہم معنی لفظ ہیں۔ معنی کے لحاظ سے الفاظ میں فرق پیدا کرنے کے لیے اس قدر ہیر پھیر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ (۱۷۴)

Marfat.com

() رسول اللہ ﷺ کی وفات کے حالات۔ (۱۷۶)

() مواخات صحابہؓ کا ذکر (۱۹۴)

() گناہوں کی ہیبت اور خدا کا خوف اہلِ بیت رسول ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے دلوں میں نہایت زیادہ تھا۔ (۲۱۱)

() فرمایا واقعہ افک میں عائشہ رضی اللہ عنہا پر منافقوں نے بہتان لگایا تھا۔ (۲۱۱)

() رسول اللہ ﷺ کے چاروں یاروں کی عمر قریب قریب ایک ہی تھی۔ (صفحہ ۲۱۳)

() چاروں یاروں کی فضیلت (۲۱۴)

() صحابہؓ کی خوش طبعی (۲۱۶)

() ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکرِ خیر (۲۳۸)

() مشارق الانوار کو قبولیت حاصل ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں جتنی احادیث ہیں سب صحیح ہیں (۲۵۶)

() امام ابو حنیفہؒ کا مکالمہ (۲۶۸)

() امام اعظمؒ اور امام شافعیؒ کا تذکرہ (۲۸۱)

() حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کا خواب۔ ضمناً ذکر حضرت ابو بکرؓ (۳۲۲)

() امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے خاتمِ رسول کا کنوین میں گر جانا (۳۲۵)

() حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی ایک دُعا (۳۳۴)

() حضور رسولِ کریم ﷺ اور صحابہ کی تفریح (۳۳۵)

() ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا قصہ (۳۵۹)

() امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہ اللہ (۳۷۰)

() روایت انس رضی اللہ عنہ -------- رسول اللہ ﷺ کا عمامہ اور حضرت عائشہ سے پوچھتے کہ کیسا بندھا ہے (۳۷۸)

() امام اعظمؒ کپڑے کی دکانداری کرتے تھے (۳۸۳)

Marfat.com

() بلال، صہیب، سلمان، مغیرہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کا ذکر (۳۸۷)

() امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کا ذکرِ خیر (۳۸۹)

() ابو بکرؓ، افضل صحابہ رضی اللہ عنہم (۴۰۱)

() حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور آیت کی تفسیر (۴۳۲)

() امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے حضرت حسن بصریؒ اور کمیل بن زیادؒ کو خرقہ ملا (۴۵۱)

() رسول اللہ ﷺ کے حضور صحابہؓ کا حسنِ ادب (۴۵۵)

() فضائل صحابہ و اہل بیت رضی اللہ عنہم (۴۵۹)

() امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ و فتحِ فارس (۴۶۱)

() امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے کا قصہ (۴۶۵)

() حضرت حسن بصری اور حبیب عجمیؒ کا ذکر (۴۸۱)

O امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں خواب (۴۸۲)

() امام ابو حنیفہؒ کے حسب و نسب کی شرافت (۴۸۵)

() حضرت فاطمہ الزہرا اور ام المومنین عائشہ سوال و جواب (۴۸۷)

() حجرۂ ام المومنین حضرت حفصہ و ام سلمہ رضی اللہ عنہ میں خوشبو (۵۱۵)

() مشائخ کے شجرات (۵۵۵)

() حضور ﷺ نے حلق کرانا اور صحابہ کا ہجوم (۵۵۸)

اقتباسات از تاریخِ حبیبی (تالیف ۸۴۹ھ)

حضرت خواجہ گیسودراز رحمہ اللہ علیہ کے سوانح نگار علامہ عبدالعزیز واعظی جو مخدوم زادہ خُرد کے مرید تھے، اپنی تالیف "تاریخ حبیبی" میں رقمطراز ہیں۔

"حضرت قطب المشائخ فرمایا کرتے تھے کہ فقیہ صوفی اور سید سنی کم ہیں۔" "مجھ میں یہ چاروں صفات موجود ہیں۔ (صفحہ ۳۶)

Marfat.com

حضرت خواجہ نے فرمایا۔

"شیعہ کہتے ہیں کہ پیش امام چاہیے کہ معصوم ہو۔ یہ بہت بڑی مشکل ہے۔ ایسا کہاں مل (۳۷)
سکتا ہے اور کیسے ممکن ہے۔"

دونوں مخدوم زادوں کا طریقہ ماند و بود اہل سنت و جماعت کے اصولوں پر تھا۔ خلوت و (۶۲)
سب جلوت اہل سُنّت و جماعت اور دیندار و دین پرور علماء و صلحاء اور صوفیہ و فقہا اور صاحبانِ
عقل و دانش کے ساتھ تھا۔

حضرت مخدوم زادہ خُرد ان افعال و اعمال اور طریقہ سنت و جماعت پر دعوت دیتے تھے (۱۱۳)
جس میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خالص پیروی و متابعت تھی۔

حضرت مخدوم زادہ خُرد کا کلام و ارشاد اہل سُنّت و جماعت کے قاعدے پر اور ھدایات مشائخ (۱۱۴)
طبقات کے قانون پر ہوتیں۔

کتاب العقائد

حضرت خواجہ گیسودراز قدس سرہ کے فرزند اکبر حضرت سید محمد اکبر حسینی رحمہ اللہ کی ایک تالیف عقائد کے موضوع پر ہے جو "کتاب العقاید" کے نام سے گلبرگہ سے شائع ہو چکی ہے۔ از اول تا آخر مذہب اہلِ سنت و جماعت کی ترجمان ہے

کتاب کا ابتدائی خطبہ ملاحظہ ہو۔ حمد بیحد و ثنائے بے عد مر خداوندے را کہ موصوف ست بہ صفات کمال و منزہ است از عیب حدوث و نقصان و زوال۔ و درود مطہر بر روضہ معطر سرور انبیاء مہتر صفیاء محمد رسول اللہ ﷺ کہ منعوت است باحسن اخلاق و اکرام وافعال و بریارانِ او کہ بہترین یاران ندو بر آلِ او کہ بہتر است از ہمہ آل۔

کتاب سوال و جواب کے انداز پر لکھی ہے۔ نمونہ ملاحظہ ہو:

(۱) سوال اگر ترا پرسند مراتب ایمان چند است۔

جواب بگو مراتبِ ایمان قابل حصرو حد نیست۔ نمی بینی کہ محمد رسول اللہ ﷺ در باب امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میفرماید۔

Marfat.com

لو تزن ایمان ابا بکر با یمان اهل الارض لرجع أی نعلب

اکنوں چوں ایمانِ ابو بکر رضی اللہ عنہ ایں مقدار بود کہ بر ایمان اہل الارض غالب آمد، مراتبِ آں راحصر نباشد ولاشک ایمانِ انبیاء ارجح از ایمانِ ابو بکر است۔ (صفحہ ۸۰)

(۲) سوال: اگر تُرا پرسند کے مامون العاقبہ شود یا نہ

جواب: بگو انبیاء صلوات اللہ علیہم السلام قطعاً مامون العاقبہ اند۔ آما غیر ایشاں کہ مامون العاقبہ نباشد۔ در خوف و رجا باشد۔ ایں سخن در کتب فقہ مسطور است مذہب فقہا با جمعہم ہمین است۔ وعشرہ مبشرہ را نیز الحاق بانبیاء کردہ اند کہ ایں دہ نفر فردا آمنا و صدقنا در بہشت باشند وآں دہ نفر ایشاں ابو بکر و عُمر و عثمان وعلی و طلحہ وزُبیر و عبدالرحمٰن بن عوف و سعد بن ابی وقاص و ابو عبیدۃ بن الجراح و سعید بن زید (رضی اللہ عنہم)

و ہمچنیں حسن و حسین و فاطمہ و عائشہ و خدیجہ و زوجات مطہراتِ دیگر (رضی اللہ عنہم) و غیر ایشاں آنکہ حدیث صحیح در بابِ ایشاں وارد است۔ (صفحہ ۱۰۲)

محبت نامہ ملفوظات شاہ یداللہ حسینی نبیرۂ خواجہ گیسودراز قدس سرہ

() حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکرِ خیر (صفحہ ۳۶)

امام اعظم کوفی رضی اللہ عنہ کا شمار مشاہیر روزگار میں ہے اور آپ کی تعریف دُنیا کے (۸۴)
ہر گوشے میں پھیلی ہوئی ہے۔ آپ کا آفتابِ شہرت دُنیا میں تاباں و درخشاں ہے۔
آپ کی روشنی قمر سے زیادہ روشن تو آفتاب سے زیادہ ضوفشاں ہے۔

() امام اعظمؒ می گوید: (۱۴۱)

() امیر المومنین عُمر رضی اللہ عنہ۔ (۱۴۸)

Marfat.com

[illegible]

"حضرت قطبی (خواجہ گیسو دراز) کے ولایت کے آخری زمانے میں جبکہ حضرت مخدوم کا جسم بہت کمزور ہوگیا تھا: ایک روز حضرت میاں یداللہ نے حضرت مخدوم کے سامنے بیٹھ کر یہ عرض کیا کہ امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ گزارش کی کہ میرے لیے اس سے بڑھ کر اور کوئی نعمت نہیں ہے کہ آنحضرت (صلے اللہ علیہ وسلم) کے قدم مبارک میں دیکھتا رہوں۔ میرا بھی حال حضرت مخدوم کے ساتھ ایسا ہی ہے۔" تاریخ حبیبی ص ۱۲۹

ملفوظات شاہ من اللہ حسینی نبیرہ حضرت گیسو دراز قدس سرہ

"شوامل الجمل فی شمائل الکمل" کے ابتدائی خطبے میں صلوۃ علی النبی ﷺ کے بعد "خلفاء راشدین" کو نہایت بلند الفاظ میں یاد فرمایا ہے۔

والصلوٰۃ علی نبیّہ المبعوث لدعوۃ الخلق الی الحق بالنطق الصّدق وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحیٰ محمّدِ الذی امرنا اللہ تعالیٰ بصلوٰتہ و خلق الافلاک بمحبّتہ وعلیٰ الہ و صحبہ نجوم الھدایۃ وکواکب العنایۃ من اقتدی بھم اھتدی ومن خالفھم ضَلّ واعتدی وخص من بینھم باعلی درجات المقربین اولھم الشیخ الکبیر والانیس الجدیر الصدیق الحقیق ابو بکر الصدیق ثم الشیخ العادل و الخلیفۃ الکامل الباذل المخاطب من الحضرۃ الالوھیۃ بالخطاب عمر بن الخطاب ثم الذی یستحی منہ ملائکۃ الرحمن المتعبد بالارکان الذاکر بالجنان وجامع فرقان عثمان بن عفان ثم الذی یَستّر العیوب ویستحق الخرقۃ من علاّم الغیوب اسداللہ الغالب علی ابن ابی طالب رضوان اللہ علیھم اجمین.

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

توحید و نعت و مناقب صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم

تَعَالَی اللّٰہُ عَنْ قِیْلٍ وَّقَالٍ ۔۔۔ وَعَنْ حَدٍّ وَّرَسْمٍ وَّالْمِثَالِ
قَرِیْبٌ ذَاتُہٗ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ ۔۔۔ وَلٰکِنْ لَیْسَ یُوْصَفُ بِالْاِتِّصَالِ
بَعِیْدٌ ذَاتُہٗ اَیْضًا وَلٰکِنْ ۔۔۔ بِلَا وَصْفِ التَّفَرُّقِ وَالْاِنْفِصَالِ
تَنَزَّہَ عَنْ مَکَانٍ حَالَ مِنْہُ ۔۔۔ وَلَا یُوْجَدُ مَکَانٌ عَنْہُ خَالِ
صَلٰوۃُ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلٍ ۔۔۔ حَمِیْدٍ اَحْمَدٍ حَسَنِ الْخِصَالِ
کَرِیْمٍ رَاحِمٍ بَرٍّ رَؤُوْفٍ ۔۔۔ شَرِیْفٍ شَافِعٍ لِاَھْلِ الضَّلَالِ
عَلٰی اَصْحَابِہٖ اَعْنِیْ عُبَیْدٍ ۔۔۔ ذَلِیْلٍ خَاضِعٍ ذِی الْاِبْتِذَالِ
صَدُوْقٌ صَادِقٌ صِدِّیْقٌ صِدْقٍ ۔۔۔ اَبُوْبَکْرٍ اِمَامُ الْحَقِّ وَالٍ
اَبُوْحَفْصٍ ھُوَ الْفَارُوْقُ حَقًّا ۔۔۔ وَذَا مُسْتَنْطَقٌ مِنْ ذِی الْجَلَالِ
وَذُوالنُّوْرَیْنِ عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ ۔۔۔ اَشَدُّ الْحَیِّ اَعْبَدُ بِاللَّیَالِ
وَرَابِعُھُمْ عَلِیٌّ زَوْجُ زَھْرَا ۔۔۔ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَعَلَی الْکَمَالِ
ھُوَالْھَادِیْ ھُوَالدَّاعِیْ ھُوَالسَّاعِیْ ۔۔۔ وَذَا شَیْخُ الشُّیُوْخِ بِلَا اِخْتِلَالِ
ھُوَالْقُدْمُ الْھُمَامُ لِاَھْلِ زُھْدٍ ۔۔۔ لَہُ الْخِرْقَۃُ بِلَا وَھْمِ الزَّوَالِ

خواجہ گیسو دراز : تاریخ حبیبی

اللہ جل شانہ کی ذات قیل و قال اور حدود و رسم و نشان اور مثال سے بالاتر ہے اس کی ذات ہر شیئے سے قریب ہے لیکن اسے اتصال سے تعبیر نہیں کر سکتے۔ اس کی ذات ہر شیئے سے بعید ہے لیکن اسے فرق و انفصال سے تعبیر نہیں کر سکتے۔ جس جگہ کہا جائے کہ وہ وہاں ملتا ہے اللہ اس سے منزہ ہے لیکن کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں وہ نہ ہو پھر ایسے رسُول پر درُود و سلام ہو جو حمید و احمد اور صاحب خصایل حسنہ ہیں کریم ہیں رحیم ہیں بزوروف ہیں۔ شریف ہیں اور گمراہوں کے شفیع ہیں ان کے اصحاب ایسے بندے کا سلام پہونچے جو ذلیل۔ منکسر اور متبذل ہے انہیں میں سب سے زیادہ ہے حضرت صدیق اکبر ہیں جو امام برحق ہیں اور مسلمانوں کے والی پھر ابو حفص عمرؓ پر جو حق و باطل کے بڑے فرق کرنے والے تھے اور ایسے تھے کہ خدائے ذوالجلال کی طرف سے سکینہ آپ کی زبان سے بولتی تھی پھر حضرت ذوالنورین عثمان بن عفانؓ پر جو حق پر شدید ترین تھے اور راتوں کو سب سے زیادہ عبادت کرنے والے تھے پھر چوتھے خلیفہ حضرت علی جو حضرت فاطمہ زہراؓ کے شوہر تھے اور بدرجہ کمال تمام مومنوں کے ولی و والی تھے۔ وہ ہادی اور داعی الی اللہ تھے اور بلاشبہ تمام شیخوں کے شیخ تھے، ان کا اہل زہد میں بہت بڑا مرتبہ ہے اور بلاشک و خوفِ زوال وہ صاحبِ خرقۂ رسُول ہیں۔

Marfat.com

مرتبۂ بلند

(۱) حضرت سیّد اشرف جہانگیر سمنانی رحمہ اللہ علیہ:

حضرت قدوۃ الکبراء (یعنی مخدوم سیّد اشرف جہانگیر سمنانی) میفرمودند کہ چوں بشرف ملازمت حضرت میر سیّد مُحمّد گیسُودراز مشرّف شدم، آں مقدار حقائق و معارف کہ از خدمت وے بحصول پیوست از ہیچ مشائخِ دیگر نبود۔ سبحان اللہ چہ جذبہ قوی داشتہ اند۔ (لطائف اشرفی)

(۲) حضرت شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمہ اللہ علیہ:

سیّد مُحمّد بن یوُسف الحسینی الدھلوی خلیفۂ راستین شیخ نصیر الدین مُحمود چراغ دہلی است، جامع است میانِ سیادت و علم و ولایت۔ شانے رفیع و رتبتے منیع و کلام عالی وارد۔ اورا در میانِ مشائخِ چشت طریقے مخصوص است۔ (اخبار الاخیار)

(۳) حضرت شاہ رفیع الدین بن حضرت شاہ ولی اللہ مُحدّث دہلوی قدس سرہما:

بعض یاران حل سرے از اسمار حضرت غریب نواز مُحمّد گیسُودراز قدس اللہ سرہ درخواستند۔ آنچہ حاضر الوقت شد بترقیم می آید۔ قال العارف المحقق رفعہ اللہ قدرہ، (رسالہ حل معما)

(۴) برہان مآثر کے مؤلف نے

حضرت خواجہ گیسُودرازؒ کو قدوۂ ربابِ حال، سردفترِ اصحابِ کمال، قطب سپہرِ سیادت و معرفت، مرکزدائرۂ حقیقت و طریقت، شاہبازِ بلند پرواز لکھا ہے۔

(۵) مرآۃ الاسرار:

"مقبول عالم و عالمیان گشت و عالمے از حُسنِ معاملتِ وے فیضِ مند گردید وصیت کمالاتش شرق تا غرب رسید"

(۶) خزینہ الاصفیا:

"از عظمائے اولیائے حق بین و کبرائے مشائخ متقدمین و خلیفہ [illegible] نصیر الدین محمود چراغ دہلی است۔"

حضرت مولانا سیّد سلیمان ندویؒ:

"حضرت خواجہ گیسُودراز رحمہ اللہ علیہ سلسلہ چشتیہ کے سُلطان القلم ہیں۔"

Marfat.com

اے رونقِ بزمِ چشتیائی

اے مظہرِ شانِ کبریائی — اے پرتوِ نورِ مصطفائی
اے پیکرِ زہد و پارسائی — اے وارثِ فقرِ مرتضائی
اے خواجۂ خواجگانِ عالم — اے رشکِ اجودھنی و طائی
اے خسرو زمزمہ طرازے — اے ثانیٔ سعدی و سنائی
اے روشنیٔ چراغِ دہلی — اے رونقِ بزمِ چشتیائی
اے مشربِ تست عشقِ احمد — اے مسلکِ تو خدا نمائی
ہر نقشِ تو آفتابِ بارا — تا حشر فشاندہ روشنائی
یکبار کہ باریاب[1] کردی — ہم بارِ دگر کرم نمائی

شاق است چو بر دلِ نفیسم
اے جانِ جہاں! چرا جدائی؟

نفیس الحسینی

۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۴ء

۱۔ حضرت خواجہ گیسودراز قدس سرہٗ کو خواب میں دیکھا۔ ایک پہاڑ کی چوٹی پر ہیں میں بچہ ہوں حضرت کی انگشتِ شہادت تھامے ہوئے چل رہا ہوں۔

Marfat.com

شجرۂ طریقت ... از "جوامع الکلم"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی بحرمت خواجہ انبیا ابوالقاسم محمد رسول اللہ الہاشمی صلے اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی بحرمت خواجہ اولیا ابوالحسن العلی الوصی الہاشمی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی بحرمت خواجہ ابوالنصر الحسن البصری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی بحرمت خواجہ ابوالفضل عبدالواحد بن زید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی بحرمت خواجہ ابوالفیض فضیل ابن عیاض

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی بحرمت خواجہ امان الارض سلطان ابراہیم ادھم البلخی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی بحرمت خواجہ سدید الدین حذیفۃ المرعشی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی بحرمت خواجہ امین الدین ابوہبیرۃ البصری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی بحرمت خواجہ ابوابراہیم اسحاق غلو دینوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی بحرمت خواجہ ابوابراہیم اسحاق چشتی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی بحرمت خواجہ قدوۃ الدین ابو محمد چشتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی بحرمت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی بحرمت خواجہ ناصح الدین محمد چشتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی بحرمت خواجہ قطب الدین مودود چشتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی بحرمت خواجہ حاجی شریف زندنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی بحرمت خواجہ ابو الانوار عثمان ہارونی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی بحرمت خواجہ معین الدین حسن السنجری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی بحرمت خواجہ قطب الدین بختیار وکیل الباب الاوشی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی بحرمت خواجہ فرید الدین گنج شکر بارحریقۃ المحبت المسعود الاجودھنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی بحرمت خواجہ سلطان العاشقین رحمۃ للعالمین خواجہ نظام الدین محمد بدایونی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی بحرمت خواجہ ابراہیم الثانی نصیر الملت والدین محمود اودھی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی بحرمت خواجہ ابو الفتح الولی الاکبر الصادق سید محمد بن یوسف الحسنی الملقب بگیسو دراز

Marfat.com

سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ گیسو درازیہ قدوسیہ امدادیہ

مرشدی و مولائی

قطب الاتقیاء حضرۃ مولانا شاہ عبدالقادر رائپوری قدس سرہ ( ) قطب العالم حضرۃ مولانا شاہ عبدالرحیم رائپوری قدس سرہ

قطب الارشاد حضرۃ مولانا شاہ محمد گنگوہی ( ) قطب الاقطاب حضرۃ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی

حضرۃ سید بابو نور محمد جھنجھانوی ( ) حضرۃ شاہ عبدالرحیم شہید ولایتی

حضرۃ شاہ عبدالباری اعروجی ( ) حضرۃ شاہ عبدالہادی اعروجی

حضرۃ شاہ عضدالدین اعروجی ( ) حضرۃ محمد مکی

حضرۃ سید شاہ محمدی " ( ) حضرۃ شیخ محب اللہ الہ آبادی "

حضرۃ شیخ ابوسعید گنگوہی ( ) حضرۃ شیخ نظام الدین بلخی

حضرۃ شیخ جلال الدین تھانیسری ( ) حضرۃ شاہ عبدالقدوس گنگوہی

حضرۃ شیخ ابن بکیہ اودھی ( ) حضرۃ شیخ صدرالدین اودھی

حضرۃ شیخ علاءالدین اودھی " ( ) حضرۃ سید محمد حسینی گیسو دراز گلبرگوی

حضرۃ شیخ نصیرالدین محمود چراغ دہلی " ( ) حضرۃ شیخ نظام الدین اولیاء بدایونی

حضرۃ شیخ فریدالدین مسعود گنج شکر اجودھنی " ( ) حضرۃ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی "

حضرۃ خواجہ معین الدین حسن سجزی " ( ) حضرۃ خواجہ عثمان ہارونی

حضرۃ حاجی شریف زندنی " ( ) حضرۃ خواجہ قطب الدین مودود چشتی "

حضرۃ خواجہ ابو یوسف چشتی ( ) حضرۃ خواجہ ابو محمد چشتی

حضرۃ خواجہ ابو احمد ابدال چشتی " ( ) حضرۃ خواجہ ابو اسحاق شامی

حضرۃ خواجہ ممشاد علی دینوری " ( ) حضرۃ خواجہ ابو ہبیرہ بصری

حضرۃ خواجہ حذیفہ مرعشی " ( ) حضرۃ سلطان ابراہیم ادہم بلخی

حضرۃ خواجہ فضیل بن عیاض " ( ) حضرۃ خواجہ عبدالواحد بن زید

حضرۃ خواجہ حسن بصری حضرۃ امیر المؤمنین سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

شیخ المذنبین جمۃ المعلمین خاتم النبیین حضرۃ سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

Marfat.com

Marfat.com

باسمہ سبحانہ

سیرِ گلبرگہ

چو سایہ در قدمِ سروِ سر فرازِ تو ام
مرید سلسلۂ گیسوے دراز تو ام (آزاد بلگرامیؒ)

اگرچہ سنِ شعور کی ابتدا ہی میں اپنے جدِ امجد خواجۂ دکن حضرت سید محمد حسینی گیسودراز قدس سرہ (م ۸۲۵ھ) کے نامِ نامی سے قلب وروح لذت آشنا ہو گئے تھے، لیکن ان کے حالات و کمالات کے لیے طبیعت ایک عرصہ تک مشتاق و متجسس رہی۔ بحمداللہ تعالیٰ ذوق وشوق رنگ لایا۔ سب سے پہلے نصیر الدین ہاشمی صاحب کی کتاب "دکن میں اُردو" نظر سے گذری، اس میں حضرت خواجہ صاحب کا مختصر تعارف تھا۔

کچھ عرصہ بعد "بزم صوفیہ (۱)" ہاتھ آئی۔ اس میں مختصر مگر جامع حالات درج تھے۔ اس سلسلے سے بہت فائدہ حاصل ہوا۔ حضرت کی ذات والاصفات سے جو قدرتی محبت تھی اس میں چند در چند اضافہ ہو گیا۔ مزید حالات کے لیے طبیعت کو تشنہ پایا اور جوں جوں اس ذوق کو سیراب کرنے کی کوشش کی، پیاس اور بڑھتی چلی گئی۔

اُف رے ذوقِ نظر کی تشنہ لبی
پیاس بُجھتی ہے پیاس لگتی ہے

ادھر ایک عرصہ سے میرے دل کا یہ حال تھا کہ اندر ہی اندر خدا طلبی کی آگ سلگ رہی تھی۔ بزرگوں کے تذکرے اکثر میرے زیر مطالعہ رہتے تھے۔ اس طرح اپنے اس ذوق کی تسکین دیتا رہا لیکن یہ پیاس کتابوں سے کہاں بجھنے والی تھی بلکہ یہ تو کسی لیے پیرِ مُغاں کے انتظار میں تھی جو صراحیٔ دل سے کچھ اس طرح پلائے کہ ہونٹوں کو خبر تک نہ ہو اور پیمانۂ قلب لبریز ہو جائے۔ آخر کار مشیت خداوندی نے مُرشد المشائخ، قطبُ الارشاد حضرتِ اقدس مولانا شاہ عبدالقادر رائپوری نور اللہ

Marfat.com

مرقدہ (المتوفی ۴ ربیع الاوّل ۱۳۸۲ھ) کی خدمت بابرکت میں پہنچادیا۔

۱۱ جمادی الاولی ۱۳۷۷ھ بمطابق ۴ دسمبر، ۱۹۵۷ء کو اس عاجز نے اُن کے دستِ حق پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔

ایک روز میرے کرم فرما حضرت مولانا سیّد حامد میاں صاحب، خلیفہ مجاز حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنیؒ نے حضرت خواجہ گیسودراز قدس سرہ سے میرے نسبی تعلق کا ذکر حضرت اقدس کی خدمت میں کیا۔ حضرت والا بہت مسرُور ہوئے فرمایا۔ بہت بڑے بزرگ تھے۔ پھر مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ وہ کیا شعر ہے جو ان کے شیخ حضرت نصیرالدّین چراغ دہلی نے ان کی شان میں فرمایا تھا۔ بندے نے پہلا مصرع عرض کر دیا لیکن دوسرا مصرع بھول گیا۔ حضرت نے جناب سیّد مسعود علی آزادصاحب کو یاد فرمایا اور شعر دریافت کیا۔ انھیں بھی یاد نہ تھا۔ وہ گئے اور "بزم صوفیہ" جو غالباً اُن دنوں زیرِ مطالعہ تھی لائے اور وہ پورا شعر پڑھا۔

ہر کہ مرید سیّد گیسُودراز شد
واللہ خلاف نیست کہ او عشقباز شد

شعر سن کر بہت خوش ہوئے فرمایا: "کہ دوسرے مصرع میں حضرت چراغ دہلی نے "واللہ" ارشاد فرمایا ہے گویا اللہ کی قسم کھا کر کہا ہے کہ جو سیّد گیسودراز کا مُرید ہو گیا وہ عشق الہٰی سے سرفراز ہو گیا۔"

اس کے بعد حضرت کی شفقت و محبت میرے حال پر بہت ہی خاص ہو گئی متعدّد مرتبہ مختلف مجالس میں حضرت خواجہ صاحبؒ کا تذکرہ فرمایا ایک روز ارشاد فرمایا۔ "یہ نام گیُسودراز مجھے بہت پیارا لگتا ہے۔" ایک مرتبہ مجھ سے دریافت فرمایا۔ کہ انھیں گیُسودراز کیوں کہتے ہیں میں نے شیخ نصیرالدّین چراغ دہلی کی پالکی اٹھانے اور اس کے پائے میں حضرت کے بالوں کے الجھنے کا قصہ عرض کیا تو بڑی بشاشت ظاہر فرمائی مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حضرت اقدس میرے قلب میں حضرت خواجہ صاحبؒ کی محبت و عظمت کا چراغ روشن کرنا چاہتے تھے۔ ایک روز مجھے ارشاد فرمایا کہ

Marfat.com

حضرت خواجہ صاحبؒ کی روحِ مبارک کو روزانہ ایصالِ ثواب کیا کرو۔ اس کا طریقہ اور دُعا بھی تلقین فرمائی۔

چند مرتبہ آپ نے حضرت خواجہ کی غزلیات بھی جناب آزاد صاحب سے مجلس میں سماعت فرمائیں۔

حضرت اقدس کے فیضان صحبت سے مجھے حضرت خواجہ صاحبؒ سے ایک خاص قلبی محبت اور روحانی تعلق پیدا ہو گیا جس میں روزافزوں ترقی ہوتی چلی گئی اس نسبی و روحانی تعلق کی بنا (۶ ذیقعدہ ۱۳۷۹ھ) کو میں نے جناب سجادہ نشین صاحب روضۂ مبارک بررگ گلبرگہ شریف کے نام ایک مکتوب لکھا۔ خیال یہ تھا کہ قدیم خاندانی تعلقات از سرِ نو بحال ہو جائیں اور اس طرح حضرت خواجہؒ کے مزار پاک کی زیارت کا شرف حاصل کرنے کا موقع بھی نصیبِ خاطر ہو جائے۔ الحمدللہ توقع سے زیادہ مکتوب کو پذیرائی ہوئی۔ مکتوب کا جواب سید عظمت اللہ صاحب برادر عزیز سجادہ نشین صاحب روضۂ منورہ خرد گلبرگہ شریف کے سپرد ہوا۔ انھوں نے بڑے غور و خوض کے بعد کافی تاخیر سے جواب لکھا۔ اس میں چھ ماہ گزر گئے لیکن جو کچھ لکھا اُس نے انتظار کی ساری کلفت مٹا دی۔ پھر اُن سے باقاعدہ خط و کتابت شروع ہوئی جو بحمداللہ جاری ہے

پہلے ہی مکتوب میں سید عظمت اللہ حسینی صاحب اور ان کے خاندان کے دیگر افراد نے گلبرگہ شریف آنے کی پُر زور دعوت دی اور پھر تقریباً ہر مکتوب میں اسی کا اعادہ کرتے رہے۔ اِدھر پہلے ہی سے حضرت اقدس رائے پوریؒ کی خدمت عالیہ میں رائے پور ضلع سہارنپور (یوپی) جانے کا شوق میرے دل میں موجزن تھا۔ اب گلبرگہ شریف حاضر ہونے کی تڑپ نے اس ولولہ کو دوبالا کر دیا۔ چنانچہ پاسپورٹ بنوایا۔ پھر رائے پور اور سہارنپور کے علاوہ سید عظمت اللہ حسینی صاحب کی حسب ہدایت حیدرآباد (آندھرا) گلبرگہ شریف (میسور) اور [illegible] کا ویزا حاصل کیا۔

سفر رائے پور۔ (۳ جون ۱۹۶۱ء) کو ڈھائی بجے دوپہر لاہور ریلوے سٹیشن سے سفر کا آغاز

Marfat.com

کیا۔ دوستوں نے الوداع کہا۔ ۴ بجے گاڑی امرتسر پہنچی۔ ویزے کا اندراج کرانے لگا تو معلوم ہوا کہ میرے ویزا فارم میں ایک مقام پر ویزا آفیسر دستخط کرنا بھول گیا ہے۔ لہذا ویزا ناقص ہونے کی وجہ سے مجھے آگے جانے سے روک دیا گیا طبیعت کو سخت کوفت ہوئی۔ اب شام ہو چکی تھی رات امرتسر ریلوے سٹیشن پر گزاری۔ اگلے روز لاہور واپس ہوا۔

لاہور پہنچ کر دوبارہ پاسپورٹ اور ویزا فارم کراچی بھیجے گئے۔ چند دنوں میں ویزا درست ہو کر آگیا۔ چنانچہ (۱۵ جون ۱۹۶۱ء)(یکم محرم الحرام ۱۳۸۱ھ) کو صبح آٹھ بجے لاہور سے پھر سفر شروع کیا۔ اس مرتبہ امرتسر کے لیے سڑک کا راستہ اختیار کیا۔ واہگہ چیک پوسٹ پر کافی دیر لگی۔ تقریباً بارہ بجے دوپہر راقم الحروف امرتسر ریلوے سٹیشن پر پہنچ گیا۔ حُسنِ اتفاق سے ایک تیز رفتار گاڑی بالکل تیار تھی ٹکٹ لے کر سوار ہو گیا تو طبیعت کو سکون حاصل ہوا۔ گاڑی فراٹے بھرتی چلی جارہی تھی۔ جالندھر، لدھیانہ اور انبالہ کی منزلیں قطع کرتی ہوئی شام کے بعد سہانپور پہنچی۔ رکشا سے مدرسہ مظاہر العلوم پہنچا۔ مدرسہ کی مسجد میں نماز عشاء کی جماعت تیار تھی۔ نماز کے بعد وہیں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ العالیٰ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ بڑے التفات سے پیش آئے گھر لے گئے، کھانے کا وقت اگرچہ گزر چکا تھا مگر انھوں نے ایک طالب علم کو کھانا لانے کا حکم دیا۔ کھانے کے بعد پان بھی مرحمت فرمایا۔ حضرت شیخ کو حضرتِ اقدس رائے پوریؒ اور ان کے خدام و مُتوسّلین سے بے پناہ محبت و تعلق ہے۔ مدرسہ کے مہمان خانے میں میرے لیٹنے کا انتظام فرمایا۔

صبح کی چائے حضرت شیخ مدظلہ ہی کے ہاں نوشِ جان کی۔ ایک صاحب چائے کے بعد رائے پور جارہے تھے، ایک رقعہ سے حضرت شیخ نے حضرت اقدسؒ کی خدمت میں میرے پہنچنے کی اطلاع بھیج دی۔ چائے سے فارغ ہو کر احقر نے سی آئی ڈی دفتر میں ویزا اندارج کرایا۔ اور رائے پور روانہ ہو گیا **الحمدللہ ثم الحمدللہ** عصر کے بعد کی مجلس میں، حضرتِ اقدس رائے پوریؒ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ کوئی کتاب پڑھی جارہی تھی۔ میں پیچھے ہی بیٹھ گیا۔ کتاب موقوف ہوئی

Marfat.com

ذ بندہ ناچیز نے آگے بڑھ کر خدمت اقدس میں سلام عرض کیا۔ حضرت والا بہت ہی خوش ہوئے۔ بڑی ہی بشاشت کا اظہار کیا فرمایا۔ کتنا ٹھہرو گے۔ عرض کیا۔ "تین مہینے۔" بڑی مسرت سے فرمایا۔ "ماشاء اللہ ماشاء اللہ" مولانا منظور نعمانی صاحب بھی تشریف رکھتے تھے مل کر بہت خوش ہوئے۔ معانقہ کیا۔ تھوڑے دنوں بعد مولانا سیّد ابوالحسن علی ندوی بھی تشریف لائے۔ مجھے دیکھ کر انھیں بھی بڑی مسرت ہوئی۔ لکھنؤ کے ویزا کے بارے میں پوچھنے لگے۔ جواب نفی میں پا کر گلبرگہ کی بابت دریافت کیا۔ میں نے عرض کیا انھوں نے فرمایا۔ کہ سفر شروع ہونے سے پہلے میں ایک خط لکھنؤ کے پتے پر انھیں تحریر کردوں تو وہ حیدرآباد کے بعض مخلص دوستوں کے نام خط لکھ دیں گے اور انشاء اللہ وہاں کوئی اجنبیت محسوس نہ ہوگی۔ اسی طرح مولانا نعمانی صاحب نے بھی سفر کے بارے میں مفید مشورے دیے اور بڑے اصرار کے ساتھ زرِ نقد کی پیش کش بھی کی لیکن میں نے معذرت کردی۔"

رائے پور کے شب و روز کیسے گزرے اُن کی کیفیت و حلاوت احاطۂ بیان و تحریر سے باہر ہے۔ مولانا سیّد ابوالحسن علی ندوی صاحب نے اپنی تالیف "سوانح حضرت مولانا عبدالقادر رائپوریؒ" میں خانقاہ رائے پور کے لیل و نہار کا دل آویز نقشہ کسی قدر کھینچا ہے۔ دورانِ قیام میں راقم الحروف نے ہندوستان کے چہار اطراف کے لوگ خانقاہ میں دیکھے۔ مخلوقِ خدا جوق در جوق مستفیض ہو رہی تھی۔ طالبانِ خدا کشاں کشاں چلے آرہے تھے۔ زمانے کے مقتدر علماء و صلحا بھی اس بارگاہ فیض مآب میں اپنی حاضری کو سعادتِ عظمیٰ سمجھتے تھے۔ ناچیز کے زمانۂ قیام میں حسبِ ذیل بزرگ خدمتِ والا میں حاضر ہوئے۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی مدظلہ، حضرت مولانا محمد یوسف صاحب امیر تبلیغی جماعت۔ حضرت مولانا انعام الحسن صاحب، حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب قاسمی مہتمم دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا سیّد ابوالحسن علی ندوی مدظلہ، حضرت مولانا محمد منظور نعمانی وغیرہم۔ اساتذہ کرامِ دارالعلوم دیوبند، مظاہر علوم سہارنپور بھی حاضر ہوتے رہے۔

Marfat.com

سفرِ گلبرگہ۔

کجا ما و کجا زنجیر زلفش
عجب دیوانگی اندر سر افتاد

تقریباً ڈیڑھ ماہ بعد ایک روز احقر نے خدمتِ اقدس میں عرض کیا کہ بندہ گلبرگہ شریف بھی جانا چاہتا ہے۔ حضرت نے بکمالِ شفقت اجازت فرمائی۔ فرمایا کب جاؤ گے۔ عرض کیا۔ "اگلے ماہ اگست میں خیال ہے" ابھی کافی دن باقی تھے۔ اس دوران میں وقتاً فوقتاً دریافت فرماتے رہے کہ کب جاؤ گے۔ "حضرتِ اقدس کے خادمِ مخلص جناب مولانا عبدالمنان صاحب زید مجدہ نے اس سفر کے لیے احقر کی بڑی معاونت فرمائی۔ ایک ہفتہ پیشتر انھوں نے حاجی نجم الدین صاحب کو دہلی میں خط لکھ دیا کہ جی ٹی ایکسپریس میں ایک سیٹ حیدر آباد دکن کے لیے بک کرا دیں۔ انھوں نے تعمیل کی اور خط سے اطلاع دی کہ ۲۱، اگست کو ایک سیٹ بک کرادی گئی ہے۔

۲۰ اگست کی صبح کو احقر نے حضرتِ اقدسؒ سے رخصتی مصافحہ کیا۔ حضرت نے بکمالِ شفقت دریافت فرمایا: "حضرت خواجہ صاحب کا خاندان چشتیہ ہے۔" احقر نے اثبات میں جواب عرض کیا۔ فرمایا۔ "میرے لیے بھی وہاں دعا کرنا۔"

کیف و سرور میں ڈوبے ہوئے جذبات کے ساتھ احقر نے سفر شروع کیا۔ دہلی پہنچ کر بستی حضرت نظام الدین کی بنگلہ والی مسجد میں جو تبلیغی جماعت کا مرکز ہے، رات گزاری، صبح نمازِ فجر کے بعد حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کے مزار مبارک کی زیارت کی۔ کافی دیر وہاں بیٹھا رہا۔

۲۱ اگست کی شام کو سات بجے جی ٹی ایکسپرس سے حیدر آباد دکن کے لیے سفر شروع کیا۔ آغازِ سفر سے پیشتر سید عظمت اللہ حسینی صاحب کو تار دے دیا گیا۔ حاجی نجم الدین صاحب سوار کرانے آئے۔ انھوں نے چند روغنی نان اور قیمہ خاص طریقے سے تیار کرایا تھا۔ ساتھ دے دیا۔ پورے سفر میں وہی کھانا کافی رہا۔ بلکہ بچ گیا۔ سیٹ حسبِ منشا مل گئی تھی۔ راستے میں کہیں تکلیف

Marfat.com

پیش نہ آئی - تمام نمازیں نہایت اطمینان سے وقت پر ادا ہوتی رہیں - دو راتیں اور ایک دن مسلسل سفر میں گزرا دہلی سے حیدر آباد ایک ہزار میل کی مسافت ہے۔ اثناءِ سفر میں ہندوستان کے متعدد مشہور تاریخی مقامات آئے - جنگلوں اور پہاڑوں کے وسیع و بلند سلسلے بھی نظر سے گزرے۔ سفر انتہائی دلچسپ تھا۔ اس سے پیشتر کبھی ایسا خوش منظر سفر کرنے کا اتفاق نہ ہوا تھا۔

حیدر آباد - ۲۳ اگست کی صبح کو حیدر آباد دکن کے نام بلی سٹیشن پر اُترا۔ میں نے اپنے استقبالیوں کو قیاس سے پہچان لیا۔ جناب مولانا قبول اللہ حسینی صاحب سجادہ نشین روضۂ منورہ خُرد گلبرگہ شریف، سید عظمت اللہ حسینی صاحب اپنے دوسرے بھائیوں کے ساتھ پلیٹ فارم پر موجود تھے - انھوں نے بڑھ کر استقبال کیا۔ جوشِ محبت سے اس طرح گلے ملے جیسے مدتوں کے بچھڑے ہوئے بھائی ملا کرتے ہیں۔ چند قدم کے فاصلے پر تین اَن دیکھے مگر کچھ مانوس چہرے نظر آئے - اُن سے بھی معانقہ اور تعارف ہوا۔ یہ تھے جناب رُکن الدین ارشد بی اے (عثمانیہ) جناب عبد لقادر صاحب ایم اے اور جناب نعیم اللہ خاں صاحب بی اے - یہ تینوں مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کے مخلص عقیدت مند تھے مولانا نے خط سے انھیں میری آمد کی اطلاع کر دی تھی - مولوی ارشد صاحب اور مولوی نعیم اللہ صاحب تو ہمارے حضرتِ اقدس کی خدمت میں رائے پور حاضر ہو کر شرفِ بیعت بھی حاصل کیے ہوئے تھے - ان حضرات سے مل کر طبیعت کو سکون ہوا اور سفر کی تکان کافور ہو گئی - چنانچہ سجادہ نشین صاحب کار سے اپنے مکان پر لائے - اہلِ خانہ بھی بہت مسرور ہوئے۔

اسی روز سہ پہر کو سید عظمت اللہ حسینی کتب خانہ سالار جنگ لے گئے - سر سری طور پر کتب خانہ دیکھا - یہ کتب خانہ ہندوستان بھر کے کتب خانوں میں ممتاز انفرادی حیثیت رکھتا ہے۔ ایک دو روز بعد گولکنڈہ گئے یہ قطب شاہی سلاطین کا پایۂ تخت تھا - مضبوط قلعے کے قدیم آثار زبانِ حال سے ماضی کی داستان سنا رہے ہیں۔ پاس ہی مشہور صاحب نعمت بزرگ حضرت حسین شاہ ولی (المتوفی ۱۴، جمادی الثانی ۹۷۹ ھ) کا مزار مبارک ہے۔ دراصل انھیں کی بارگاہ میں حاضری

Marfat.com

کے لیے ہم آئے تھے۔ حضرت کا نسبی وروحانی تعلق حضرت خواجہ گیسودراز قدس سرہ سے ہے۔ بہت پایہ کے بزرگ گزرے ہیں۔ "حسین ساگر" آپ کی یادگاروں میں سے ہے۔ جو حیدر آباد اور سکندر آباد کے درمیان میں وسیع وعریض رقبے میں پھیلا ہوا ہے۔ آپ کے موجودہ سجادہ نشین سے جو آپ کی اولاد سے ہیں ملاقات ہوئی۔ سید عظمت اللہ حسینی صاحب کی رفاقت کی وجہ سے اُن کے ہاں کچھ دیر ٹھہرے رہے۔ چائے اور پان کی دعوت سے محظوظ ہوئے۔ شام کے قریب وہاں سے واپس ہوئے۔ گولکنڈہ شہر حیدر آباد سے تقریباً آٹھ نو میل باہر ہے۔

پانچ روز حیدر آباد میں مختلف مصروفیتوں میں گزرے۔ اسی دوران میں ایک روز اخبار میں خطیبِ اعظم امیرِ شریعت حضرت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی وفات کی خبر پڑھی۔ دل کو بہت صدمہ پہنچا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔

انھی دنوں میں حیدر آباد کے دو ممتاز علماء حضرت مولانا ابوالحسنات شاہ عبداللہ صاحب نقشبندی اور حضرت مولانا ابوالوفا صاحب افغانی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دونوں صاحبِ تصنیف و تالیف بزرگ ہیں۔ اوّل " الذکر کی زجاجتہ المصابیح "سندِ قبول حاصل کر چکی ہے۔ جس میں مسلکِ حنفیہ کو احادیثِ نبوی سے برحق ثابت کیا ہے۔ افسوس ہے کہ اگست ۱۹۶۴ء میں اُن کا وصال ہو گیا۔ عمر شریف نوے برس سے زیادہ تھی۔ صرف دو واسطوں سے آپ کا سلسلۂ طریقت حضرت شاہ غلام علی صاحب نقشبندی دہلویؒ تک پہنچتا ہے۔ موخرالذکر مولانا افغانی نہایت خوددار، باوقار اور متوکل بزرگ ہیں۔ مذہبِ حنفیہ کے عظیم الشان موید و مبلغ انجمنِ احیاء معارف نعمانیہ حیدر آباد کے صدر ہیں۔ مسلکِ حنفیہ کی متعدد قدیم کتب ایڈٹ کر کے شائع کر چکے ہیں۔

حیدر آباد کا قیام اگرچہ دلکش تھا لیکن دل کو زیادہ کشش گلبرگہ شریف کی تھی جو دن بدن بڑھ رہی تھی

ساعتِ وصل چوں شود نزدیک
آتشِ شوق تیز تر گردد

Marfat.com

سفرِ گلبرگہ (۲۸ اگست ۱۹۶۱ء)(۱۵ ربیع الاوّل ۱۳۸۱ھ) کو نمازِ عشاء کے بعد عظمت اللہ حسینی صاحب کی رفاقت میں گلبرگہ شریف کا سفر شروع کیا۔ حیدرآباد سے گلبرگہ شریف کا فاصلہ ڈیڑھ سو میل کے قریب ہے۔ تمام رات سفر میں گزری۔ صبح ساڑھے سات بجے گلبرگہ شریف سے آٹھ نو میل کے فاصلے پر ایک پہاڑی آئی۔ میرے محترم ہم سفر نے بتایا کہ اسے "سلام پہاڑی" کہتے ہیں۔ یہاں سے حضرت خواجہ بندہ نواز قدس سرہ کا گنبد پہلی مرتبہ صاف دکھائی دیتا ہے۔ عوام کا معمول ہے کہ جب یہاں سے گنبد مبارک پر پہلی نظر پڑتی ہے۔ تو آداب بجالاتے ہیں اسی وجہ سے اسے "سلام پہاڑی" کہتے ہیں۔

۲۹ اگست ۱۹۶۱ء (۱۶ ربیع الاوّل ۱۳۸۱ھ) کو صبح آٹھ بجے ہم گلبرگہ شریف پہنچ گئے۔ حویلی روضۂ منورہ خُرد میں قیام ہوا۔ جناب سجادہ نشین صاحب ہم سے پہلے ہی وہاں تشریف لاچکے تھے۔ بوقتِ چاشت محبت و عقیدت میں ڈوبے ہوئے جذبات لے کر قطب اقطاب عالم (قدوہ اربابِ حال) سرِ دفتر اصحابِ کمال، قطب سپہر سیادت ومعرفت مرکز دائرہ حقیقت وطریقت شہباز بلند پرواز خواجہ صدر الدّین ابوالفتح الولی الاکبر الصادق سیّد محمّد حسینی گیسودراز بندہ قدس اللہ سرہ العزیز کے مزار فائض الانوار پر فقیر حاضر ہوا۔ ڈیڑھ ہزار میل کی مسافت طے کر کے آنے والے روح مسافر کے قلب و روح کی اس کیفیت کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ وہ اس پر جو کیفیت گزری وہ اس کے بیان واظہار سے عاجز و درماندہ ہے۔ لقصہ ایک مدّت کی بے قراری کو قرار نصیب ہوا۔

آں پریشانی شب ہاے دراز و غم دں
ہمہ در سایہ گیسوے نگار آخر شد

حضرت کے دیگر اخلافِ کرام اور اولاد حفاد کے مزارات کی بھی زیارت کی جن میں چند حسب ذیل ہیں۔

حضرت مخدوم زادہ بزرگ سیّد کبیر حسینی (م ۸۱۲ھ)۔ مخدوم زادہ خُرد

Marfat.com

سیّد محمد اصغر حسینی (م ۸۲۸ھ)، حضرت شاہ یداللہ حسینی (م ۸۵۲ھ) نبیرۂ خواجہ بندہ نواز صاحب روضۂ خُرد، شاہ سفیر اللہ حسینی (م ۸۷۰ھ)، حضرت بی بی رضا خاتون (زوجہ حضرت خواجہؒ) حضرت سیّد صوفی حسینی (م ۹۱۱ھ)، حضرت سیّد محمد سیر سمندر، حضرت شاہ ندیم اللہ حسینی غالب کرامات، حضرت شاہ یمین الرحمٰن، حضرت شاہ منجھلے ابن رسول کے علاوہ حضرت خواجہ صاحب کی بَنات طاہرات کے مزارات کی بھی زیارت کی۔

گلبرگہ شریف قدیم تاریخی شہر ہے۔ بہمنی سلاطین کا پایۂ تخت تھا۔ یہ شہر بلند پایہ اولیاء اللہ کا مسکن ومدفن رہا ہے۔ لیکن اس شہر کو سب سے زیادہ اعزاز حضرت خواجہ بندہ نوازؒ ہی کی وجہ سے حاصل ہے۔ انھی کے قدوم میمنت لزوم نے اس کی شہرت کو چار چاند لگائے اور مشہور عالَم کردیا۔

۳۱، اگست (۱۸، ربیع الاوّل) بروز جمعرات روضۂ حضرت شیخ سراج الدّین جنیدی قدّس سرّہ (المتوفی ۷۸۱ھ) اور حضرت کے صاحبزادے شیخ علاء الدین جنیدیؒ (م ۷۸۳ھ) کے مزارات پر حاضر ہوا۔ بعد ازاں حضرت خواجہ بندہ نواز قدس سرّہ کی وہ خانقاہ دیکھی جہاں ورودِ گلبرگہ کے بعد ابتدائی سالوں میں آپ نے قیام فرمایا تھا۔ حضرت خواجہؒ سلطان فیروزشاہ بہمنی (م ۸۲۵) کی استدعا پر رونق افروز ہوئے تھے۔ عمارت تاہنوز نہایت مضبوط ہے۔ مسجد کے متعدد ستون ہیں۔ احقر نے حضرت خواجہ کا حجرۂ مبارک بھی دیکھا۔ اور اس کے اندر وہ چبوترہ بھی جس پر آپ تشریف فرما ہوتے تھے۔ وہاں تھوڑی دیر بیٹھ کر اپنے شیخ ومربی حضرتِ اقدس رائے پوریؒ کا تلقین فرمودہ ایک وظیفہ پڑھنے کی سعادت بھی حاصل کی۔

خانقاہ بندہ نواز کے پاس ہی فیروزشاہ بہمنی کا قلعہ ہے۔ قلعہ کی مسجد جو مسجدِ قرطبہ کے انداز پر ہے۔ خاص طور پر قابلِ دید ہے۔ حضرت خواجہ بندہ نواز ابتدا میں جمعہ کی نماز کی لیے یہیں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ بندہ نے تالاب جگت کے کنارے سیّد شاہ حسام الدّین حسینی تیغِ برہنہ (م ۶۸۰) کے مزار کی بھی زیارت کی۔

Marfat.com

یکم ستمبر (۱۸ ربیع الاوّل) کو جمعہ کی رات روضۂ مبارک خُرد کی مسجد میں اور دو ستمبر (۱۹ ربیع الاوّل) کو ہفتہ کی شب روضۂ منوّر بزرگ کی مسجد میں گزاری نہایت درجہ لطف حاصل ہوا۔ گلبرگہ شریف میں ایک معمّر بزرگ حضرت مولانا نذر محمّد خاں کی زیارت کا شرف بھی حاصل کیا۔ نقشبندی سلسلے سے تعلّق رکھتے ہیں۔ سن شریف سو سال سے زائد بتاتے ہیں۔ نہایت محبّت سے پیش آئے۔

۲۹، اگست (۱۶ ربیع الاوّل) تین ستمبر (۲۰ ربیع الاوّل) تک گلبرگہ شریف میں قیام رہا۔ یہ ایّام زندگی کی یادگار ہیں۔ طبیعت کو بڑا انبساط و انشراح حاصل ہوا۔ ہر دو سجادہ نشین صاحبان کی طرف سے حضرت خواجہ صاحبؒ کی مطبوعہ کتابوں کا ایک سیٹ بھی عنایت ہوا۔ جو ناچیز کے لیے متاع بے بہا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزاء خیر عطا فرمائے۔

گلبرگہ شریف میں متعدّد افراد سے تعارف ہوا۔ مشہور ادیب جناب سیّد مبارزالدّین صاحب رفعت پروفیسر گورنمنٹ آرٹس سائنس کالج گلبرگہ شریف سے بھی ایک گھنٹہ ملاقات رہی۔ بڑے خلیق آدمی ہیں حضرت خواجہ صاحبؒ کی نسبت سے لوگ بڑی محبّت سے پیش آتے تھے۔ ایک صاحب نے فرمایا۔ کہ ہم تو بچپن ہی سے سنتے آرہے ہیں کہ حضرت خواجہ صاحبؒ کی اولاد کی ایک شاخ پنجاب میں بھی آباد ہے۔

بیدر شریف ۳ ستمبر (۲۱ ربیع الاوّل) بروز اتوار نماز فجر کے بعد گلبرگہ شریف سے بیدر شریف کا سفر شروع کیا۔ اس سفر میں میرے ہمراہ عبدالرّحیم صاحب داروغہ روضہ منوّرہ تھے۔ گلبرگہ سے بیدر ۹۰ میل دور ہے۔ یہ بھی بہت پرانا شہر ہے۔ سلاطین بہمنی ور بیدر پایۂ تخت رہا ہے۔ آب وہوا نہایت خوشگوار ہے۔ لذیذ میوے یہاں پیدا ہوتے ہیں۔

بیدر میں حضرت خواجہ ابوالفیض شاہ من اللہ حسینی قدّس سرہ (م ۸۷۹ھ) نبیرہ حضرت خواجہ گیسودراز کا مزار مبارک ہے۔ مزار شریف پر ایک بڑا گنبد تعمیر ہے۔ احاطے میں گنبد مبارک کے دائیں جانب حضرت کے فرزند اکبر سیّد احمد حسینی ملقب بہ غالب کرامات کا مزار ہے۔

Marfat.com

ان کے بیٹے حضرت سیّد صوفی حسینیؒ ہیں جن کا مزار گلبرگہ شریف میں ہے۔

بیدر شریف میں بھی گلبرگہ شریف کی طرح خاندان گیسودراز کی کئی پشتیں مدفون ہیں۔ دل پر عجیب تاثر اور کیفیت ہوتی ہے۔ روضۂ حضرت خواجہ ابوالفیضؒ کے جانبِ مغرب حضرت سیّد علی قطب الثانی کا روضہ ہے۔ جو آپ کی اولاد سے ہیں یہ دونوں گنبد بڑا روضہ اور چھوٹا روضہ کہلاتے ہے۔

درگاہ حضرت خواجہ ابوالفیضؒ کے سجادہ نشین جناب شاہ معین الدّین حسینی صاحب ہیں۔ بڑے خلیق و شفیق آدمی ہیں۔ میری آمد کی اطلاح پہلے ہی انھیں کر دی گئی تھی ۔ وہ منتظر تھے ۔ نہایت محبت ، اخلاق اور اخلاص سے ملے۔ میں نے اپنے خیال میں یہ سوچ رکھا تھا کہ بیدر شریف میں صرف چند گھنٹے قیام کر کے حیدرآباد روانہ ہو جاؤں گا۔ مگر ان کا بے پناہ خلوص دیکھ کر میں نے خودہی فیصلہ کر لیا کہ آج کی رات یہاں ٹھہریں گے۔ صاحبِ سجادہ اوران کے صاحبزادوں اور گھر والوں کو میرے پہنچنے کی بڑی خوشی ہوئی ۔ دوسرے روز انھوں نے اصرار سے روک لیا کہ آج ہم نہیں جانے دیں گے ۔ اڑھائی سو سال کے بعد تو آپ آئے ہیں -- چنانچہ میں نے تسلیم کر لیا۔ انھوں نے کافی لوگوں سے تعارف کرایا۔ کچھ لوگ مخلصِ دوست بن گئے ۔ تیسرا روزآیا تو پھر انھوں نے اصرر کیا۔ اور ٹھہرنے پر آمادہ کر لیا۔ غرض تین روز قیام رہا ۔یہاں بھی طبیعت بہت بشاش رہی۔ اجنبیت بالکل محسوس نہ ہوئی۔ گویا اپنے ہی گھر میں ٹھہرا ہوا ہوں۔ یہاں کے بہت سے مشہور اولیاء اللہ کے مزارت پر حاضری دی۔ جن میں چند حسبِ ذیل ہیں۔

سیّد السّادات حضرت سیّد حنیف خواجہ مسعود بک (م ۹۰۱ ھ)

حضرت شیخ شمس الدّین محمّد ملتانی (م ۹۳۵ ھ)

حضرت حبیب اللہ کرمانی (م ۸۶۴ ھ)

حضرت شاہ خلیل اللہ بت شکنؒ

حضرت شیخ نور صمدانیؒ

Marfat.com

بیدر کے عجائبات میں سے خواجہ عمادالدین محمد کاواں کا عالی شان مدرسہ ہے۔ جو انھوں نے (۸۷۶ھ) میں قائم کیا ربنا تقبل منّا سے تاریخ نکلتی ہے۔ خواجہ محمد کاواں دکن کی تاریخ میں ایک عظیم الشان شخصیت گزری ہے۔ وہ بلند پایہ عالم وفاضل اور فقید المثال زیرک و منتظم تھے۔ بہمنی سلاطین کے وزیرِ اعظم تھے۔ انھوں نے پانچ بہمنی سلاطین کا زمانہ دیکھا۔ ان کی خداداد لیاقت اور عروج دیکھ کر حاسدین کا ایک گروہ پیدا ہو گیا۔ بالاخر درباریوں کی سازشوں کا شکار ہوگئے۔ اور (۸۸۶ھ) میں ۷۶ برس کی عمر میں بے گناہ قتل ہو کر شہادت سے سرفراز ہوئے۔ ملا عبدالکریم ہمدانی نے یہ تاریخ کہی۔

سال فوتش گر کسے پرسد بگوی
بے گنہ محمود کاواں شد شہید

۸۸۶ھ

خاندانِ گیسودراز سے خواجہ کاواں کو خاص تعلق تھا۔ ان کی ایک بیٹی بی بی نعمت حضرت خواجہ ابوالفیض کے حبالہ عقد میں تھیں جن سے ایک بیٹے شاہ سمیر اللہ پیدا ہوئے۔

حضرت سید السادات سید حنیف کے مزار شریف کی حالت دیکھ کر طبیعت کو سخت ملال ہوا۔ کوئی پرسان حال نہیں۔ گنبد کے اندر مویشی پھرتے تھے جابجا گوبر پڑا تھا مزار شریف کے پاس ہی ایک چشمہ ہے جو حضرت ہی کے نام سے موسوم تھا لیکن اب اس پر سکھوں کا قبضہ ہے اور انھوں نے اس کا نام چشمہ سید السادات کی بجائے نانک جھرہ رکھ دیا ہے۔

بیدر میں ایک نہایت ہی اہم شخصیت ہے جو اس دورِ جدید میں بھی آثارِ قدیمہ کی حفاظت رکھتی ہے۔ انھیں مورخ بیدر کہتے ہیں۔ سید محمد بیدری ان کا اسم گرامی ہے۔ [illegible] شریف النفس آدمی ہیں۔ انھوں نے اپنے گراں بہا نوادرات سے [illegible] نہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ اب وہ پاکستان منتقل ہو چکے ہیں اور کراچی میں مقیم ہیں۔

بیدر میں میری آمد سے پیشتر جناب رحمت اللہ حسینی برادر اکبر سید عظمت اللہ حسینی

Marfat.com

بھی حیدر آباد سے بسلسلہ ملازمت بیدر آچکے تھے بعض مقامات پر وہ بھی ہمراہ رہے۔

بیدر کا قیام نہایت دلپذیر رہا۔ خوب جی بھر کر آثارِ قدیمہ کی سیر کی جناب سجادہ نشین صاحب کے صاحبزادے سیّد امین الدّین حسینی بھی بڑی محبّت سے میرے ساتھ رہے۔ میں نے انھیں سیّد احمد شہید (حصہ اوّل) مؤلفہ مولانا ابوالحسن علی ندوی تحفتہً دی۔ وہ نہایت ہونہار ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو اپنے آبائے کرام کے نقشِ قدم پر چلائے۔ معزز میزبان نے ناچیز کو حضرت خواجہ بندہ نواز کی ایک مطبوعہ کتاب شرح آداب المریدین اور تذکرہ خواجہ ابوالفیض حدیثہً عنایت فرمایا۔

چوتھے روز ۶ ستمبر ۱۹۶۱ء (۲۴ ربیع الاوّل ۱۳۸۱ھ) کو اجازت چاہی۔ معزز میزبان ان کے صاحبزادے اور دیگر احباب نے رخصت کیا۔ بیدر سے حیدر آباد کا سفر ریل سے طے کیا۔

حیدر آباد آنے کے ایک دو روز بعد محترمی جناب شاہ محمّد حسینی صاحب سجادہ نشین روضۂ منوّرہ، حضرت خواجہ بندہ نواز نے ایک پُر خلوص عشائیہ دیا۔ جس میں شہر کے بعض معززین اور اپنے خاندان کے چند بزرگوں کو بھی مدعو کیا۔ ناچیز کا سب سے تعارف کرایا۔ اس تقریب میں چند قابلِ ذکر حضرات یہ تھے۔ حضرت شاہ حسین صاحب خیر بندہ نوازی والد بزرگوار جناب سجادہ نشین روضۂ منوّرہ بزرگ گلبرگہ شریف۔ جناب شاہ فصیح الدّین حسینی بندہ نوازی سجادہ نشین چنچولی شریف۔ شاہ قبول اللہ حسینی سجادہ نشین روضۂ منوّرہ خُرد گلبرگہ شریف۔ ڈاکٹر غلام دستگیر رشید۔ جناب سخاوت مرزا صاحب حیدر آبادی، سیّد رحیم الدّین حسینی و سیّد عظمت اللہ حسینی وغیرہم۔

اس دعوت کا منظر دیکھ کر مجھے اپنا خواب یاد آگیا۔ جو میں نے سفر ہند سے قبل لاہور میں دیکھا تھا۔ خواب یہ دیکھا کہ ایک پر فضا جگہ ہے اس میں ایک مکان ہے۔ میں اس میں داخِل ہوا تو دو نوجوان سفید و پاکیزہ لباس میرے استقبال کو آئے۔ معلوم ہوا کہ یہ حضرت مخدوم زادہ بزرگ سیّد محمّد اکبر حسینی اور حضرت مخدوم زادہ خُرد سیّد محمّد اصغر حسینی ہیں مجھے اندر ایک کمرے میں لے گئے اور اپنے دسترخوان پر بٹھا دیا جو پہلے ہی سے چُنا ہوا تھا۔ وہ بڑی محبّت سے ایک میٹھے پھل

Marfat.com

کی قاشیں جو آم سے مشابہ تھیں مرحمت فرماتے رہے اور میں نوشِ جان کرتا رہا۔ یہ دعوت میرے حواب کی کھلی ہوئی تعبیر تھی۔

واضح رہے کہ سجادہ نشین روضۂ منورہ بزرگ حضرت سیّد اکبر حسینی کی اولاد سے ہیں۔ اور سجادہ نشین صاحب روضۂ منورہ خُرد حضرت محمد اصغر حسینی کی اولاد ہیں۔

چند روز بعد میں نے حیدر آباد سے واپسی کا ارادہ کیا کیونکہ ویزے کی میعاد ختم ہونے میں صرف ایک ہفتہ باقی رہ گیا تھا۔ لیکن ہمارے معزز دینی بھائیوں جناب رکن الدین ارشد، جناب عبدالقادر اور جناب نعیم اللہ خان صاحبان نے اصرار فرمایا کہ ویزا کی توسیع کی درخواست دی جائے اور مزید چند روز حیدر آباد قیام کیا جائے چنانچہ کچھ انکار کے بعد میں رضامند ہو گیا انھوں نے خود ہی درخواست لکھ بھیج دی۔

اس موقعے اور فرصت سے میں نے فائدہ اٹھایا اور مطمئن ہو کر شہر کے کتب خانے دیکھنے شروع کیے۔ ادارہ ادبیات اردو، کتب خانہ سالار جنگ اور سب سے زیادہ کتب خانہ آصفیہ جس کا نام اب سنٹرل لائبریری رکھ دیا گیا ہے۔ حسب دلخواہ استفادہ کیا۔ کتب خانہ آصفیہ میں بیٹھ کر [illegible] التوارقات" میں نے نقل کی۔ یہ کتاب سیّد من اللہ بن سیّد علی اللہ نے (۹۹۸ھ) میں [illegible] حضرت خواجہ بندہ نوازؒ اور ان کی اولاد و احفاد کے حالات پر مشتمل ہے۔ کتب خانہ میں اس [illegible] قلمی نسخے ہیں۔ دونوں نسخوں کو سامنے رکھ کر اپنا نسخہ تیار کی۔

شہر میں مختلف بزرگوں سے بھی ملاقات کی۔ حضرت مولانا ابوالوفا صاحب [illegible] اوپر آچکا ہے ان کی خدمت میں دوبارہ گیا تو وہ بہت خوش ہوئے۔ فرمایا: کہ آپ کے جانے [illegible] میرے دل میں رہ رہ کر خیال آتا رہا اور بے چین ہوتا رہا کہ میں نے آپ کی دعوت کیوں نہ کی [illegible] انھوں نے دوپہر کے کھانے کی دعوت دی۔ ان کا کھانا نہایت [illegible] حوص تھا۔ فرمانے لگے: کہ مجھے آپ سے دو وجہ سے تعلق و محبت ہے۔ ایک حضرت خواجہ گیسو دراز کے دکنی ہونے اور دیگر اس لیے کہ ان کے آباؤ اجداد افغانستان کے شہر ہرات کے رہنے والے تھے۔

Marfat.com

مولانا سے بڑی دلچسپ ملاقاتیں رہیں - ان کے علاوہ مولانا شبیر علی درویش چشتی ، مولانا محبوب حسن ، صاحب چشتی قادری ڈاکٹر سیّد عبد اللطیف بخاری ، ڈاکٹر میر ولی الدین ، نصیر الدین ہاشمی ، محمد اکبر الدین صدیقی ، ڈاکٹر شاہنواز سیالکوٹی ثم حیدر آبادی اور مولانا محمد حامد صدیقی صاحب سے بھی ملاقاتیں ہوئیں۔

حیدر آباد کے مشہور بزرگ حضرت سیّد راجو حسینی قدس سرہ کے مزارِ مبارک پر بھی حاضر ہوا۔ یہ حضرت خواجہ گیسودراز کی اولاد سے ہیں۔ دکن کے تاجدار ابوالحسن تانا شاہ کے مُرشد تھے۔ "زادالموحدین" کے نام سے حضرت کے ملفوظات کا ایک نسخہ کتب خانہ سالارِ جنگ میں موجود ہے۔ حضرت شاہ معین الدّین خاموش کے مزارِ مبارک کی زیارت بھی کی۔ یہ چشتیہ صابریہ سلسلے کے مشہور شیخ طریقت اور اُردو کے بلند پایہ شاعر تھے۔ سیّد عظمت اللہ حسینی صاحب کے ہمراہ درگاہِ خاموش کے سجادہ نشین سیّد قطب الدّین حسینی صاحب سے بھی ملاقات ہوئی اُن کے نام سجادہ نشین صاحب درگاہ خواجہ ابوالفیض بیدر شریف نے مکتوب ذیل دیا تھا۔

مزاج گرامی ! مدّت سے ملاقات نہ ہو سکی۔ اس عرصہ میں میرا مزاج صاف نہ ہونے کے سبب بہت کم ایک دو دفعہ ہی بلدہ حاضر ہوا ہوں۔ اس نیاز نامہ کے ذریعے مولوی سیّد انور حسین زیدی صاحب سیالکوٹی آپ سے ملاقات فرمائیں گے۔ صاحبِ ممدوح حضرت خواجہ بندہ نوازؒ کے خاندان سے ہیں۔ اس وقت محض اپنے آبائے کرام کی زیارت اور تعلیمات و تصانیف سے واقفیت حاصل کرنے کے لیے دور دراز سفر کی صعوبت برداشت کر کے زحمت فرما ہوئے ہیں۔ مہربانی فرما کر آپ اپنے معلومات سے صاحبِ معزکو مستفید فرمائیں - بقیہ امور بالمشافہ یہ بزرگ ظاہر کریں گے۔ اُمید کہ آپ بخیریت ہونگے۔ سیّد معین الدین حسینی

Marfat.com

سید قطب الدین حسینی صاحب بڑا خلاق سے پیش آئے تبادل خیالات ہوا۔

انھوں نے حضرت شاہ خاموش قدس سرہ کا مطبوعہ اُردو دیوان بھی ھدیتہً عنایت کیا۔

خدا خدا کر کے ویزے میں ایک ماہ کی توسیع تو ہو گئی مگر بڑی تاخیر سے۔ لہذ حیدرآباد میں پورا ایک مہینہ قیام رہا۔ اس دوران میں سید عظمت اللہ حسینی، ان کے برادران وخادمان دیگر اہلِ خانہ نے ناچیز کو اپنے احسانات وعنایات سے نہایت درجہ ممنون کیا۔ سید عظمت اللہ حسینی نے یک نہایت خوبصورت بیدری پاندان تحفتہً عنایت فرمایا۔ اللہ تعالی ان سب کو جزء خیر عطا فرمائے۔ علاوہ ازیں جناب مولوی شبلی یزدانی، جناب رکن الدین ارشد، جناب نعیم اللہ خان صاحب اور ان سے بڑھ کر جناب عبدالقادر کا تہ دل سے شکر گزار ہوں کہ ان کا جذبہ ایثار قدم قدم پر میرے کام آیا۔ اُن کی یاد کبھی دل سے محو نہ ہو سکے گی۔

حیدرآباد کا قیام حاصل سفر ثابت ہوا۔ نہایت قیمتی معلومات حاصل ہوئیں۔

۸، اکتوبر ۱۹۶۱ء کی صبح کو بذریعہ جنتا ایکسپریس رائے پور کو روانگی ہوئی۔ آخری شب جناب رشد صاحب نے میزبانی سے ممنون کیا۔ خیریت آباد کی قطب شاہی مسجد میں سونے کا انتظام ہوا۔ رات خوب بارش ہوئی۔ صبح صادق کے وقت ٹیکسی لی ریلوے سٹیشن پہنچے۔ جناب شبلی یزدانی، جناب رکن الدین ارشد جناب نعیم اللہ خان اور جناب عبدالقادر صاحب ہمراہ تھے۔ نماز فجر سٹیشن پر با جماعت ادا کی۔ گاڑی میں بھی کچھ دیر تھی کچھ بوند باندی بھی ہو رہی تھی۔ ساتھیوں سے تبادلہ خیالات اور جذباتِ محبت پیش کرنے کا شاید یہ آخری موقع تھا۔ پھر خدا جانے کب ملاقات ہو۔ دونوں طرف دعاؤں میں یاد رکھنے کے عہد وپیمان ہوئے۔ جناب مولوی شبلی یزدانی صاحب نے ڈبڈبائی آنکھوں سے مجھے دیکھا اور یہ شعر پڑھا۔

می روی و گریہ می آید مرا
ساعتے بنشیں کہ باراں بگزرد

بلکی بلکی پھوار نے شعر میں خاص معنویت پیدا کر دی۔ وہ حسب حال و برمحل بن دیا۔ مجھ پر بھی رقت

Marfat.com

طاری ہو گئی۔ یہ سب دوست سکندر آباد تک میرے ساتھ آئے اور پھر دوبارہ آمد کا وعدہ لے کر واپس ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان دوستوں کو ایمان و یقین کی دولت سے مالامال فرمائے۔

۱۰، اکتوبر بعد نصف شب گاڑی دہلی پہنچی۔ رات کا باقی حصہ سٹیشن پر ہی گزرا۔ صبح صادق ہوتے ہی مسجد نواب والی، قصاب پورہ چلا گیا۔ دہلی آکر معلوم ہوا کہ یوپی میں شدید فرقہ وارانہ فسادات ہو رہے ہیں۔ مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کیا جارہا ہے۔ گاڑی کا سفر بھی محفوظ نہیں رہا۔ دوستوں نے دن کی بجائے رات کی کسی ایکسپرس سے سہارنپور کا سفر تجویز کیا۔ اس اتفاق سے تمام دن دہلی میں گزارنے کا موقع مل گیا۔ بزرگانِ دہلی کے مزارات پر حاضری کی دیرینہ آرزو تھی لیکن حالات مخدوش ہونے کی وجہ سے صرف حسبِ ذیل بزرگوں کے مزارات کی زیارت کر سکا۔

حضرت خواجہ باقی باللہ نقشبندیؒ — حضرت شاہ عبدالرحیم نقشبندیؒ
حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ — حضرت شاہ کلیم اللہ چشتی جہاں آبادیؒ
حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ — حضرت شاہ رفیع الدین دہلویؒ
حضرت شاہ عبدالقادرؒ دہلوی مفسرِ قرآن — حضرت مرزا مظہر جانجانان شہیدؒ
حضرت شاہ غلام علیؒ نقشبندی دہلوی — حضرت شاہ ابوسعید مجددیؒ

جامع مسجد کی بھی زیارت کی جو عہدِ شاہجہانی کا شاہکار اور دہلی مرحوم کی عظیم یادگار ہے۔ قریب ہی مولانا ابوالکلام آزاد کا مزار ہے وہاں بھی دعاے خیر کی۔

۱۱، اکتوبر کو سہارنپور ہوتا ہوا عصر کے وقت رائے پور پہنچ گیا۔

حضرتِ اقدسؒ کی خدمت میں حاضری ہوئی۔ فرمایا: بڑی دیر لگائی۔ تھوڑی دیر بعد پھر اسی کا اعادہ فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت کو بہت انتظار تھا حسبِ معمول بڑی شفقت و محبت فرمائی۔

ویزا کی میعاد ختم ہونے میں اب صرف چار روز باقی رہ گئے تھے۔ واپسی کا خیال بارِ خاطر بنا ہوا تھا۔ حضرتِ اقدسؒ کی خانقاہ چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا تھا۔ میں نے حضرت کے امام صلوٰۃ جناب

Marfat.com

سیّد مسعود علی صاحب آزاد فتح پوری سے ذکر کیا کہ اگر حضرتِ اقدسؒ ویزا میں توسیع کرانے کی اجازت مرحمت فرما دیں اور خانقاہ میں مزید قیام کا موقع مل جائے تو میری بڑی خوش نصیبی ہوگی۔ اسی وقت ہم دونوں حضرت اقدسؒ کی خدمت میں گئے۔ اور تمنا عرض کی۔ حضرت والا نے بڑی بشاشت سے میری طرف دیکھ کر آزاد صاحب سے فرمایا: "یہ تو ان کی اپنی جگہ ہے۔" اس سلسلے میں پوری کوشش کی بھی ہدایت کی۔ میں نے درخواست دے دی۔ معلوم نہیں، یہ یوپی کے پرآشوب حالات کا اثر تھا یا میری ہی کم نصیبی تھی کہ توسیع نہ ہو سکی۔ البتہ چند روز مزید ٹھہرنے کی صورت نکل آئی۔

آخر کار بادلِ ناخواستہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو حضرتِ اقدسؒ کی بارگاہ سے رخصت ہوا۔ اور دوسرے روز ۲۷ اکتوبر کو لاہور پہنچ گیا۔

یہ سفر سعادت اثر جس کا آغاز ۱۵ جون ۱۹۶۱ء کو ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۲۷، اکتوبر ۱۹۶۱ء کو بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

اگر بدل نخلد ہر چہ از نظر گزرد
خوشا مسافتِ عمرے کہ در سفر گزرد

آخر میں پھر ایک مرتبہ اپنے محسن جناب سیّد عظمت اللہ حسینی صاحب کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان کی نوازشاتِ مسلسل سے گلبرگہ شریف کے سفر کی سعادت اور روضتین کی زیارت نصیب ہوئی۔ انھیں کی عنایات پیہم سے ڈھائی سو سال کے قدیم نسبی و آبائی تعلقات زیرِ نواستوار ہوئے راقم الحروف اور اُس کا خاندان اُن کے احسانات سے کبھی سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ انھیں دنیا اور آخرت میں اس صلۂ رحمی کی بہترین جزاء مرحمت فرمائے۔

Marfat.com

Marfat.com

ارمغانِ گلبرگہ

۳۰ دسمبر ۱۹۷۵ء کو لمحہ بھر عصرِ گلبرگہ شریف حیدرآباد کے بے سفر شروع کیا۔ اس سوادِ شہر سے لکھ نہ دھ فراق سے طبیعت بھر آئی۔ بے کلی نے استعارۂ سفر اختیار کی۔

گلبرگہ، ترے شام و سحر یاد رہیں گے — گزرے ہیں جو باکیف و اثر یاد رہیں گے
انوار، وہ نا صدِ لطف یاد رہیں گے — اسرار وہ شب تا سحر یاد رہیں گے
سیمانِ محمدؐ، وہ عنایاتِ یداللہ — کا لطف تھے ہنگامِ سفر یاد رہیں گے
وہ گیسوئے جاناں کی حسیں گھٹاؤں سے ڈرے — وہ لمحے بانداز دگر یاد رہیں گے
اے منزلِ پُر شوق تری رہ سے جو آئے — وہ شہر، وہ قریے، وہ نگر یاد رہیں گے
ہے خاک تری سرمۂ ارباب بصیرت — یہ پتھر ہیں ترے لعل و گہر، یاد رہیں گے
اے خواجہ کی نگری دل و جاں کی ہے کیفیت — کعبہ کو ترے اجڑے ہوئے گھر یاد رہیں گے
اے حاجیِ دوراں تجھ سے ہیں گو دور رہوں ما — لقمے ترے ہر آں مگر یاد رہیں گے
تڑپا تھا کبھی لاہور میں رہ رہ کے تری یاد — جلوے ترے با دیدۂ تر یاد رہیں گے
اے شاہدِ عشاقِ دکن، شہرِ نگاراں — کیا کیا کو بھی ہم خاک بہ سر یاد رہیں گے

بھولے ہیں نہ بھولیں گے کبھی اہلِ محبت
کعبہ اہلِ دل و اہلِ نظر یاد رہیں گے

۳۰ دسمبر ۱۹۷۵ء

قلب اصفا
ا حضرت خواجہ سید محمد گیسو دراز صاحب، روضہ برگ گلبرگہ شریف المتوفی ۸۲۵ھ
ب حضرت سید شاہ سید اللہ حسینی (پدر حضرت خواجہ گیسو دراز) مدفن روضہ حضرت گلبرگہ شریف المتوفی ۸۵۲ھ

Marfat.com

Marfat.com

نسیمِ گلبرگہ

مکاتیب

عکسی

دکن میں پھیلی ہوئی ہے شمیمِ گلبرگہ
مرے چمن میں بھی آئی نسیمِ گلبرگہ

نفیس الحسینی

Marfat.com

باسمہ سبحانہ

ہر مُو مرے بدن پہ زبانِ سپاس ہے

اللہ تعالیٰ کا بے حد و حساب شکر ہے کہ اس نے بندہ ناچیز کو جو خاندانِ گیسُودراز کا ایک ادنیٰ فرد ہے سادات گیسُودراز گلبرگہ شریف سے تقریباً دو صدیوں سے بچھڑے ہُوئے خاندان کو از سرِ نو باہم ملانے کی توفیق بخشی۔

میرے نانا بزرگوار سیّد السّادات قطبِ رُبّانی حضرت مولانا سیّد عبدالغنی شاہ (م ۱۳۵۹ھ / ۱۹۴۰ء) کو اپنے وطنِ قدیم گلبرگہ شریف اور اپنے جدِ امجد حضرت خواجہ گیسُودراز رحمہ اللہ سے بے پناہ عقیدت و محبت تھی اس سِلسلے میں وہ میرے لیے پیش رو کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر آج وہ زندہ ہوتے تو انھیں بے پایاں مسرت و انبساط حاصل ہوتی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃً واسعۃً

قطبُ الارشاد مرشدی و مولائی حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائپوری قدس سرہ (م ۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۲ء) سے ۱۹۵۷ء میں میرا تعلّقِ رُوحانی قائم ہوا۔ اس کے اثرات و برکات سے اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے میرے قلبِ ناتواں میں گلبرگہ شریف سے رابطہ کرنے کا داعیہ پیدا فرمایا۔ خط و کتابت کا آغاز تو محض تجدیدِ تعلقات کے لیے ہُوا لیکن اس سے شجرۂ نسب کی تصدیق و تائید کے علاوہ بعض اسماءِ نسب کی تحقیق و تصحیح بھی ہو گئی۔ اس سِلسلے میں جناب سیّد عظمت اللہ حسینی برادر خُرد جناب سجادہ نشین روضۂ خُرد گلبرگہ شریف کی دلچسپی و ہمدردی ناقابلِ فراموش ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء "نسیم گلبرگہ" میں زیادہ تر خطوط بھی انھیں کے ہیں۔

راقمِ سطور کو بحمد للہ تعالیٰ دو مرتبہ گلبرگہ شریف حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔ پہلا سفر گلبرگہ (۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۱ء میں جناب سیّد عظمت اللہ حسینی کی دعوت پر ہُوا اور دوسرا سفر دسمبر ۱۹۷۵ء میں ہُوا۔ جناب محترم خواجہ پاشا سیّد مُحمّد حسینی صاحب سجادہ نشین روضۂ منورہ بزرگ گلبرگہ شریف نے اپنے صاحبزادے سیّد خُسرو حسینی اور اپنی ایک صاحبزادی کی شادی میں شرکت کی دعوت دی۔ اللہ تعالیٰ اِن سب حضرات کے درجات بلند فرمائے اور اپنے حفظ و امان میں رکھے۔

"نسیمِ گلبرگہ" ان مکاتیب کا مجموعہ ہے جو گلبرگہ شریف سے وقتاً فوقتاً موصول ہوتے رہے یہ خطوط آئندہ نسلوں کے لیے محفوظ کیے جا رہے ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُمید ہے کہ میری محنت رائیگاں نہیں جائے گی۔

Marfat.com

★

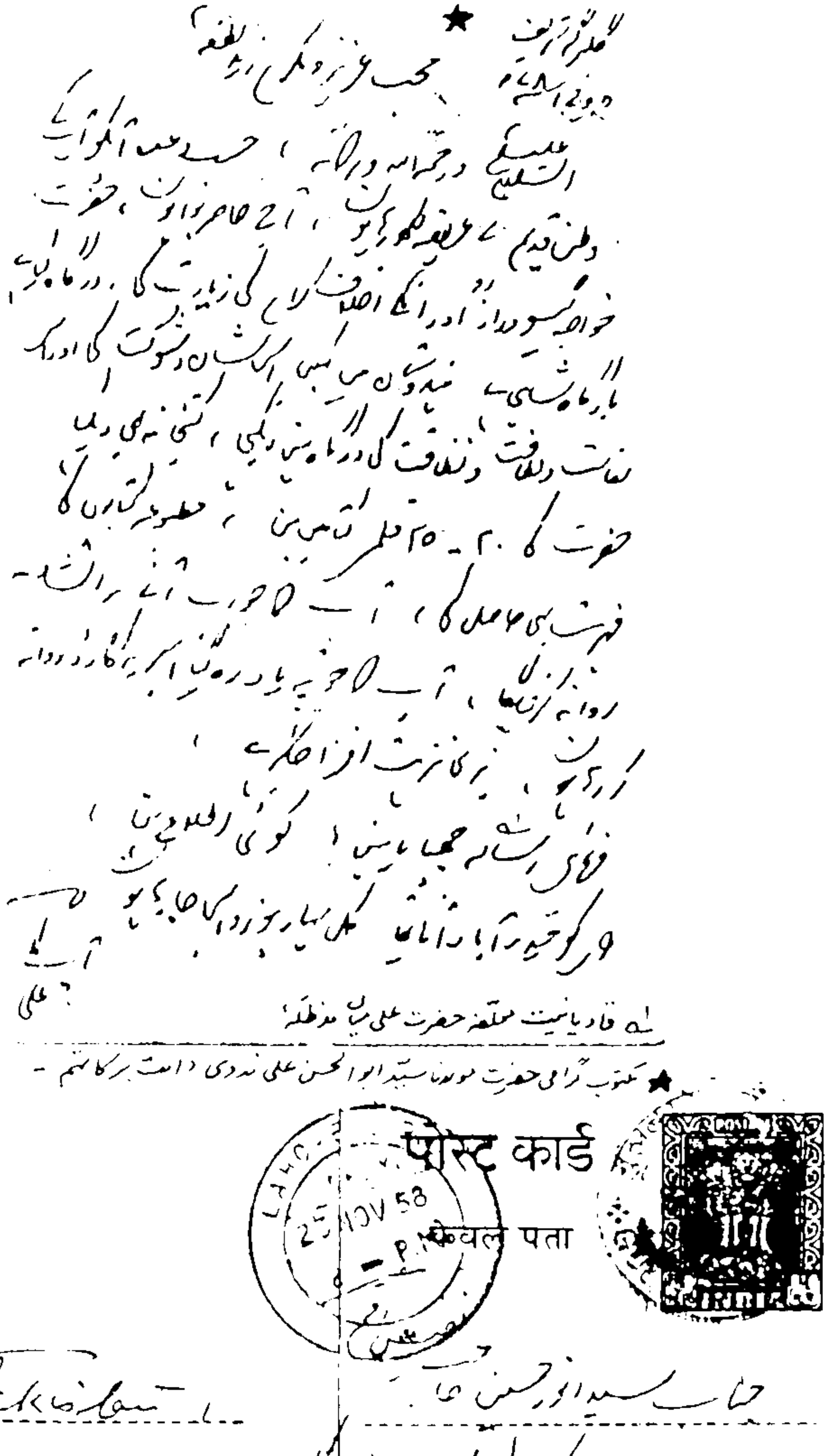

[1] قادیانیت مطلقہ حضرت علی میاں مدظلہ

★ مکتوب گرامی حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی دامت برکاتہم -

W. Pakistan

Lahore

جناب سید ابوالحسن صاحب

ایک کالج، الہ آباد

Marfat.com

حیدرآباد ★

۸

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ، صبح گلبرگہ شریف سے واپس ہوا
تو تمہارا عزیز ملا ۔ میں نے اپنا دعوہ وغیرہ اور خاص گلبرگہ شریف
کی مٹی کو آنکھوں سے لگایا ، اگر یہ اپنی یاد اور قیاس سے ایک
اسے آنکھ محبت نامہ پاکر دوسرا عریضہ لکھ دیا ۔
آپ کے جدامجد قدس اللہ سرہ العزیز کے مزار شریف حاضر ہوا اور یہی کشش دامن
لے گئی تھی ۔ دیر تک یہاں بیٹھا رہا ، درگاہ سے متصل سندھیاں کا درگاہ ہے
اپنی لطافت و نظافت و حسن عمارت سے طبیعت کو بہت لبھاتا ہے ، کل کے کل
کشتی کی یہ سیر زیارت کی ، تقریباً ۲ - ۳ میل تک حضرت کی تعمیر کردہ
ہے ہیں ، کشتی نے ٹاپوں کی اشاعت کا سلسلہ بھی شروع کر دیا ہے ، خیرات
لاہوتی ، رانشاہ کی وقت بھیجو دیگا ، آب بیاہ رات منگا دیتے ہیں ،
نقاب کی طبیعت کو اتوار تک قلق ہوا ، سو حضرت کی خدمت میں حاضر ہو
رہا ہوں کہ تعلق اور دیگا ، کتاب پر حال آپ مکمل کیجئے ،
دعا ہے ہری رہو جاوید

★ مکتوب گرامی حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی دامت برکاتہم

Marfat.com

Marfat.com

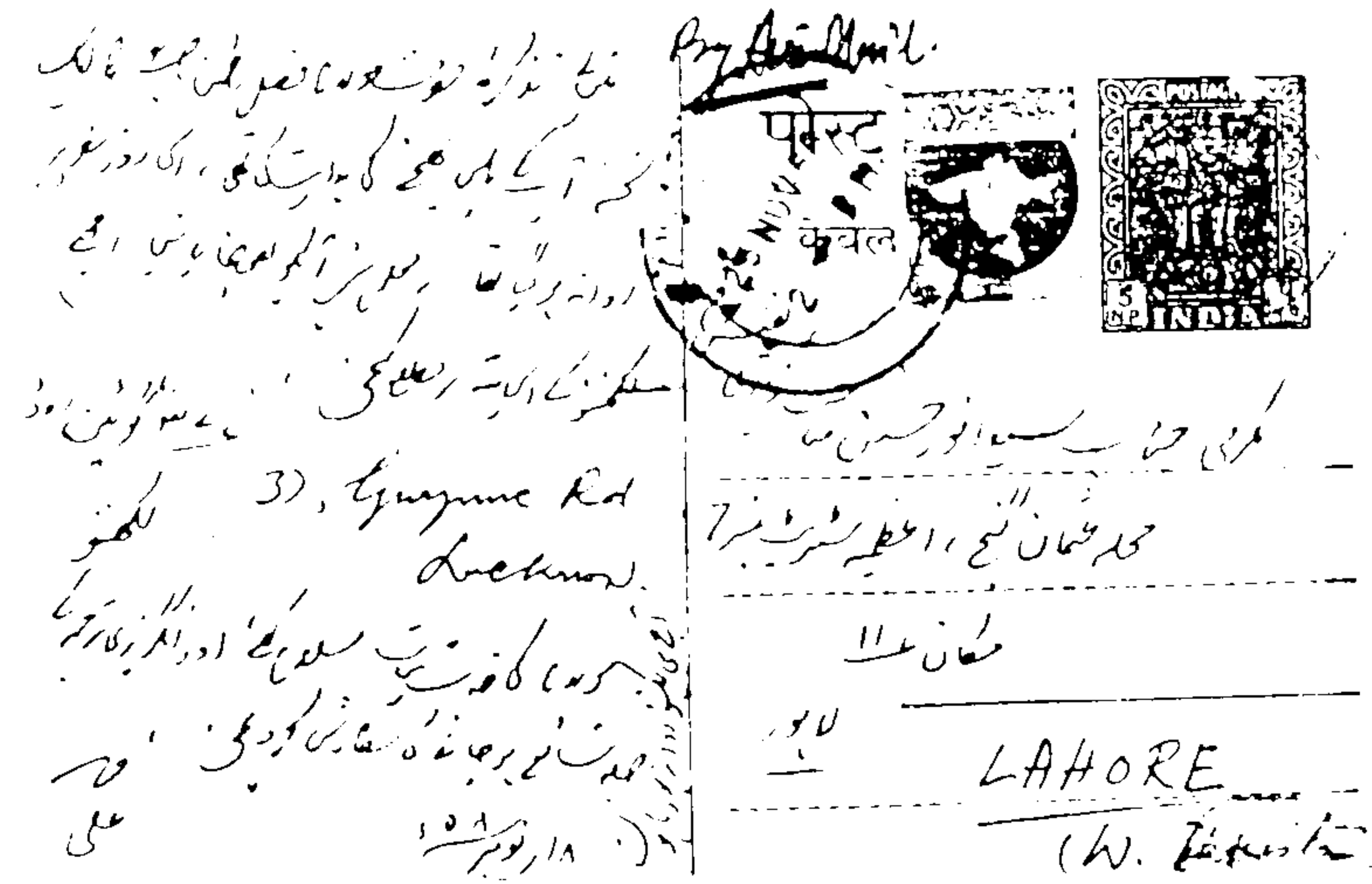

برادرم گرامی قدر، منزلت مآب جناب سید انور حسین صاحب زید مجدہا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہاں بحمداللہ تعالیٰ ہم لوگ بخیریت
۲۰ نومبر شب کے ۲ بجے حضرت اقدس کے دربار معلی میں حاضر ہو گئے تھے۔ پیشتر
یہ جناب فریدی صاحب و قبلہ حضرت آزاد صاحب وغیرہم حضرات موجود تھے۔ یکبارگی
یہ پہنچتے ہی حضرت اقدس کی زیارت کا شرف حاصل ہو گیا۔ بحمداللہ تعالیٰ بخیریت
اللہ تعالیٰ اس سایہ ہما پایہ کو سلامت باکرامت رکھے۔ آمین۔ اس سے زیادہ کیا
کہوں جتنا کہا۔ مگر ورود اس سفر میں کی گزارشات دربار میں مختلف حضرات
آتے رہے۔ ان میں سب سے قابل ذکر جو جناب حضور کے سفر کا متعلق ہوئی ہیں۔ وہ
علی میاں جمیدہ آباد۔ تگبگر شرف سے ہو کر یہاں خدمت اقدس میں حاضر ہوئے
حضرت اقدس کچھ نہیں اپنے سفر کے حالات اور خصوصاً تگبگر شرف کے حالات بیان
کرتے رہے۔ اس ذیل میں بھی جناب بکاتہ کرے اور ویسے بھی کرامات مراث اس
احقر نے بھی عرض کیں۔ حضرت اقدس کی خصوصی توجہ جناب کی طرف معطوف ہوئی
جو قابل رشک اور جناب کے لئے اور احقر کیلئے بھی باعث صد تشکر ہے۔
حضرت اقدس کی طبیعت بحمداللہ اگرچہ اچھی ہے۔ مگر ضعف ناگفتہ بہ ہے۔
اگر جناب بکاتہ پاسپورٹ بھیج دیتے۔ تو کسی طرح کوشش کرکے ویزا حاصل کرتے
حاضری خدمت اقدس ہو جاتی۔ تو کیا لطف رہتا۔ امید ہے کہ سکتے ہیں۔ ان شاء اللہ
ہماری جملہ شکایات و اعمال فرزندان عزیز کی تصنیف موقوف علی جناب کی ہے

Marfat.com

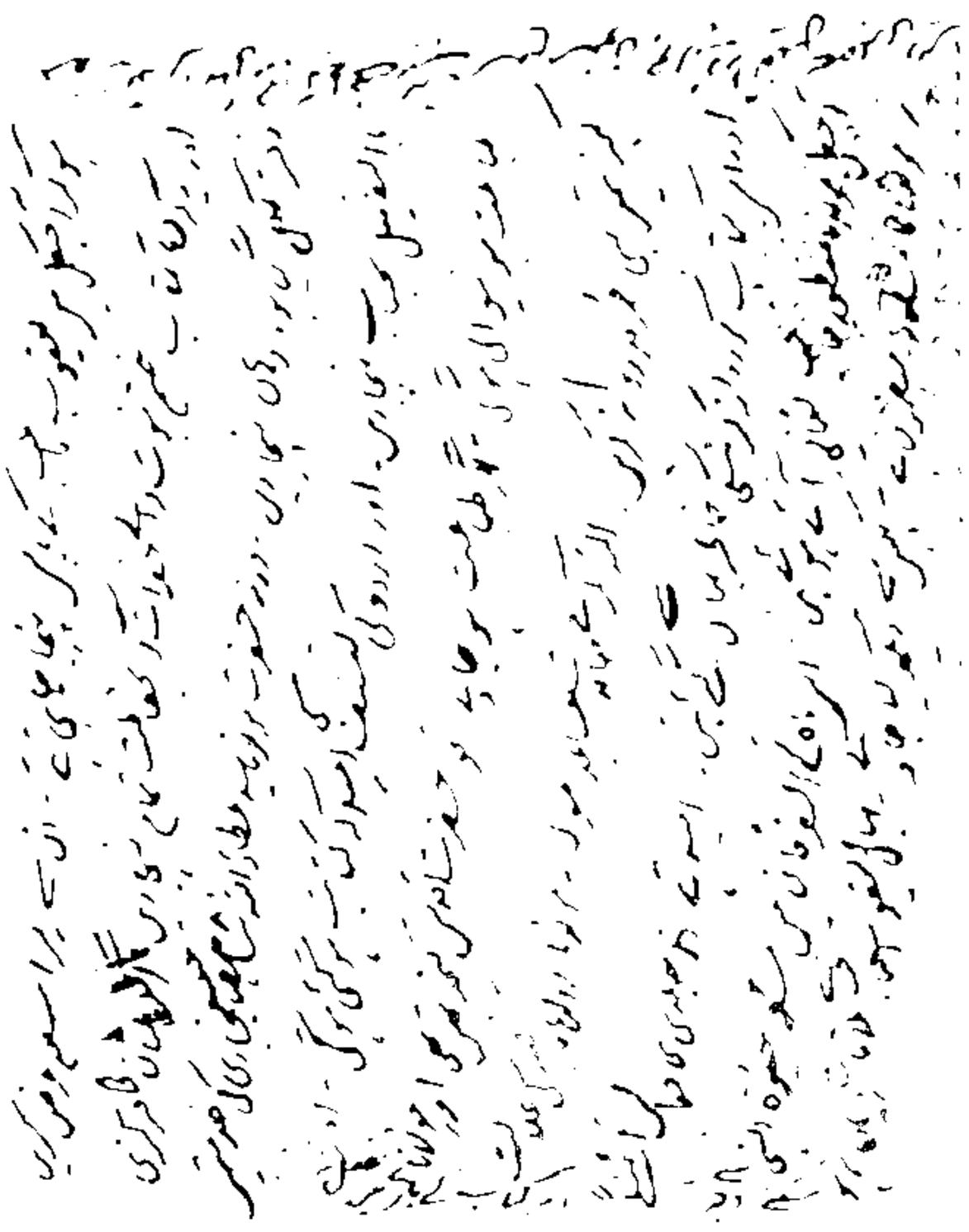

پوسٹ کارڈ

ڈاک خانہ

پاکستان پوسٹ

GPO NOV 88

HYDERABAD

محترم گرامی قدر دوست جناب پروفیسر انور جمال صاحب

۲۔ چوک دالگراں ۔ ایبک ہاؤس ۔ مزنگ روڈ

لاہور ۔ مغربی پاکستان

LAHORE

Marfat.com

از:- G.2.628 - ۷۸۲/۳۰۳ - مدیر دائرہ دکن گیٹ گلبرگہ شریف

بخدمت حضرت سجادہ نشین صاحب روضہ منورہ حضرت بندہ نواز گیسو دراز

جوبلی ہل - حیدرآباد (دکن) انڈھرا پردیش

بخدمت

برادر مکرم

السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ:-

میں یہ مکتوب لکھتے ہوئے ایک حقیقی مسرت اور انبساط محسوس کرتا ہوں کہ آج اس رشتہ دار سے خط و کتابت ہو رہی ہے جنکو ہم سے بچھڑ کر صدیاں گزر گئے اور بعد بھی بہت دور دراز مقام پر سکونت پذیر ہوئے۔ اس مالک حقیقی کا لاکھ لاکھ شکر ہے جو بچھڑوں کو ملاتا ہے۔

آپ کا عنایت نامہ مورخہ ۲ ذیقعدہ ۱۳۷۹ھ موسومہ حضرت سجادہ نشین صاحب روضہ بزرگ وصول ہوا۔ جواب اتنا تاخیر سے گزرانا ہو رہا ہے امید کہ معاف فرمائینگے۔ اور تاخیر کے اسباب یہ ہیں کہ حضرت سید شاہ محمد حسینی صاحب سجادہ نشین روضہ منورہ بزرگ نے آپکے عنایت نامہ وصول ہونے پر بعض کتب میں شجرہ دیکھوایا مگر کہیں بھی کچھ پتہ نہ لگا۔ چنانچہ حضرت سجادہ نشین صاحب روضہ بزرگ نے چاہا تھا کہ ایک عرصہ کی تحقیق کے بعد میرے برادر بزرگ حضرت ابوالفضل سید شاہ قبول اللہ حسینی صاحب زیدہ سجادہ نشین روضہ منورہ کرد سے آپکے مکتوب کا ذکر کرتے ہوئے آپکا مکتوب بھائی صاحب کے حوالہ فرمایا

Marfat.com

Marfat.com

حضرت سید شاہ اصغر حسینی قدس سرہ کو سات فرزند اور ایک صاحبزادی تھیں۔ آپ کے سب سے بڑے فرزند حضرت سید شاہ یداللہ حسینی الملقب شاہ قبول اللہ گنج بخش قدس سرہ تھے۔ جو اپنے والد بزرگوار کے بعد مسند سجادگی پر جلوہ گر ہوئے اور جنکا روضہ پاک "روضہ منورہ خرد" سے مشہور ہے۔

اور حضرت سید شاہ اصغر حسینی قدس سرہ کے سب سے چھوٹے فرزند حضرت سید شاہ امین الدین حسینی الملقب ابوالغیث قدس سرہ تھے۔ جنکا روضہ اقدس بیدر میں مرجع خلائق ہے۔ چنانچہ حضرت خواجہ ابوالغیث قدس سرہ کی اولاد میں آپ سے دوسری پشت پر ہی حضرت شاہ صوفی کا اسم مبارک ملتا ہے۔ ہمارے قدیم شجرہ میں حضرت شاہ صوفی قدس سرہ کا اسم مبارک یوں درج ہے "——— سلطان صوفی حسینی" اور ایک مختصر نوٹ بازو میں لکھا گیا ہے جو حسب ذیل ہے "عہد سلطان محمود بہمنی۔ آپکے ہمراہ سید عسکر اللہ حسینی شریک تولیت ہوئے رحلت ۹۱۱ھ گنبد آپکی روضہ بزرگ میں ہے"

شجرہ میں حضرت سلطان صوفی حسینی قدس سرہ کے بعد کئی پشتوں تک صرف خلف اکبر کا نام ہی درج ہوتا رہا ہے۔ چنانچہ حضرت سلطان صوفی حسینی قدس سرہ کے فرزند اکبر کا اسم مبارک سید محمد سیر سمندر قدس سرہ بتلایا گیا ہے۔ یقین ہے کہ حضرت سلطان صوفی قدس سرہ کی اور بھی کوئی اولاد ہو جنمیں حضرت شاہ عبداللہ اقدس ہوں۔ مگر حضرت سلطان صوفی قدس سرہ کے والد بزرگوار کا

Marfat.com

نام آپکے پاس جو شاہ جعفر سلمہ لکھا گیا ہے وہ غلط کیں ہیں پایا جاتا۔ ایسی صورت
میں دو باتیں ہو سکتے ہیں ایک تو یہ کہ حضرت سید شاہ صوفی کے والد بزرگوار جنکا
اسم گرامی حضرت سید شاہ احمد حسینی الملقب بہ کرامات ہے ان ہی کا کوئی عرف شاہ جعفر
بھی ہو۔ یا دوسری صورت یہ ہے کہ چونکہ حضرت سلطان شاہ صوفی اور حضرت سید عسکر حسینی مدفن
شریک کار رہے ہیں اس لئے شاہ عسکر کو معالطہ سے شاہ جعفر لکھ دیا ہو۔
حضرت شاہ صوفی کے والد بزرگوار سلمہ لکھا گیا ہو۔
میں مختصراً ایک شجرہ اتار دیتا ہوں تاکہ آپکے سمجھنے میں
سہولت ہو سکے۔
حضرت خواجہ الوالعیش قدس سرہ کے سجادہ نشین صاحب کو میرا یہ خط لکھا ہے کہ
اگر آپکے پاس کے شجرہ میں حضرت سلطان صوفی قدس سرہ کی اولاد کی تفصیل ہو تو تحریر
فرمائیں۔
آپکے روانہ کردہ شجرہ کے لحاظ سے حضرت شاہ صوفی قدس حضرت سید گل محمد
کی چوتھی پشت میں سلسلہ ۔۔ گئے ہیں ۔۔۔ اس تحقیق شدہ شجرہ کے لحاظ سے بھی
چوتھی پشت پر ہی ہیں۔ اور پورے شجرہ میں سوائے اس ایک مقام کے اور کہیں
حضرت شاہ صوفی قدس کا اسم مبارک نہیں ملتا اس سے یقین ہوتا ہے کہ

Marfat.com

کا سلسلہ بیان فرمایا کرتا ہے۔

حضرت سید شاہ ید اللہ الملقب شاہ قبول اللہ حسینی گنج بخش قدس اللہ سرہ العزیز کا عرس شریف اسی ماہ ربیع الثانی کی ۲۲ تا ۲۴ کو منعقد ہوا کرتا ہے جہاں کہ میرے برادر بزرگ سجادہ نشین ہیں۔ کیا مرجع ہوتا کہ آپ بھی اسی موقعہ پر گلبرگہ تشریف لاتے مگر مدت کم رہتی ہے۔ مگر ایسی حضرت سنبھلی مخدوم خواجہ بندہ نواز گیسو دراز قدس سرہ العزیز کے عرس شریف کو تو کافی عرصہ ہے اسمیں تو ضرور تشریف لائیے تاکہ مدتوں کے بچھڑے بھی مل لیں۔ فقط

بھائی صاحب بھی آپکو سلام مسنون فرماتے ہیں اور انکی بھی خواہش کہ آپ ضرور تشریف لائیں۔ فقط

طالب دعا

سید غلام اللہ حسینی زید لطفہ[1]

۵ ربیع الثانی سنہ ۱۳۸۰ھ

---

[1] برادر خرد شاہ قبول اللہ حسینی مدظلہ سجادہ نشین روضہ خرد و کلاں شریف

Marfat.com

Marfat.com

حضرت سید گیسو دراز قدس سرہ العزیز
(مدفون گلبرگہ شریف م ۸۲۵ھ)

حضرت سید شاہ اکبر حسینی قدس سرہ العزیز (۸۱۲ھ)

حضرت سید شاہ سراج الدین حسینی قدس سرہ (م ۸۷۰ھ)

حضرت سید شاہ عسکر حسینی قدس سرہ

حضرت سید شاہ اصغر حسینی قدس سرہ (م ۸۲۸ھ)

حضرت سید شاہ یداللہ حسینی گلبرگہ (۸۵۲ھ)

حضرت سید شاہ ابوالعلی شاہ امین الدین حسینی (م ۸۷۹ھ)

حضرت سید شاہ احمد حسینی المخاطب بہ عالب کرمانی (م ۸۷۹ھ)

حضرت سید عبدالمجید حسینی اعوانی (م ۹۱۱ھ)

حضرت سید محمد المخاطب بہ میر سمندر

?

۷۸۶
۳۰۲

مکتوب ۴۲

برادر مکرم

اسلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ :—

مزاج گرامی ۔

آپکا عنایت نامہ مع شجرہ[1] وصول ہوا ۔ شجرہ دیکھکر بڑی خوشی ہوئی ۔ بعافیت ہونگے ۔

عرس شریف حضرت خواجہ سید شاہ یداللہ حسینی الملقب شاہ قبول اللہ گنج بخش[2] کے سلسلہ میں گلبرگہ شریف تشریف لیجا چکے ہیں ۔ میں بھی دو روز بعد عرس شریف میں شرکت کیلئے جارہا ہوں انشاءاللہ تعالیٰ آپکا شجرہ بھی خورد سانتہ رہیگا ۔ ہوسکتا ہے مزید تحقیق میں مدد ملے گی ۔ آپ اطمینان رکھیں شجرہ محفوظ رہیگا ۔

اس بات کو پڑھکر بڑی مسرت حاصل ہوئی کہ آپ پاسپورٹ کیلئے درخواست دے چکے ہیں ۔ شاید میں اپنے گزشتہ خط میں اس بات کا ذکر کرچکا ہوں یا کہیں کہ آپ پاسپورٹ میں علاوہ حیدرآباد (آندھراپردیش)

---

[1] مخطوطہ [2] حضرت سید یداللہ حسینی نبیرہ حضرت خواجہ گیسو دراز رحمۃ اللہ ۔ المتوفی ۸۵۲ ہجری

Marfat.com

کے گلبرگہ شریف اور بیدر (میسور) جانے کی بھی حکومت ہند سے اجازت حاصل

فرمائیں۔ کیونکہ حسب قانون اگر پاسپورٹ پر اجازت نہ ہو تو وہاں نہیں جا سکتے۔

گلبرگہ شریف سے واپس آنے کے بعد جو کچھ مزید تحقیق ہے

حاصل ہو اس سے میں آپ کو فوراً تفصیلی طور پر مطلع کرتا ہوں۔

عرس شریف حضرت خواجہ گیسو دراز قدس سرہ العزیز کا رقعہ مرسلہ ہے۔ کاش

کہ آپ ان دنوں یہاں تشریف فرما رہتے۔

حسب ارشاد آپ کا سلام تمام برادری میں پہنچا دیا ہے۔ ہر ایک نے وہاں

ہماری برادری میں ہم سب کی طرف سے سلام فرمائیے۔ فقط

طالب دعا

۱۸ ربیع الثانی ۱۳۴۸ھ

Marfat.com

۷۸۲
۲۰۲

نمبر ۵

برادر مکرم

السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ مزا جگرامی ۔

قبل اسکے کہ کچھ تحریر کروں آپ سے معافی کا خواستگار ہوں کہ آپکے محبت ناموں کا بہت تاخیر سے جواب دیرہا ہوں ۔ دو عنایت نامے مورخہ ۲۸ مرزبیع الثانی ۵۸ھ اور ۲۵ جمادی الاول ۵۸ھ وصول ہو گئے ۔ وجہ یہ ہوئی کہ یہ دونوں عنایت نامے مجھے تاخیر سے وصول ہوئے کیونکہ آپ نے دونوں کے پتوں پر "جوبلی ہل" تحریر فرمانا بھول گئے ہیں ۔ جو پتہ آپ تحریر فرما رہے ہیں اسمیں "جوبلی ہل" بھی ضرور تحریر فرمادیجئے یہ محلہ کا نام ہے ۔

عرض خدمت ہے کہ بندہ گزشتہ بیس سال سے شجرہ کی تحقیق میں مصروف رہا ۔ مگر افسوس کہ ہر شجرہ میں حضرت صاحبزادہ محمد سلطان صوفی کے بعد حضرت سید محمد سید سمنہ کا بھی اسم مبارک ملتا ہے ۔ حضرت شاہ عبداللہ گاہین ذکر نہیں ملا ۔ ایک کتاب

Marfat.com

"تاریخ محمدیہ" نامی ہے۔ جسمیں صرف اپنے ہی خاندان کا ذکر ہے۔ جسکے مصنف
جہاں نما علیشاہ صاحب ہیں۔ اسمیں بھی صرف سیر سمنہ کا ہی ذکر کیا ہے۔
جناب سجادہ نشین صاحب درحضرت خواجہ ابوالفیض نے بھی اپنے جوابی مکتوب میں
حضرت سلطان صوفی کی اولاد میں صرف حضرت سیر سمنہ کا پتہ لگنا لکھا ہے۔ اب کچھ
ہی دن ہوئے اسی تحقیق کے سلسلہ میں معلوم ہوا کہ ایک اور صاحب ہیں جو حضرت
خواجہ ابوالفیض کے سلسلہ سے تعلق رکھتے ہیں انکے پاس بھی بہت قدیم شجرہ ہے۔
میں ان سے ملا وہ وعدہ کئے ہیں کہ کچھ دن بعد وہ شجرہ بھیج دینگے۔ اسوقت وہ
شجرہ انکے بھائی صاحب کے پاس ہے۔

چار پانچ دن گزرے کہ ایک بہت قدیم دکنی ادب سے متعلق
(قلمی) کتاب زیر مطالعہ تھا۔ اسمیں حضرت بندگی مخدوم خواجہ بندہ نواز (قدس سرہ العزیز) کے اردو رسالے
ذکر کرتے ہوئے بتلایا گیا تھا کہ آپکے بڑے صاحبزادے حضرت سید شاہ اکبر حسینی (قدس سرہ العزیز)
اور آپکے چھوٹے سید عبداللہ حسینی نے بھی دکنی اردو میں تصوف سے متعلق کتب
تصنیف فرمائے ہیں۔ عبداللہ حسینی (قدس سرہ العزیز) کے دو تین
دیکھنے ہی خیال چونکا کہ جہاں تک مجھے خیال ہے ہمارے شجرہ میں تو کہیں بھی
سید عبداللہ حسینی نامی کوئی بزرگوار ہیں گزرے ہیں۔ یہ عبداللہ حسینی وہی

Marfat.com

شاہ عبداللہ ہیں جنکا آپ کے شجرہ میں ذکر ہے۔ جنکو حضرت سلطان صوفی کے
فرزند ہونا بتلایا گیا ہے۔ اتفاق دیکھئے کہ اسی محزن کے محزن نگار ایک حیدرآبادی
ہی کے صاحب ہیں جنکا نام نصیرالدین صاحب ہاشمی ہے۔ میں نے انکے پاس اپنے چھوٹے بھائی
کو بھیجا کہ یہ معلوم کریں کہ انھوں نے سید عبداللہ حسنی کی تصنیف کہاں دیکھی۔
چنانچہ وہ نصیرالدین صاحب ہاشمی سے ملے اور انھوں نے پتہ دیا کہ "ادارہ ادبیات اردو"
(یہ ادارہ حیدرآباد ہی میں ہے) میں اسکا نسخہ ہے۔ غرضیکہ میں ادارہ ادبیات اردو
کے متعلقین سے ربط پیدا کرکے وہ کتاب جو کہ حضرت سید عبداللہ حسنی کی تصنیف ہے
دیکھوں گا۔ اسمیں یقیناً حضرت سید عبداللہ حسنی کے بارے میں تحریر ہوگی جس سے
یہ معلوم ہو سکے گا کہ آپ حضرت بندگی مخدوم کی کس شاخ سے تعلق رکھتے ہیں۔
بگلور میں عرس شریف کے موقعہ پر اہل برادری نے آپکا شجرہ دیکھا
اور سب کو بڑی مسرت ہوئی۔ سب کو اتفاق تھا کہ یہ لازمی طور پر آپ خانوادہ
حضرت بندگی مخدوم خواجہ بندہ نواز سے ہی چشم و چراغ ہیں۔ گو کہ شجرہ

Marfat.com

میں بہت کچھ گڑبڑ ضرور ہوگئی ہے۔ مگر اکثر ذہری ہو جانے اور قدیم
کاغذات کے تلف ہو جانے پر ایسا ہو جایا کرتا ہے۔

حضرت بھائی صاحب اور میرے چھوٹے بھائیں اور دیگر ارکان
خاندان کو زیارت کا آرزو مند پایا۔ خدا وہ دن جلد لائے کہ ہم
مل سکیں۔ میرے انتظام اہل برادری کی طرف سے وہاں رہیں خانوادہ کے
سب خرد و کلاں کو خوب سلام و دعا فرمائیے۔

حضرت الحاج حافظ شاہ عبدالقادر[1] سراللہ نورکم کے حال سے دلی مسرت
حاصل ہو کر بڑی مسرت حاصل ہوئی۔ اور خصوصاً شیخ بزرگ کو جو عقیدت و محبت
حضرت بندگی مخدوم خواجہ بندہ نواز قدس سرہ العزیز سے ہے وہ ہمارے کے بامت انبساط ہے۔
چار سال قبل کلرتھ پی جاتے ہوئے سہارنپور ہر سے گزرنا ہوا تھا کاش اگر
حضرت شیخ محترم کا اس بلند پایہ شخصیت کا اس وقت علم ہو جاتا تو ضرور
قدمبوسی حاصل کر لیتا۔ فقط

طالب دعا

سید خلیل الرحمن عفی عنہ

۲ر دسمبر ۶۰ء

نوٹ:- ظاہر یہ ہے کہ ذکر ہے

جولائی ۱۹۶۲ء

[1] مرشدنا حضرت اقدس رائپوری قدس سرہ

المتوفی ۱۴ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۶ اگست ۱۹۶۲ء

Marfat.com

از۔ جوبلی ہلز

۷۸۲

مکتوب ۷

برادر محترم

السلام وعلیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ :۔

ایک عرصہ سے طبیعت فکرمند تھی کہ آپ کا کوئی عنایت نامہ وصول نہیں ہوا۔ یہ خیال آرہا تھا کہ آپ اپنے ایک مکتوب میں ہندوستان تشریف لانے کا دیا جلد ملنے کی توقع ظاہر فرمائے تھے تو اس لیے خاموشی ہو رہا تھا کہ چونکہ آپ خود تشریف لا رہے ہیں تو مکتوب روانہ نہیں فرمایا ہے۔ ایک دو روز قبل ہی آپکے خطوط کا مکرر دیکھا اور جانا کہ ایک خط لکھکر آپکی خیریت معلوم کروں۔ دوسرے ہی روز آپکا مکتوب گرامی ملا طبیعت بیحد خوش ہوئی۔ اور یہ سوچکر کہ آپ کی زیارت کا انتظار رہی کہ آپ ہندوستان تشریف لا چکے ہیں۔ اور آئندہ ماہ یہاں رونق افروز ہونگے۔ کیسی بہارکن ہونگی وہ ساعت جو ایسے عرصہ دراز کے بچھڑوں کو ملیگی۔

یہ آپنے بہت ہی اچھا کیا کہ ہندوستان

Marfat.com

Marfat.com

انکے علاوہ حضرت بندگی مخدوم کی ایک اور تصنیف معراج العاشقین ہے۔
جو زبان اردو میں نثر کی سب سے پہلی تصنیف تسلیم کی جا چکی ہے۔ یہ قدیم اردو
یعنی دکھنی میں ہے۔ اسکی بھی طباعت ہو چکی ہے۔

تاریخ محمدیہ جہان نما علیشاہ صاحب مرحوم کی تصنیف ہے اور
یہ مطبوعہ ہے۔ مگر اب اسکا کوئی نسخہ دستیاب نہیں ہوتا۔ حضرت والد صاحب مرحوم
کے کتب خانہ میں اسکی ایک جلد ہے آپ ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

حضرت خواجہ بندہ نواز قدس سرہ العزیز کے ملفوظات میں کوئی تفسیر قرآن تو
ابھی تک دستیاب نہیں ہوئی ہے کاش کوئی خاص مرتب فرمایا ہوا شجرہ۔
جو کتب فراہم کر لیئے جائینگے آپ کو بھی مطلع
فرمائیں

حضرت زادہ بزرگ سید برادران جرمنی کی نشر و اشاعت کی
خبر سے بیحد مسرور ہیں اور ماہ اگست کا شدت سے انتظار ہے۔

آپ اپنی خیریت سے مطلع فرماتے رہیے۔ والسلام

سید نعمت اللہ حسینی

۱۲۱
۱۰ جولائی

Marfat.com

از - جوبلی ملز

۷۸۶
۲۰۲

نمبر ۷

برادر محترم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔

[illegible] گرامی ۔ عنایت نامہ وصول ہوا ۔ دعاؤں [illegible]

[illegible] خانقاہ ڈاباگ سے حوالہ [illegible] ۔ [illegible]

[illegible] ۔ یہاں بھی بارش [illegible] شروع ہو کر دو ہفتے گزر [illegible] اور مزید دو ڈھائی ماہ بارش رہنے کی توقع [illegible] ۔ آجکل تو [illegible] دل میں ہیں کہ کاٹا جا رہا ہے تاکہ آپ کی [illegible] آمد کی تاریخ جلد [illegible]

[illegible] قرار دیجیے ۔

[illegible]

[illegible] ۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مناسبت دشوار ہے ۔ بعض میں کئی لوگوں کو خطوط لکھا ہوں کہ نقل فراہم کیجئے کوشش کریں ۔

حضرت شاہ ہدایت حسنی المخاطب شاہ قبول اللہ گنج بخش قدس سرہ العزیز کی تو کوئی تصنیف نہیں البتہ آپکے ایک خلیفہ سید فضل اللہ حسنی کی لکھی ہوئی ایک کتاب "محبت نامہ" کے نام سے موسوم ہے اسمیں وہ حضرت گنج بخش قدس سرہ العزیز کے مجالس کے واقعات اور ارشادات وغیرہ تحریر کئے ہیں ۔ مگر یہ کتاب بھی دستیاب نہیں ہو سکتی اسلئے کہ یہ غیر مطبوعہ ہے ۔

آپکے حسب ارشاد آپکے شجرہ کو اپنے قدیم شجرہ سے پہلے ہی تقابل کر لیا جا چکا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ حضرت مخدوم بندگی مخدوم ستے آپ جو شجرہ بھیجنے والے ہیں اسکو بآسانی نقل کیا جا سکتا ہے ۔ مگر پورے شجرہ کی نقل بہت ہی دشوار کام ہے تو جب شجرہ نقل کیلئے بھیجیں گے تو خود ہی ملاحظہ فرمائیں گے کہ اسکی نقل کیلئے کتنے دن تو کیا کئی مہینے چاہئے ۔

میں ممنون ہوں گا اگر آپ نے حضرت قدس مآب مدظلہ العالی سے میرے لئے دعائے خیر فرمانے کیلئے درخواست فرمائی مگر سانحہ ہی ایسا گذرا ہے کہ یہ نعمت صرف میرے لئے ہی نہ ہو بلکہ ہمارے خاندان کیلئے ہو ۔

جب سے آپکے محبت نامے وصول ہو رہے ہیں مجھکو حضرت والد مرحوم قبلہ رحوم کی یاد مسلسل آرہی ہے ۔ بات یہ ہے کہ حضرت قبلہ مرحوم خاندان سنبھلہ نوازیہ کے ایک

Marfat.com

Marfat.com

آپ کے ویزے میں کیا آپ کی کوئی روٹ (Route) مقرر کر دی گئی ہے کہ پہلے آپ حیدرآباد آئیں وہاں سے گلبرگہ اور بیدر جائیں یا پہلے گلبرگہ و بیدر اور اس کے بعد حیدرآباد اسٹیج روٹ ادا کی ہو۔ اگر کوئی روٹ مقرر کر دی گئی ہے تو آپ اس سے جلد مطلع فرمائیں کہ آپ کو اس روٹ کے لحاظ سے پہلے کہاں آنا ہوگا۔ اگر روٹ مقرر نہیں کی گئی ہے تو آپ پہلے گلبرگہ تشریف لائیں۔ ہم وہاں آپ سے ملینگے۔ گلبرگہ سے بیدر اور وہاں سے حیدرآباد تشریف لائیں۔ آپ کب وہاں سے رخصت ہو رہے ہیں اور آپ کس تاریخ کس شریں سے گلبرگہ یا حیدرآباد پہنچنگے تفصیل سے چند روز قبل ہی اطلاع فرمائیں۔ تاکہ حضرت بزرگوار ان تواریخ کو آپ ہی کیلئے محفوظ کر دیں کیونکہ اکثر جگہ اور بیرون تشریف لیجانا پڑتا ہے۔ آجکل بھی وہ بمبئی میں ہی ہیں ایک دو روز میں حیدرآباد تشریف لائینگے۔

حضرت نقدس مآب کی خدمت میں میری طرف سے سلام و دست بوسی عرض کیجئے۔ فقط

طالب دعا

سید ولایت رسول حسینی

۱۷/ صفر ۸۱ھ

Marfat.com

ابوالحسن علی الحسنی الندوی

LUCKNOW INDIA

Marfat.com

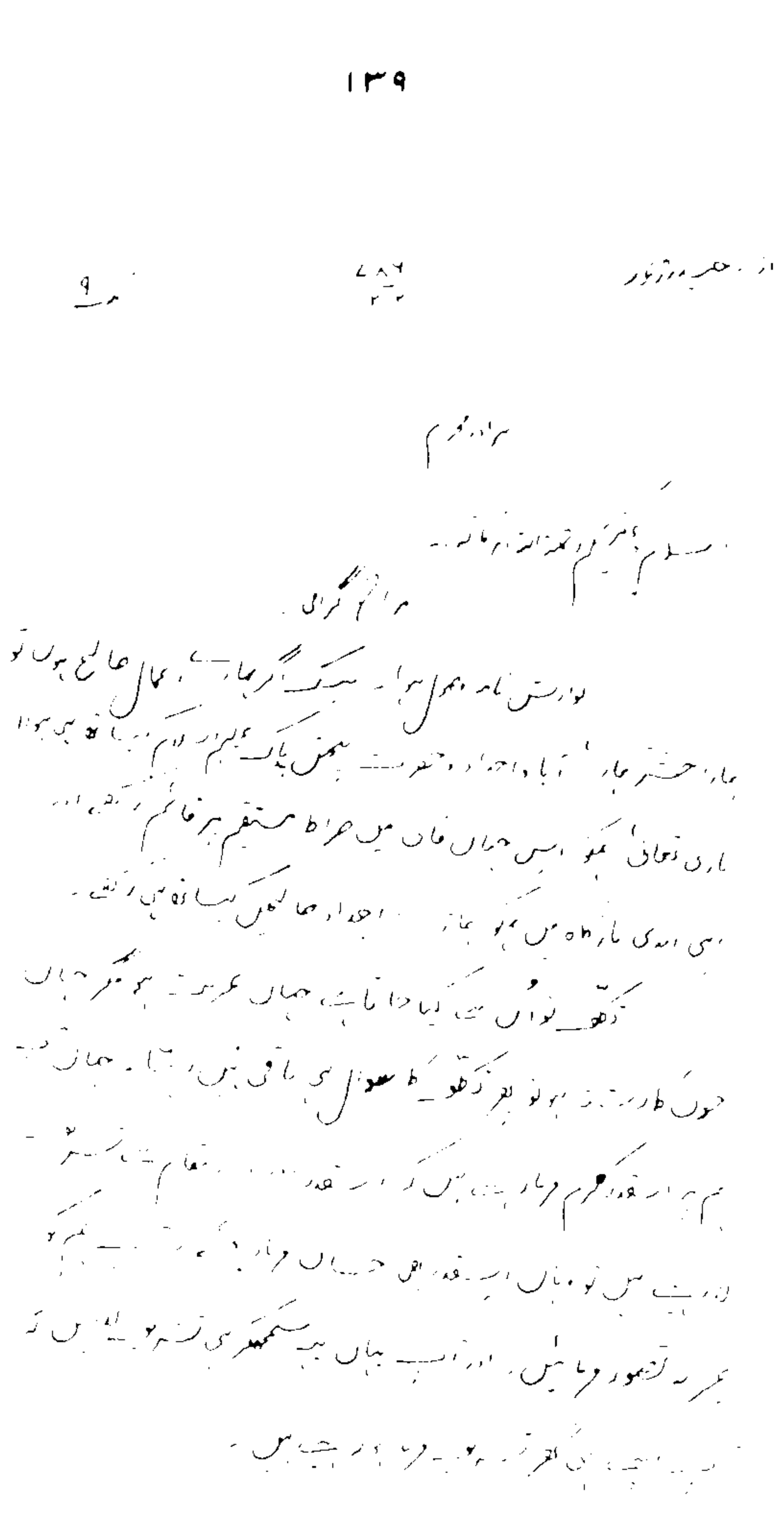

Marfat.com

آپ کی تشریف آوری کا پروگرام یہ مناسب رہیے گا
کہ آپ دہلی سے شام میں روانہ ہو کر جی۔ ٹی ایکسپریس سے تیسرے روز
صبح حیدرآباد پہنچیے ہم آپ سے حیدرآباد کے اسٹیشن "نام پلی"
ہی ملینگے۔ (جی۔ ٹی۔ ایکسپریس سے آنے پر پہلے آپ کو سکندرآباد
ملے گا جو وہ بھی حیدرآباد سے ہی ملحق ہے۔ اسکے بعد اسٹیشن نام پلی
آئیگا۔ نام پلی کے اسٹیشن کا کہنا بھی حیدرآباد کے نام سے ملے گا۔)
چونکہ اس طویل سفر کے بعد اسی روز حیدرآباد سے گلبرگہ جانا آپ کیلئے
بہت ہی باعث تکلیف ہوجائیگا اس لیئے دوسرے روز گلبرگہ جائینگے
اور وہاں سے بیدر ہوتے ہوئے حیدرآباد واپس ہونگے۔

آپ اپنی تشریف آوری کی قطعی تاریخ سے جلد مطلع فرمائیے۔ نیز
آپ دہلی سے حیدرآباد روانہ ہونے سے قبل بھی بذریعہ ٹیلیگرام
بھی کہ آپکس تاریخ حیدرآباد پہنچ رہے ہیں مطلع فرمادیں
تو اور زیادہ مناسب رہیگا۔

حیدرآباد ہوائی گلبرگہ شریف آپ کا قیام تو ہمارے
ہی پاس ہوگا۔ سیاہ پور پر گلبرگہ کا بنگلہ کھولنے کیلئے

Marfat.com

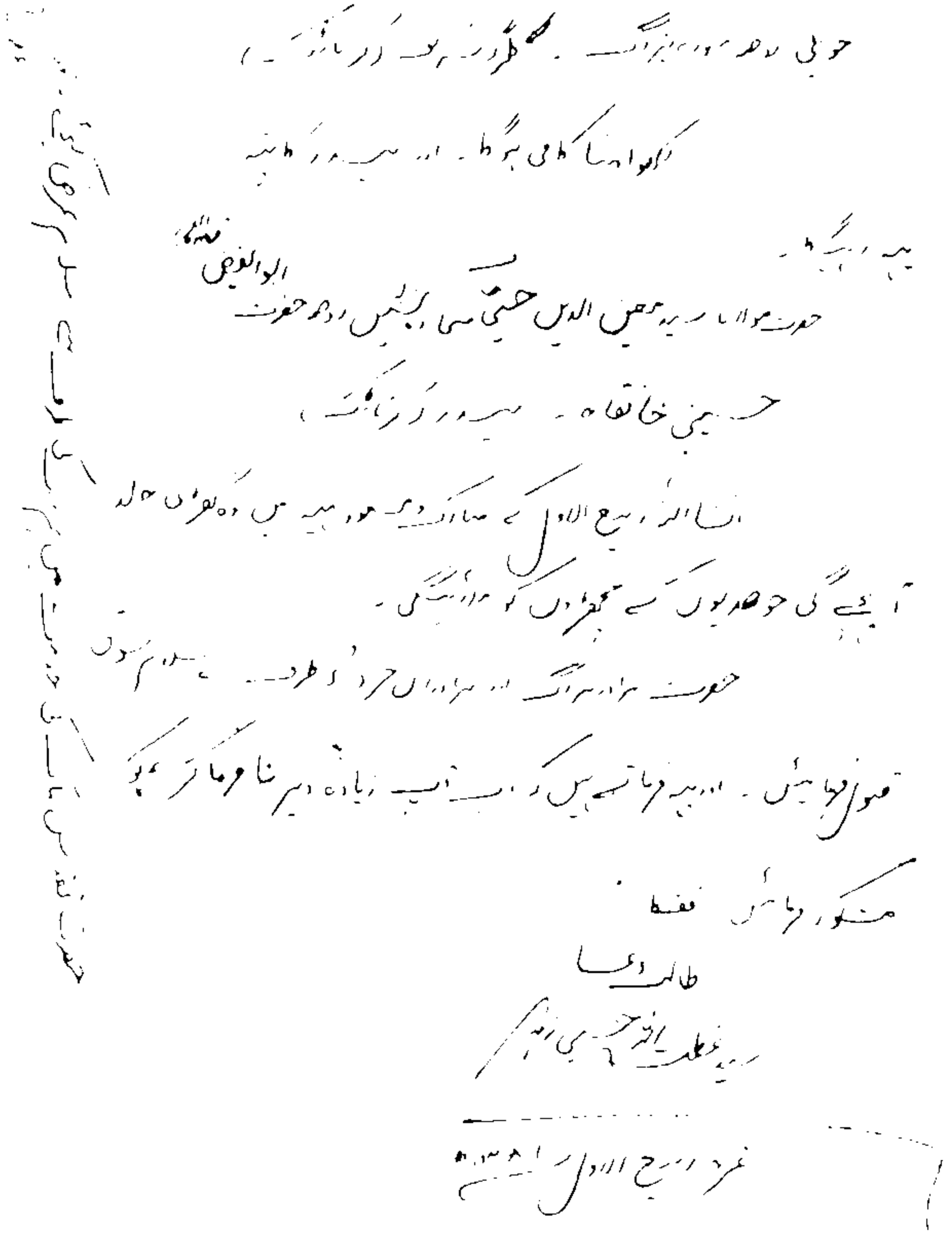

Marfat.com

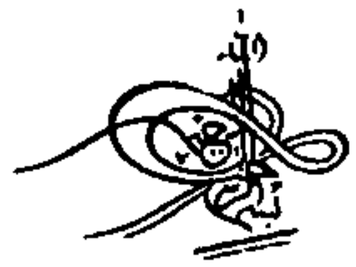

سید انور حسین زیدی
نفیس رقم، لاہور
۲۰ ربیع الاول، ۱۳۸۱ھ

بخدمت محترم المقام جناب [illegible] بزرگوار [illegible]

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قبل ازیں میں ایک خط ورسال خدمت کر چکا ہوں۔ "غنیۃ الطالبین" میں حضرت امیر کبیر دل کش جگہ ہے اور "روضۂ شہیدان کربلا" روضۂ منورہ بزرگ حضرت سیدنا خواجہ بختیار اوش رحمۃ اللہ علیہ ہے اور روضۂ منورہ فرزند حضرت خواجہ بزرگ پوتے شاہ قتیل اللہ حسینی ابن سید امیر اصغر حسینی کی آرام گاہ ابدی ہے۔ یہ دونوں عالیشان گنبد لوہے ہندوستان میں اپنی نظیر آپ ہیں۔ روضۂ بزرگ کا گنبد ۶۶ گز اور روضۂ خرد کا گنبد ۶۵ گز بلند ہے۔ دونوں قریب قریب واقع ہیں۔ باقی گنبد ان سے کم بلند ہیں۔ پورا خاندان بختیار اوش یہیں مدفون ہیں۔ حضرت خواجہ بندگی محمد کے فرزندان عالی اور دختران پاکباز اور نیک نام پوتے اکثر و بیشتر یہیں آرام فرما ہیں۔

گنبد روضۂ بزرگ کے اندر حضرت بختیار اوش رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں دائیں جانب مخدوم زادۂ خرد حضرت سید امیر اصغر حسینی اور بائیں جانب اپنے سید سفیر اللہ حسینی ابن سید [illegible] حسینی آسودۂ خواب ہیں۔

Marfat.com

Marfat.com

سیّد انور حُسین زیدی
نفیس رقم، لاہور
۱۳۸۱ھ

روضۂ حضرت تیسرے درازؒ رحمۃ اللہ علیہ کے احاطے میں ہی حضرتؒ کے بیٹوں - پوتوں - پرپوتوں اور بعد کی اولاد دفن ہوئی ہے - روضۂ بزرگ کی مسجد کے بائیں جانب حضرت سعید سلیمان صوفی اور حضرت سعید مہر سیر سمندرؒ کے مزارات ہیں - یہ حضرات ہمارے نسبی اجداد میں سے ہیں -

---

روضتین کا ماحول عجیب دل گداز ہے - ہمارے خاندان کی پشتہا پشت کی شگفتیں یہاں ہیں - گویا ایک پورا خاندان ہے جو شہرِ خموشاں میں آباد ہے - دنیا دور دور سے زیارت کے لیے آتی ہے - ہر وقت ہجوم رہتا ہے - اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہاں سے تیسرے درازؒ کی اولاد ہونے کے ناتے بڑے تپاک سے ملتے ہیں اور عقیدت اور عزت سے دیکھتے ہیں حیدرآباد میں بھی لوگوں کو علم ہو گیا ہے - روضتین کے سجادہ صاحبان بھی بڑے احترام سے پیش آتے ہیں - اور دوسرے لوگوں کے سامنے بھی میرا ذکر کرتے ہیں اور تعارف کراتے ہیں - ایک صاحب ایسے بھی ہیں جو یہ کہتے تھے کہ ہم بچپن سے

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از خانقاہ شریف حضرت سید خواجہ ابوالفیض رح

۶ر ستمبر ۶۶ء

بیدر

برادر صاحب محترم و مکرم سجادہ نشین درگاہ قطب الاولیاء حضرت شاہ حسینی صاحب۔[1]

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

ہر دو مکتوب شریف موصول ہوئے۔ اس عرصہ میں میرا مزاج صاف نہ ہونے کے سبب بہت کم لکھ سکا۔ دو دفعہ ہی حیدرآباد حاضر ہوا پایا۔ اس بیماری نادرہ زیارتوں سید الاولیاء حضرت صاحب زیدی سیاستگی آپ کے مقدمات فرمائیں گے۔ صاحبزادہ حضرت سید نوازش علی صاحب بھی ان کے ہمراہ تھے۔ اس وقت محض آپ کی ملاقات کرانے کی زیارت اور تعلیمات و تعارف سے واقفیت حاصل کرنے دور و دراز سفر کی صعوبت برداشت کر کے تشریف فرما ہوئے۔ ہر بات میں فراگیر آپ کے مسعودات سے حضرت صاحب بہت کو مستفید فرمائیں، بقیہ امور باکشاد بہ بزرگ ظاہر ہوگا۔ امید کہ آپ بخیریت ہوں۔

سید معین الدین حسینی[2]

---

[1] سجادہ نشین درگاہ حضرت شاہ خاموش رحمۃ اللہ علیہ (حیدرآباد دکن)

[2] سید معین الدین حسینی سجادہ نشین حضرت خواجہ ابوالفیض بیدری رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

Marfat.com

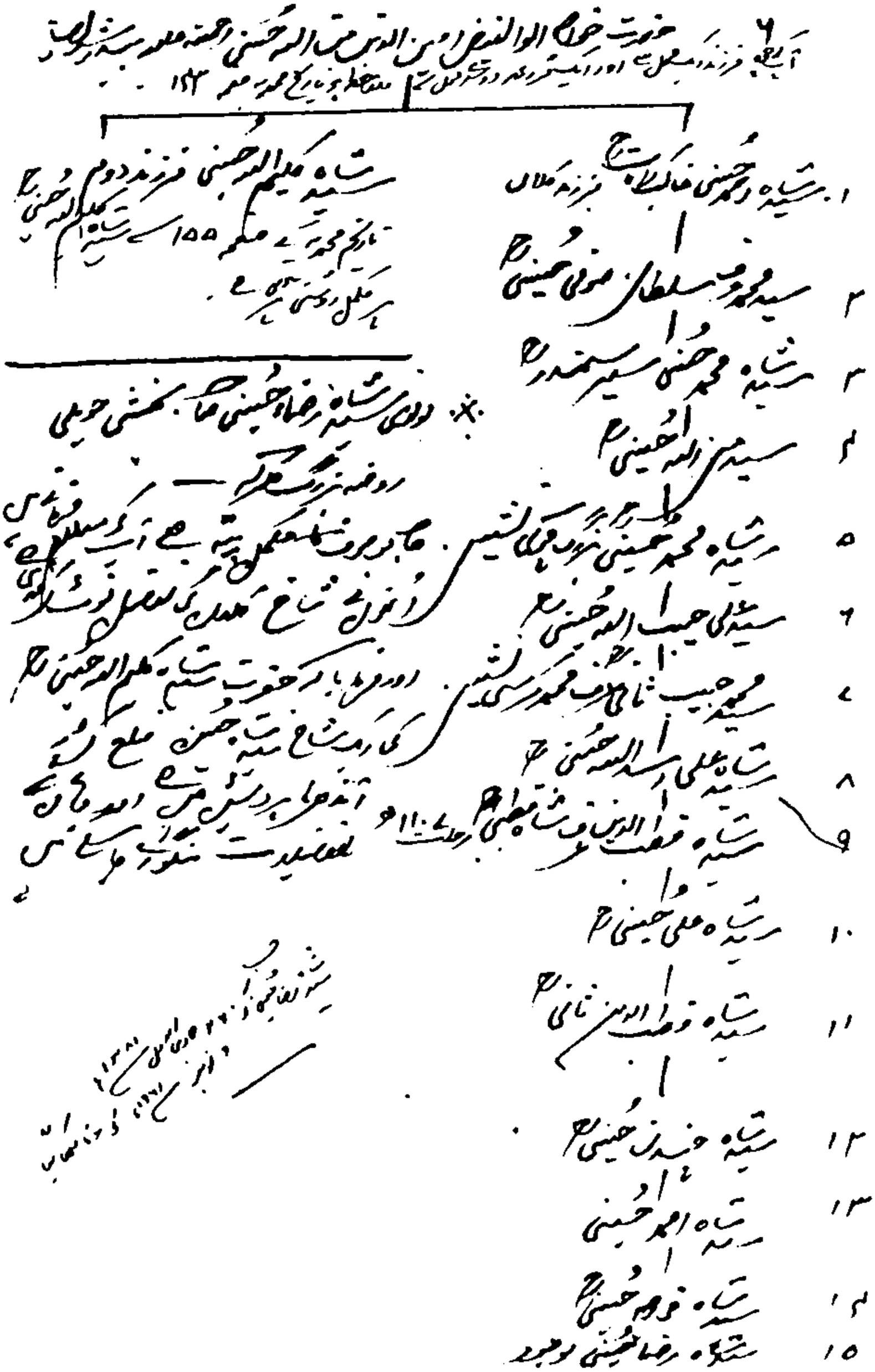

Marfat.com

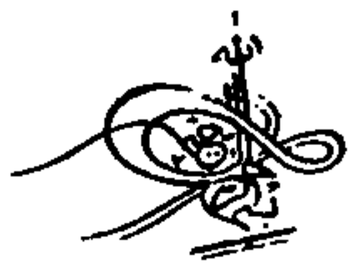

سیّد انور حُسین زیدی
نفیس رقم، لاہور
۹ ربیع الثانی ۱۳۸۱ھ
۱۷ ستمبر ۱۹۶۱ء

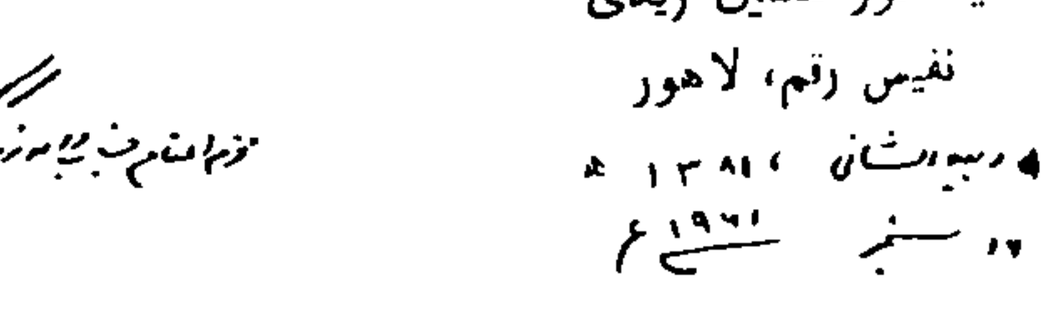

Marfat.com

Marfat.com

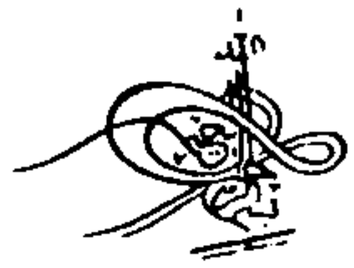

سیّد انور حُسین زیدی
نفیس رقم، لاهور

Marfat.com

Marfat.com

۲۰۲/۱۶

مکرمی سفارشی

رسالہ ملا۔

میں نے بہت آپ کا انتظار کیا۔ مجھے بڑا

ملال ہے کہ آپ سے دوبارہ ملاقات نہ ہو سکی۔ نہیں معلوم قدرت

آپ کو ہم سے کب ملا کرے۔ حضرت خواجہ صاحب قبلہؒ کی کتب

کی فہرست آپ عبداللہ کے پاس لکھا دیجئے اور رسالہ کا

اور حضور خواجہ گنج بخش کے عرس کا اور حصہ جو آپ کل لکھ رہے تھے۔

اسے بھی یہاں عبداللہ کے پاس لکھا دیجئے

میرا ارادہ آنے کا ختم ہو چکا ہے آپ میرا کام میاں کی

Marfat.com

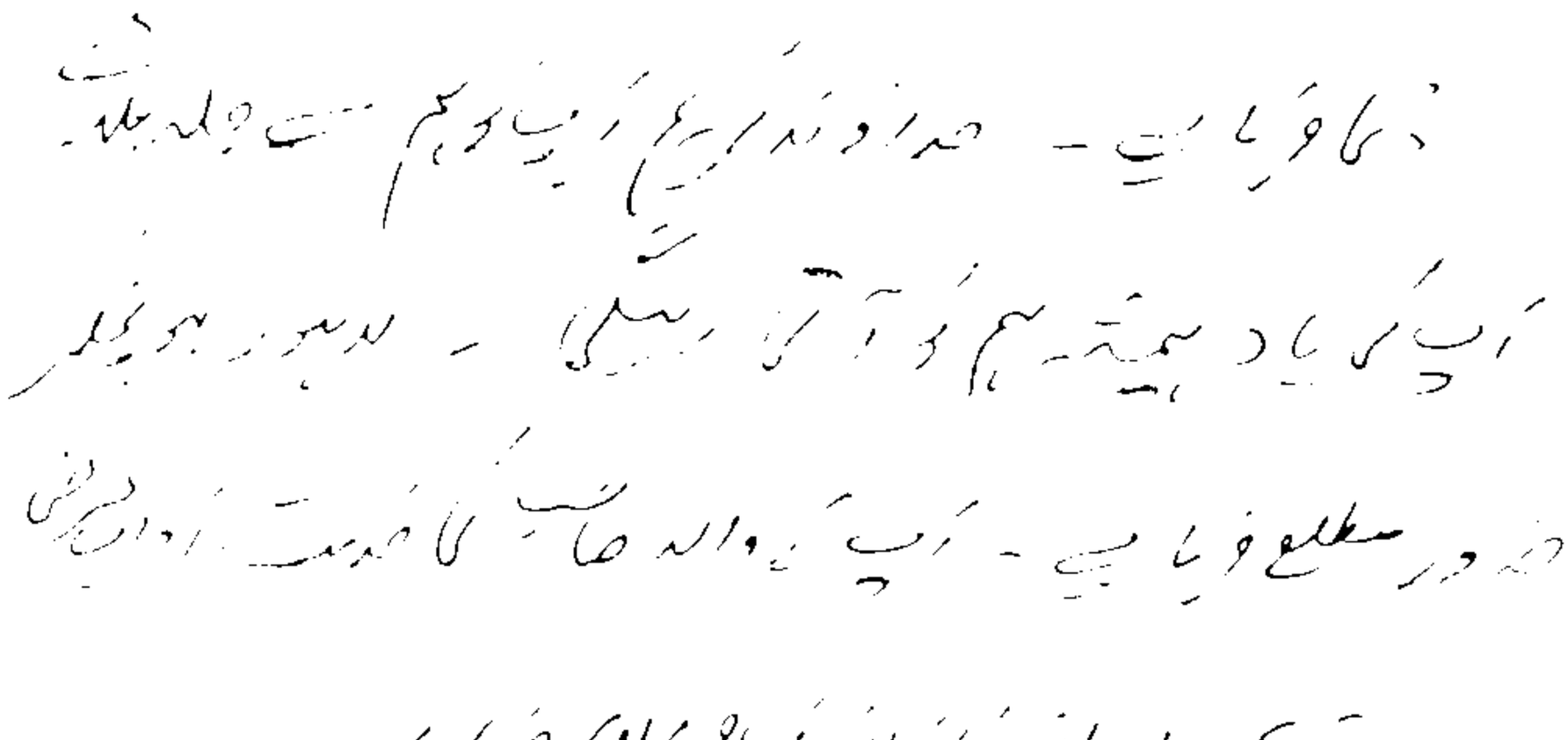

Marfat.com

از۔ بنجارہ ہلز

برادر مکرم

السلام وعلیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔

بحمد اللہ یہاں ہم سب خیریت سے ہیں امید کہ آپ اور تمام اہل خاندان بخیر و عافیت ہونگے ۔

قبل اسکے کہ کچھ لکھوں آپ سے اس تاخیر جواب کی معافی چاہتا ہوں ۔ وجہ یہ ہوئی کہ ان دنوں میں بہت ہی مصروف رہا ۔ آپکے پاکستان پہنچنے کے بعد کا عنایت نامہ ملا بارہا اسکا جواب لکھنا چاہا مگر ذرا بھی فرصت نہ ہوئی ۔ کچھ روز کیلئے چنابور گیا تھا وہاں کچھ کام تھا وہاں سے آنے کے بعد اپنے دکان کے کام میں اس عرصہ میں ایسا مصروف رہا کہ تعطیلات میں بھی دکان جانا ہوتا تھا ۔ بعد ختم ڈسمبر کے کچھ فرصت ہوں ۔ امید کہ اس تاخیر کو معاف فرمائیں گے ۔

ماہ العزیز

ایک صاحب حیدرآباد ہی میں رہتے ہیں اور وہ حضرت خواجہ ابوالفیض کی اولاد سے ہی ہیں ۔ میں چاہرہا تھا کہ انکا شجرہ دیکھوں مگر یہ صاحب موصوف کچھ ایسے مصروف نہیں آدمی ہیں کہ جو صبح دفتر چلے جاتے ہیں تو کافی رات گئے واپس ہوتے ہیں ۔ مجھ سے بارہا دفتر میں یا راستہ میں ملکر اپنا شجرہ دینے کا وعدہ فرمائے مگر میں جب بھی انکے مکان جاتا ان سے ملاقات

Marfat.com

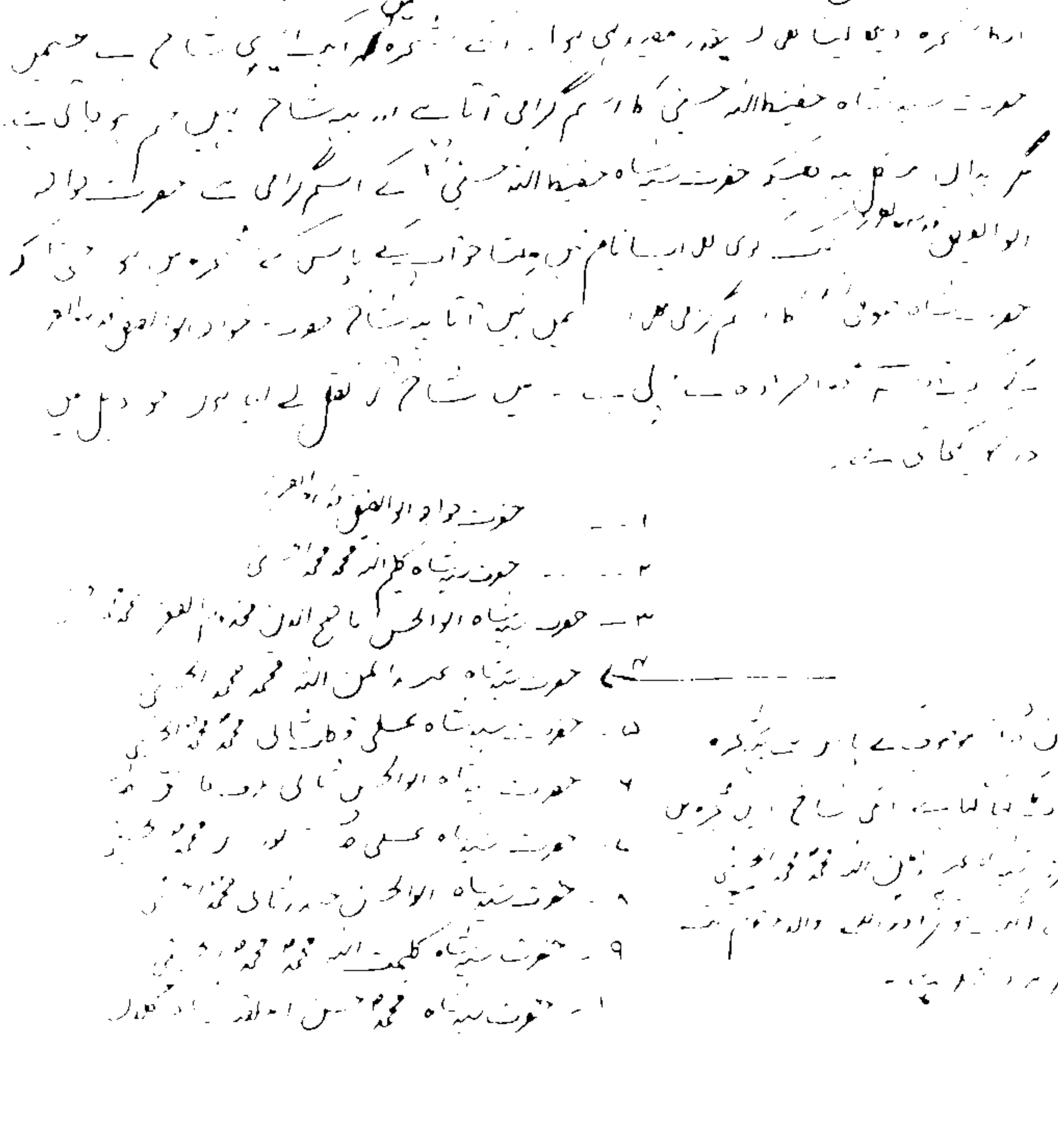

Marfat.com

۱۱ ۔ حضرت سید شاہ کلیم اللہ حسینی
۱۲ ۔ حضرت سید شاہ فصیح اللہ حسینی

۱۳ ۔ حضرت سید شاہ حفیظ اللہ حسینی ، حضرت سید شاہ کلیم اللہ حسینی

چنانچہ یہ شاخ اس شجرہ میں حضرت سید شاہ فصیح اللہ حسینی کے دو فرزندوں حضرت سید شاہ حفیظ اللہ حسینی اور حضرت سید شاہ کلیم اللہ حسینی کے اسمگرامی پر ختم ہو جاتی ہے ۔ اور وہ صاحب مرحوم جو اس شاخ کے متعلق کچھ معلومات نہیں رکھتے ۔

مولوی غلام حسین جو جہاں نما دلشاہ صاحب مرحوم کے فرزند ہیں وہ بیاض مولانا نور الدین کے متعلق اپنی لاعلمی ظاہر کرتے ہیں ۔

آپ کے تشریف لجانے کے بعد سے مسلسل آپ کا تذکرہ ہم لوگوں میں رہتا ہے اور اس بات کا نہایت افسوس ہے کہ آپ کے حیدرآباد سے رخصت ہونے کے وقت ہم حیدرآباد میں نہ رہ سکے ۔ حضرت برادر بزرگ و برادران خرد خلیل میاں صادق میاں اور فاروق میاں آپ کو ہمیشہ یاد کیا کرتے ہیں اور سلام شوق لکھنے کہتے ہیں اور آپ کی دوبارہ تشریف آوری کے منتظر ہیں ۔ میاں جانی اور محب اللہ بھی آپ کو یاد کیا کرتے ہیں اور سلام کہتے ہیں ۔

مولوی سید رحیم الدین حسینی صاحب نے ایک وقت ملاقات میں

Marfat.com

Marfat.com

۷۸۶
۲۹۲

۷۷۸ حاجی نگر
حیدرآباد

برادر محترم جناب مولوی سید انور حسین صاحب زیدی
(زاویہ)

السلام علیکم

کل ہی آپ کا عنایت نامہ وصول ہوا۔ یاد فرمائی کا بے حد شکریہ۔ معاف کیجیے میں نے بھی آپ کو کوئی خط نہیں لکھا۔ اسلئے کہ آپ کا پتہ میرے پاس نہیں تھا۔ آج صبح میں خط لکھنے ہی بے حد مائل ہوں تھا کہ آپ کا خط لکھنے کی ہمت نہ رہی۔

حضرت قبلہ ما ان دنوں آنکھ کا آپریشن تھا بحمد اللہ کامیاب رہا۔ اب بفضلہ بخیریت ہیں۔ امید ہے کہ ہمیں ان کی طرف سے آپ کا سلام پہنچا دونگا۔

حضرت والد بزرگوار قدس سرہ کی سوانح حیات ابھی مکمل نہیں ہوئی ہے اسوجہ سے طباعت نہ ہوسکی۔ صرف آپ حضرات کے لئے ہی ایک اور یہ نمونہ چھپوا لیا ہے۔ ابتدائی زندگی سے تعلق رکھتا ہے۔ ایسے بہت سے واقعات ہیں جو ابھی آئندہ شائع ہونے ہیں۔ دعا فرمائیے۔ کہ کتاب جلد مکمل ہوجائے۔ ہمیں کہ سب کی دعا کی ضرورت ہے۔

تعمیر مسجد کا بھی تقریباً مکمل ہے۔ آرائش ہوجائے کہ حضرت والد بزرگوار کے ہاتھ سے افتتاح ہوجائے۔ مسجد کا اول حصہ آباد ہوگیا ہے۔ ہفتہ وار جلسے بھی ہونے لگے ہیں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ دھان منڈی میں کوئی مسجد نہیں ہے۔ اگر ہوسکے تو کتاب مل جائے تو کچھ آپ کو اطلاع دونگا۔

دارالمطالعہ کی طرف سے آپ کو ہر ماہ رسالہ مل رہا ہوگا۔ کچھ آپ کی خدمت میں بھیجا رہی ہوں۔ اس کے متعلق بھی کچھ لکھئے۔ اور مشورے بھی دیجئے۔ اور ہاں ان خواتین کی فہرست بھی ارسال فرمائیے۔ جن کو آپ اس سے متعلق بھیجنا چاہتے ہیں۔ ہم بھی یہاں خبریت سے ہیں امید کہ آپ بھی بخیریت ہونگے۔ ہمارے لائق خدمت ہو تو ضرور لکھئے۔

دعا گو
شاہ محمد حسن ؒ

۲۰۰۰ء کے لگ بھگ کی تحریر ہے

؎ سجادہ نشین روضہ منورہ بزرگ گلبرگہ شریف

Marfat.com

۷۸۶
۲۰۲

8.2.628

برادر محترم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے خود اس بات کا افسوس ضرور ہے کہ آپ کے [illegible]
محبت نامہ کا جواب نہ دے سکا تھا۔ اور منتظر تھا کہ رہا کر آپ کا اور کوئی خط
آجائے۔ واقعہ یہ ہے کہ آپ کا جو وہ تار کا پیغام وصول ہوا تھا اس پر آپکا وہاں کا
پتہ بھی درج نہ تھا۔ حالانکہ آپ کے ہر خط پر آپکا پتہ ضرور درج ہوتا ہے۔ [illegible]
آپ کو آپکے دوست "پتہ بھر النور اسٹریٹ [illegible] لاہور کینٹ" کا خط ملا۔
مگر ہوا یہ کہ اسی زمانہ میں جناب سید رحم الدین حسین صاحب اپنے برادر [illegible]
سلمہ میں یہاں سے لاہور ہوتے ہوئے کراچی تشریف لے گئے تھے۔ وہ لاہور میں [illegible]
ملاقات کرنا چاہتے تھے۔ میں نے آپکے دونوں خط دیدیا تھا۔ وہ کوئی [illegible]
بعد جب واپس حیدرآباد ہو لیے تو مجھ سے پھر آپکے ان دونوں خطوں کا [illegible]
کا کوئی پتہ نہیں ملا اور معلوم ہوا کہ آپ کہیں اور منتقل ہو گئے ہیں۔ [illegible]
ہر آپکا پتہ درج نہ ہونا اور دوست جناب سید رحم الدین حسین صاحب [illegible]
کرام آپ کے ان سابقہ پتوں پر تشریف نہیں رکھتے ہیں۔ [illegible]
کا مالک یہ چوڑی خوبیاں [illegible] اور [illegible] میں منتظر انتظار آپ کی

Marfat.com

دوسرا عنایت نامہ آیا تو اُس سے پتہ معلوم ہوا کہ کچھ ہی روز قبل جب آپ کا ذکر آیا تھا تو ہی بھائیوں سے کہا تھا کہ وہ دو تین صاحبان جو آپ کے پاس اکثر تشریف لایا کرتے تھے (جنہیں سے ایک خیریت آباد کی مسجد کے پاس کہیں رہتے ہیں) اگر انہیں سے کوئی مل نظر آجائے تو اُن سے مکرر آپ کا پتہ دریافت کریں ممکن ہے ان سے خط و کتابت جاری ہو۔

ان سب باتوں کے علاوہ اتنی عرصہ دراز میں آپ کا کوئی خط نہ پا کر یہ خیال ہوتا تھا کہ شاید ہم سے خدا نخواستہ کوئی بات ایسی ہوئی ہے جو آپ کے لیے ناگوار خاطر ہو گئی ہے۔ آپ دو روز قبل جب میں ورکشاپ سے گھر واپس ہوا۔ میرے آتے ہی آپ کا خط مجھے دیا گیا۔ اس خط میرے ہاتھوں کے طوطے بھی نہیں تھا کہ خط کو دور سے دیکھتے ہی میرا دل اچھلنے لگا اور کہنے لگا کہ یہ خدا کرے آپ کا خط ہے۔ کیا بتاؤں کہ آپ کے محبت نامہ کو پا کر کتنی مسرت ہوئی۔ ناخواندہ ہونے میں خوش ہوا بلکہ پورا گھر خوش ہوا۔ ہر بھائی نے خط لیکر پڑھا۔ ہم بہت ممنون ہیں کہ آپ نے ہمیں یاد کیا۔ صدیوں کے بعد تو اہل برادری آپس میں ملے ہیں اب یہ کہاں گوارا ہو سکتا ہے کہ پھر دوری ہو۔ میں نے سب بھائیوں سے کہدیا ہے کہ وہ سب آپ سے خط و کتابت کریں تاکہ یہ سلسلہ ٹوٹنے نہ پائے اور ہم قریب سے قریب تر ہوتے جائیں۔

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ رائپوری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کا خبر آپ کے اس خط سے معلوم ہوئی تھی جسکو پڑھکر سب ہی رنجیدہ ہو گئے۔ گو کہ حضرت

Marfat.com

علیہ الرحمہ سے کوئی شرف نیاز حاصل نہ ہوا تھا اللہ کی قدرت دیکھیے کہ جب سے آپ نے حضرت علیہ الرحمہ کے واقعات زندگی کا علم ہوا تھا اشوقت سے ایک عقیدت و محبت رکھتے ہیں۔ مجھے اس کا بڑا افسوس ہے کہ سات سال قبل ۱۹۵۶ء میں جب میں کلیر شریف حاضر ہوا تھا اگر اسوقت مجھے حضرت کے متعلق کچھ علم و واقفیت ہوتی تو میں ضرور آپکے مزار پر حاضری دیتا۔ اب اس سے لوگ یہاں باقی ہوئے وہ ختم ہو گئے۔ خانقاہی نظام جو تقریباً ہر جگہ ختم ہو چکا ہے اس حضرت علیہ الرحمہ کے وجود سے جاری تھا۔ مجھے ڈر ہے کہ آپ حضرات ان خانقاہی تعلیمات اور نظام کو جاری رکھنے کی حتی الامکان کوشش کرتے۔ ہم بھی آپ کے غم میں شریک ہیں۔ خدا آپ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

حضرت بھائی صاحب قبلہ نے آپ کے خط اور ہدیہ کے لیے شکریہ کا خط پڑھکر سنایا جسے سب حاضرین نے سلام کیے ہیں۔ آپ کو یاد ہوگا کہ ہمارے ایڈیٹر صاحب سید رحمت اللہ حسینی صاحب جنکا مکان حضرت کے مزار کے احاطہ میں حفاظت گیٹ میں ہے اور وہ سلسلہ علالت سے بستر میں رہتے ہیں وہ بھی آپ کو اکثر یاد کیا کرتے ہیں۔

سردار گرم جناب خواجہ یار شاہ صاحب سجادہ نشین درجہ منورہ حضرت علیہ الرحمہ آپ کو ہمیشہ یاد کرتے رہتے ہیں

حضرت سندیلی مخدوم کے بڑے صاحبزادہ حضرت سید شاہ [illegible] متعلق کوئی بھی ایک علیحدہ کتاب نہیں ہے۔ مجھے خیال ہوا کہ حضرت کے حالات پاک جمع کرکے ایک کتابچہ کی شکل میں شائع کردوں چنانچہ میں نے [illegible] تیار کیا ہے اور چاہتا تھا کہ قبل از اشاعت وہ آپ کو ضرور دکھاؤں لیکن اگر

Marfat.com

اسمیں کوئی بات ایسی باقی رہگئی ہے جو آپکی نظر سے گذری ہے تو وہ اسمیں بڑھا دیں
میں دو چار روز میں دس صفحہ کا ایک نقل آپکے پاس روانہ کرتا ہوں۔
آپ نے اپنے خط میں یہ نہیں بتلایا کہ حضرت والد صاحب کیسے ہیں۔
بھائی صاحب۔ میاں انیس الحسن طول عمر کیے ہیں، انکی خیریت سے مطلع فرمائیے۔
حضرت بھائی صاحب قبلہ۔ بھائی صاحب۔ خلیل میاں۔ صادق میاں۔ فاروق میاں
حسن شبیر۔ حسین شبیر۔ سجاد شبیر۔ باقر شبیر۔ اور بھائی صاحب کی لڑکیاں نثار فاطمہ عرف شاہدہ۔
میری اہلیہ اور علی عظمت سب ہی خیریت سے ہیں۔ اور آپ سب لوگوں کو
سلام کہتے ہیں۔
عبداللہ اور میاں جانی بھی خیریت سے ہیں۔ عبداللہ اب بار پیاں ملازم نہیں ہے اسکو
ایوان اردو میں ملازم کروا دیا گیا ہے کرتے جاتے رہنے سے مشکل ہے ہے اسکو ابھی
"ایوان اردو" کہا نہیں جاتا "چیوان اردو" کہا جاتا ہے۔ اب اسکو کیا کیا جائے۔
اتفاقاً یہ وہی ماہ ربیع الاول کے تواریخ ہیں جسمیں آپ یہاں تشریف لائے تھے۔
گو کہ دو سال ہو گئے مگر ان ایام کی یاد جو آپ کیساتھ گزرے دل و دماغ پر چھائی ہوئی
ہے۔ خدا آپ کو ہمیشہ خوش و خرم رکھے۔ اسی شال تو آپ والدہ صاحبہ کیساتھ حضرت
مخدوم کے عرس شریف میں خیریت تشریف لائے تھے۔
سب اہل برادری کو سلام مسنون۔ فقط
طالب دعا
سید ظفر زینہ حسین زیدی
۲۴ اگست ۷۳ء

Marfat.com

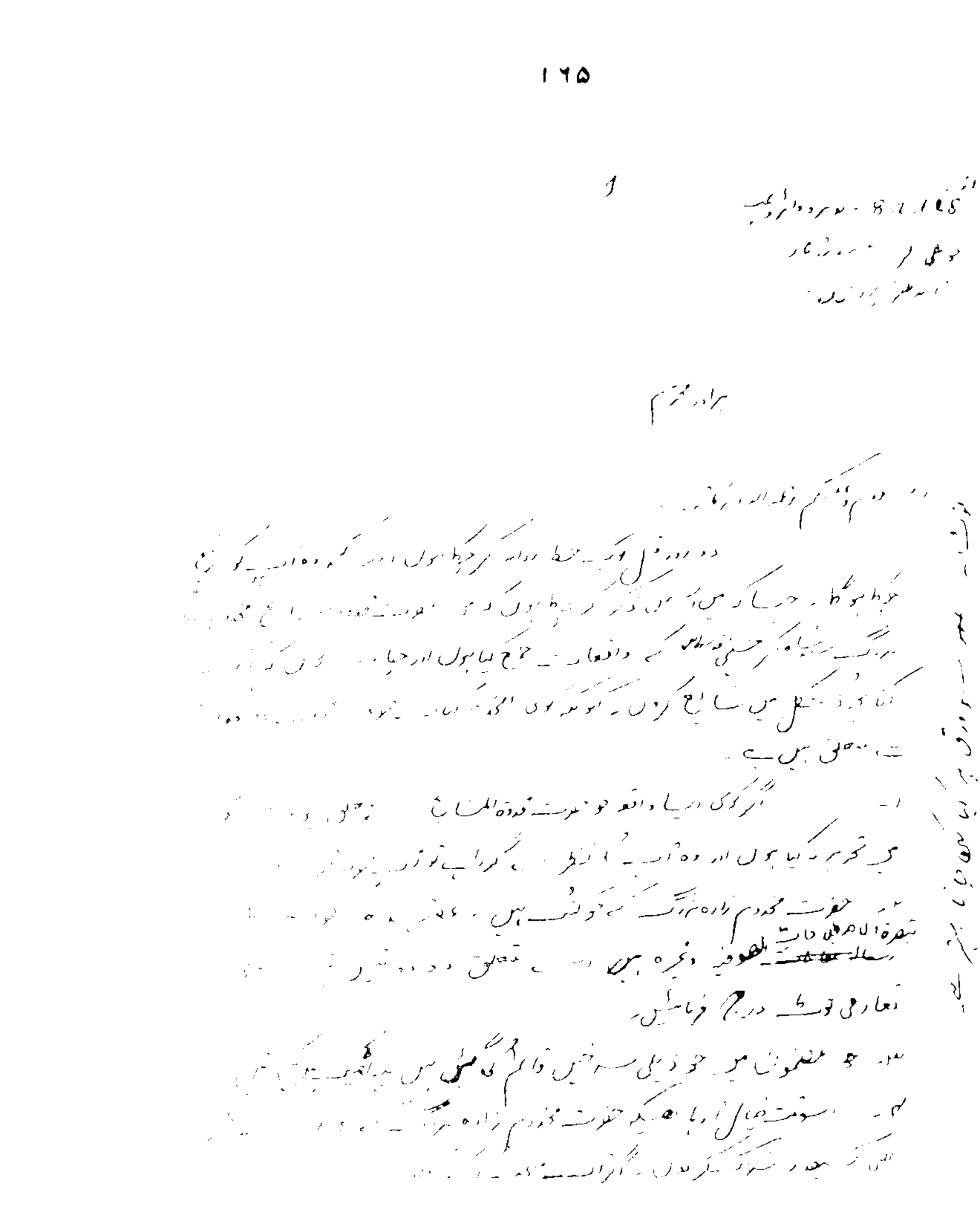

Marfat.com

بہاء الدین آپ یہ مضمون ختم ربیع الاول سے قبل ہی وارسل فرمادیں
تو بہتر ہے۔ کیونکہ اس ماہ میں حضرت مخدوم زادہ ہزرگ کا عرس شریف
ہے چاہتا ہوں کہ جب تک طبع ہو جائے

سب بھائی آپ کو سلام کہتے ہیں۔ فقط

طالب دعا
سید غلام حسن عفی عنہ

۶۲ء
۱۰ اگست

نوٹ: آپ جو نقشبندی صاحب کے
مکتوبات سے حضرت مجدد کا
کارڈ لکھا گیا ہوا معرکہ فرمائے تھے
درج کیا گیا ہے۔ وہ ابھی نہیں

[1] حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

8.2628

Marfat.com

کے متعلق مزید معلومات حاصل ہوئیں

حضرت بڑے صاحبزادہ صاحب سے متعلق آپ نے بتایا کہ
سے مضمون ماہنامہ حضرت کے عرس شریف کے تین چار ماہ قبل مکمل ہوا۔ بہر
حال طباعت ہوتی اسی وقت پر اجرا ہوگئی۔

آپ نے مضمون میں خطائر القدس کے حضرت بندگی مخدوم
کے جن ارشادات کا اضافہ فرمایا تھا اسکو میں عمداً نے روانہ کردہ مضمون
میں شامل نہیں کیا تھا۔ بات یہ ہے کہ مولوی عطا حسین صاحب مرحوم سے اس سلسلہ
پر چوک ہو گئی ہے۔ اگر ذرا سنہ پر غور کر لیتے تو ہرگز ان کلمات کو حضرت
مخدوم زادہ بزرگ کی طرف منسوب نہ کرتے۔ ۸۰۳ھ میں حضرت بندگی مخدوم
دہلی کو خیرباد فرما گئے ہیں۔ اسوقت حضرت مخدوم زادہ بزرگ خود صاحب اولاد
تھے اور جوامع الکلم مرتب فرما رہے تھے۔ در اصل ۱۵ جمادی الثانی ۸۰۳ھ
حضرت سید شاہ عبداللہ حسینی خواجہ گنج بخش کا تاریخ وفات ہے۔ جو بمقام کھنبایت
گجرات میں ہوئی

یہ بات بھی لے، قابل توجہ ضرور ہے کہ حضرت بندگی مخدوم
کی اولاد میں جو شاہزادے ہیں ان کا آپ نے تذکرہ کرنے کا ارادہ فرمایا ہے۔
حق الامکان اس سلسلہ میں آپ کو معلومات بہم پہنچانے کی کوشش کی جائیگی۔
میرا مستقل تبادلہ (ٹرانسفر) بھی ہو گیا ہے چنانچہ ۱۸ نومبر ۶۳ء بروز
دوشنبہ کی شام کو روانہ کیا جاؤنگا مگر میں کوشش کروں گا کہ اس
کے پہلے آپ کا اس سلسلہ میں آپ کا مواد روانہ کر دیں تاکہ حضرت
بندگی مخدوم زادہ بزرگ کے متعلق جو حصہ آپ کے ذمہ ہے اسے روانہ کیا جائیگا۔

Marfat.com

Marfat.com

برادر بزرگ خلیل میاں، صادق میاں، عابدہ میاں، (بھائی جان جو بہبود میں رہتے ہیں) حسن شبیر، حسین شبیر، سجاد شبیر، ناصر شبیر، اور علی عظمت آپ سلام کہتے ہیں اور اہل خانہ بھی آپ کو اور سب عقیدتمندوں کو سلام کہتی ہیں۔ فقط

طالب دعا

محمد سید علمدار حسین زیدی

۲۸ نومبر ۷۳ء

یہ خط تین چار دفعہ لکھا گیا تھا مگر ڈاک جب کہ میں بھی جا رہا ہوں اسکو آپ کے پاس روانہ کر رہا ہوں۔ فقط

علمدار

Marfat.com

Marfat.com

گزشتہ نومبر ۶۳ء میں میرا تبادلہ بمبئی ہو گیا ہے۔ یہاں مکان مل گیا ہے
والدہ صاحبہ بھی وہیں منتقل ہو چکی ہیں۔ کل صبح میں واپس بھی ہو رہا ہوں۔
برادر بزرگ حضرت سجاد تشریف فرما ہیں۔ خوبصورت بیٹا۔ صادق میاں۔ اور خاندان کے
آپ کا خط ملا تھا بہت خوشی ہوئی۔ آپ کو سلام کہتے ہیں۔
حضرت بھائی اماں صاحبہ والدہ عسکری مظہر آپ کے اہل خانہ کو سلام کہتی ہیں
اور نا صرف سلام بلکہ یہ اس بات کے متمنی ہیں کہ آپ ملاقات ہو۔ آپ
آپ جب تشریف لائیں تو وہ بھی آپ کے ساتھ آئیں۔

نثار فاطمہ۔ حسن سبطین۔ حسین سبطین سجاد سبطین۔ باقر سبطین اور
عسکری مظہر کی طرف آپ حضرات اور انیس الحسن کی طرف سے سلام۔
امید کہ آپ کے والدہ صاحبہ خیریت سے ہونگے ہمارے
طرف سے سلام کہیے گا۔ فقط

طالب دعا

سید عشرت رضا حسینی زیدی

پتہ:-

۵ دسمبر ۶۴ء

S. Ashmetulla Hosaini Zaidi
3/66, M.H.B. Colony,
near Oshiwara Bridge,
Goregaon,
Bombay 62

Marfat.com

Marfat.com

[illegible] - آخر خواجہ تیمور از [illegible] اس کی طرف سے ان تاروں کو طبع کرالیا جائیگا - ارادہ ہے کہ [illegible] عید آباد کے پولیس ایکشن کے بعد بہت سارے کتب خانہ کراچی منتقل ہو گئے ہیں۔ آپ بھی ضرورت ملاحظہ کی خاطر رکھئے تاکہ کوئی کتاب بعد دستیاب ہو جائے۔

میں آج کل آئندہ ہفتہ میں تقسیم ہونے والے اردو ایڈیشن کا پروف دیکھ رہا ہوں۔ عرس شریف کے انتظامات شروع ہو گئے ہیں۔ اس سلسلہ تفصیلی نظام نامہ سے آپ کو مطلع کرونگا -

میری طرف سے سب کو دعا سلام دیا کیجئے۔

خیر اندیش

۲-۵-۶۵ء

سید شاہ محمد[1]

---

[1] سجادہ نشین روضۂ منورہ بزرگ گلبرگہ شریف

Marfat.com

﴿۲۲﴾ أخرجوهم مما تعرشون فاسلك فيها من كل زوجين اثنين وأهلك إلا من سبق عليه القول منهم ولا تخاطبني في الذين ظلموا إنهم مغرقون ۞

شاہ زری فارم

دہ نمبر ۱۷۴ تعلقہ ڈگری ضلع نگرپارکر (سندھ)
دہ نمبر ۲۴۷ تعلقہ میرپورخاص
ہیڈ آفس (مسجاب منزل) جیدآباد کالونی کراچی ۵
مالک پیرزادہ سید غلام محمد قادری (مسجاد نشین)
فون ۴۶۳۴۹

۱۴ محرم الحرام ۱۳۸۵ھ
۱۲ مئی ۱۹۶۵ء

مکرم فرمائیں جناب نصیر الحسن صاحب (نصیر قمر)

بسم اللہ۔ آپ کا گرامنامہ موصول ہوا۔ میں اپنی زرعی علالت پر آپ کا
رسمی جواب تو دے چکا ہوں
میں خود آپ کو خط لکھنے والا تھا۔ لیکن اس خیال سے کہ آپ لاہور میں
ہیں اور وہاں نہ جانے کہاں کہاں گھومتے پھرتے ہوں گے۔ رسمی آپ کو خط نہ لکھا۔
ہمارے علامہ اقبال ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیروز شاہ حیدرآباد (سندھ) کا ترجمہ میرے نام کسی
وصول ہوا۔ اور وہ کتاب بھی جس کی تلاش میں آپ کی موٹر دل
میں کرتے رہے۔ اس سلسلہ میں آپ کی یاد بہت رہی

آپ کا خط نے اور مسرت بڑھا دی۔ بعد ہمارا اور
آپ کا تعلق ایک ہی شاخ سے ہے
کچھ تفصیلات درج ہیں۔ آپ کو اسکو اپنی سوانح میں
لوٹ دینے ہیں۔

Marfat.com

میں یکم جون ۱۹۶۵ء کو اپنے والد صاحب احمد آباد گجرات
اپنے سلسلہ میں جا رہا ہوں۔ مختلف آستانوں پر
حاضری دے کر حواجہ غریب نواز کے آستانہ پر اجمیر شریف میں
حاضری دوں گا۔ ۱۹۶۵ء تک انشاء اللہ
کراچی واپس آجاؤں گا۔

آپ اپنا خیال رکھیں اور دعا میں یاد رکھیں

طالب دعا

(33)

ہ حیدرآباد، کالونی، کراچی

Marfat.com

Marfat.com

شاہ لطیف حسینی ؒ

شاہ حیدر حسینی بزرگ
المتوفی ۱۱۶۳ھ
مزار اورنگ آباد دکن
بیرون بنی دروازہ (المشہور بہ آبگینہ)

سید لطف حسینی ثانی (مزار ؒ)

سید حسینی ثانی (مزار ؒ)

سید شاہ غلام حسین قادری

سید شاہ غلام محمد قادری
مرشد عقد حی بیگم بنت شاہ کمال کاری ابن شاہ محمد علی کاری

سید شاہ ولی ثانی قادری
المتوفی ۱۲۱۵ھ

سید شاہ لطف اللہ قادری

سید شاہ لطف حسین ثانی

سید شاہ محمد قادری

سید شاہ ولی قادری

سید شاہ علی نہری (صحت ۱۱۷۵ھ)
المتوفی ۱۱۷۵ھ
خلیفہ شاہ حیدر حسینی بزرگ

صاحبزادی (بی بی حفاظت) زوجہ شاہ ولی
المتوفی ۱۱۷۰ھ
خلیفہ شاہ حیدر حسینی بزرگ

صاحبزادی شہید
زوجہ سید شاہ حسن
شاہ عبداللہ قادری

Marfat.com

صفحہ

پھر اخرہ بتمما تعرشون وانتہ تزرعونہ ام نحن الزارعون۔

شاہ زرعی فارم

دہ نمبر ۱۷۴ تعلقہ ڈگری ضلع عمرپارکر (سندھ)

دہ نمبر ۲۴۷ تعلقہ میرپورخاص " "

ہیڈ آفس (مستجاب منزل۔ حیدرآباد کالونی۔ کراچی ۵

مالک پیرزادہ شاہ سید غلام محمد قادری (مستجاب رقم)

ماخذ عمر الاولیاء ملفوظ شیخ تاج الدین حموی اوگانڈی کا اقتباس (منجملہ منجملہ)

" مجموعہ رسائل تصوف ۔۔ کتب خانہ آصفیہ (حیدرآباد دکن)

" رسالہ ۔۔ کتب خانہ شیخ سراج الدین جنیدی (مملوکہ شیخ علاؤالدین جنیدی سجادہ نشین

نظام الانساب ۔ نسب نامہ شاہ اسمٰعیل بخاری اوگانڈی

مخطوطہ لائبریری حیدرآباد دکن

آپ کی خوشگوار کامیابی منجملہ توسل و دعا کا نتیجہ ہے۔ آسمان علم الٰہی آپ کو درست

فرمائے۔ کہ سید لطف حسینی بزرگ کے صاحبزادے سید حمود حسینی بزرگ

اوگانڈی تشریف لائے اور ۱۱۶۳ھ میں وفات

سید لطف حسینی ثانی حمد حسینی بزرگ کے صاحبزادے تھے اور

حمد حسن ثانی المتخلص بہ حسن کی مزارات زیارت

(ی) ہے۔ اوگانڈی میں ہیں۔

نواب غازی الدین خان صوبیدار اورنگ آباد نے ایک مسجد

اوگانڈی تعمیر کروادی تھی۔ اس قصبہ میں جو آثار و تبرکات مبارک

Marfat.com

(۴)

آپ کے ساتھ تھے اسمیں محفوظ ہیں۔ اور آپ کا مزار
قبلہ اور مسجد کے درمیان زیر سایہ ہے۔

ماۃ تاریخ۔ چوں مورخ رو سوئے ہاتف نہاد
گفت تاریخش کہ "در خلد کشاد"
۱۱۶۳ھ

۱۱۰۷ھ میں
جب قطب حسینی کو عالمگیر نے سخاوت سے بنا دیا تھا۔
اس نتیجہ میں احمد حسینی ابن قطب حسینی سے خاندانی
مذہبی پیدا ہو گئی۔ تو حضور خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رحم
نے عالم خیال میں آپ کی حفاظت کیلئے یعنی
حسد حسینی بزرگ کو ہجرت کا حکم دیا۔ چنانچہ آپ گجرات چلے گئے
اور وہاں سے اورنگ آباد کے دارالسرور میں بیرون شہر دروازہ
کے پاس آکر قیام فرمایا۔ وہیں مزار شریف ہے جو بڑے تکیہ کے نام سے مشہور ہے

حضرت گیسو دراز کا سلسلہ حضرت
خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رحم
خلفاء سے جاری ہوا اور دارالسرور
میں قیام فرمایا

Marfat.com

Marfat.com

در میں آپ سے جب رآبا ، میں کہا تھا ۔ اور ایک دعا سے آیا ہوا رقعہ بھی آپ کو دیا تھا ۔ یہ حضرات ہر سال بڑے اہتمام سے یہ یوم مناتے ہیں ۔ خدا انھیں خوش رکھے ۔
یہ پڑھکر مسرت ہوگی کہ انیس الحسن سلمہ نے تو پارے حفظ کر لیے ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ وہ آپ کی زیر سرپرستی بہت جلد پورا کلام مجید حفظ کر لینگے ۔ گزشتہ ہفتہ یعنی ۱۵ جون سے علی عظمت مدرسہ جانا شروع کر دیے ہیں ۔ K. G میں شریک ہوئے ہیں ۔ آپ انکی مکمل تعلیم کیلئے دعا فرمائیے ۔
والدہ صاحبہ ، بھائیوں ، اور دیگر اقربا کو خدمت میں سلام فرمائیے ۔
اہلیہ ، اور علی عظمت ، والدہ صاحبہ ، اور ہمشیرہ صاحبہ کو سلام عرض کرتے ہیں ۔
اور انیس الحسن سلمہ کیلئے دعا خیر ۔ فقط

طالب دعا

سید عظمت اللہ حسنی زہری

۶۶۵

۲۰ جون

Marfat.com

۷۸۶

سراجی ۵ حیدرآباد دکن
۱۸ ستمبر ۱۹۲۶ء

مکرمی زید مجدہ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ - آپ کا خط مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۲۶ء
مجھے آج ملا - میرے کو بہت خوشی ہوئی اور یہ معلوم کرکے کہ شیخ آپ کا
تعلق حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ سے اور روحانی سلسلہ
حضرت والد صاحب غفرلہ زمان و تحصیلدار ان سید شریف سے ہے مجھے مسرت ہوئی
حضرت الحاج شاہ ابوالخیر خلیفہ جناب فضل اللہ صاحب حیدرآباد سے تھی
میں نے انہیں دیکھا ہے آپ کے خلیفہ شاہ عبدالوحید صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے
بھی بیس پچیس سال رہی ہے ملاقات ہوا - انہیں کی مدد سے میں سنہ ۱۹۱۶ء میں
اورنگ شریف آیا اور عرس خطبہ ملکی کی دعا کی جناب حاجی سلطان محمد صاحب مرحوم
سے خرقہ خلافت و ارادت حاصل کیا - مجھے حضور نے بے حد تو جہ فرمائی
بہت محبت فرمائی - سنہ ۱۹۲۶ء سے حضرت والد صاحب کا وصال ہوا

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

۷۸۲
۲۱۲

روضہ منورہ حضرت بزرگ دامت برکاتہم
مقام تہران

برادر محترم مولانا نفیس الحسینی صاحب (ادیبہ؟) السلام علیکم

میں معافی کا خواستگار ہوں کہ آپ کے خط کا جواب نہ دے سکا۔
آپ کے دو عنایت نامے مل چکے تھے۔ بدنصیبی تھی کہ [illegible]
عرس شریف قریب آ رہا ہے۔ مجھے امید ہے آپ ضرور شرکت فرمائیں گے۔ اس مرتبہ
عرس کے تیسرے دن یعنی ۱۷ ذیقعدہ ۱۳۷۵ھ 25 مارچ بروز شنبہ دن کے دس بجے
میں نے ایک سیمینار منعقد کرنا طے کیا ہے۔ حضرت خواجہ نفیس الحسینی صاحب کے
عنوان پر مقالے پڑھے جائیں گے۔ مجھے خوشی ہوگی اگر آپ بھی اس عنوان پر اللہ تعالیٰ کی توفیق
اگر آپ بفرض محال تشریف نہ لا سکیں تو بہ مقالہ روانہ فرما دیں تاکہ اس جلسہ میں
آپ کی طرف سے پڑھوایا جا سکے۔ بہرحال آپ اس بارے میں ضرور مطلع فرمائیں۔

آپ کی یاد ہر وقت میں نے اپنے سفر یورپ و امریکہ میں کی۔ بخارا میں ہم نے
حضرت بہاؤ الدین نقشبند کی مزار پر فاتحہ پڑھی۔ آپ کی کتابیں زیارت کی۔ آپ کا رسالہ رابطۂ دینی کی اچھی صورت
اور حضرت بہاؤ الدین نقشبند پر آپ کے مقالے اور رسالے اور رسالہ کلمہ توحید اور رسالہ آداب السماع
دستیاب ہوئے۔ اور ایک کتاب [illegible] کا ذکر حضرت شیخ الاسلام حول امیر الدین جامع کی
بہت ہوئی۔ میں نے ان چاروں کتابوں کے فوٹو لے لیے ہیں۔ دعا فرمائیے کہ

Marfat.com

Marfat.com

۲۶۲

روضہ منورہ پر

حضرت مولانا الحاج

میر اسمٰعیل

برادر محترم مولانا نفیس الحسینی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میں معافی کا خواستگار ہوں آپ کے عنایت نامہ وصول ہوئے اور میں جواب نہ دے سکا۔ میرے والد محترمؒ کے وصال کے بعد آپ نے ایک عنایت نامہ رسال فرمایا تھا جس میں تاریخ وصال اور چند بے نظیر شعر بھی درج تھے۔ ہم سب کو بہت پسند آئے۔ اس عرصہ میں جتنے بھی تاریخ وصال وصول ہوئے تھے اُن سب میں آپ کے شعر بہت خوب تھے۔ میں نے ان قیمتی شکل میں حضرت قبلہ کی مزار پر نصب کر دیئے ہیں۔

آپ کا یہ سفر تجویز ہوا تھا کہ گذشتہ ماہ جنوری میں میں کراچی آیا تھا۔ اور کراچی براہ لاہور آیا تھا۔ لاہور میں چونکہ میرا قیام نہیں رہا اس لئے آپ سے نیاز حاصل نہیں کر سکا۔ کراچی میں صرف دس دن رہا۔ میرے سسرالی عزیزوں میں ڈاکٹر حسین کی شادیاں تھیں جنہیں شرکت کی غرض سے آیا ہوا تھا۔ عرس شریف چونکہ بہت قریب تھا میں زیادہ قیام نہ کر سکا۔ البتہ حضرت بندگی مخدوم خواجہ حسین ڈاکٹر کے چاہنے والوں کے اصرار پر میں اپنے بڑے لڑکے کو چھوڑ آیا تھا۔ حسین کہ آپ جانتے ہیں کراچی میں کبھی عرس بڑے اہتمام سے منایا جاتا ہے۔ ان سب حضرات کی بڑی خواہش تھی کہ کم از کم میرا لڑکا کراچی کے عرس میں شریک رہے۔

Marfat.com

Marfat.com

۴۹۲
۴۸۲

روضہ منورہ، بنگلہ
گنبد آبشار لفٹ
لیسوراسٹیٹ

برادر محترم مولانا سید نفیس الحسینی صاحب۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عنایت نامہ بحمد ستہ ہوا۔ میں بنگلور آیا ہوا تھا۔ اس لئے جواب میں تاخیر ہوگئی امید کہ معاف فرمائیں گے۔

میں دیدہ و دل فرش راہ کئے ہوئے تھا کہ کب اس عرصہ میں اجلاس ناگپور ہو اور ملاقات ہو سکے۔ کاش آپ ویزا لیکر تشریف لے آتے۔ ویزا کی کوشش کیجئے۔

"سوانح حیات" افسوس ہے کہ ابھی تک طبع نہیں ہوئی نیو کہ اب ابتدائی حصوں، جو حضرت بندگی مخدوم قدس سرہ کی ابتدائی زندگی سے متعلق ہے لکھا ہے۔ میں نے یہ کام کیا انہوں نے اس کو ادھورا چھوڑ دیا ہے اور وہ ادھورا حصہ ابھی تک طبع نہیں فرمایا۔ اگر کوئی صاحب ذوق اس کو دیکھ کر اس کی تکمیل کر دے تو انہوں نے کہی تھی کہ میں طبع کرا دوں گا لیکن اس وقت ہر تیار نہیں کرتا۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ یہ کتاب طبع ہوگی یا نہیں۔ دو سال ہوئے میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ ہر سال گرمی میں کچھ دن حضور شائع فرمایا جائے۔ خیال ہے سال آئندہ۔ آئندہ رسالہ جو فارسی میں

Marfat.com

Marfat.com

محمد اکبر الدین صدیقی
آغاپورہ حیدرآباد دکن

مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۶۵ء

محترمی سیدہ زاد لطفہ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ گرامی نامہ ملا ۔ میں آپ کو کیسے بھول سکتا ہوں آپ نے اپنے دست مبارک سے میری فائل میں مشفقانہ نوازش تحریر فرما کر اپنی دستخط بھی ثبت فرمائی ہے ۔ ڈاکٹر نارنگ نے کتاب مجھے بھیجی تھی اور تبصرہ چھپنے بھی اس نسخہ کو دیا تھا میں اس پر تبصرہ بھی کر چکا ہوں ۔ میرا جہاں تک خیال ہے نارنگ نے میری کتاب حیدرآباد کے تقدمے ہی سے وہ اشعار لئے ہیں جنھیں سیف اللہ نے نظم کیا ہے ۔ سیف اللہ کو میں اپنے مقدمہ حیدرآباد صفحہ ۱۹ پر صاف بتلا چکا ہوں کہ "شمالی ہند میں سیف اللہ نے حیدرآباد کا قصہ نظم کیا ہے" ۔

مولانا ۔ کچھ بات یاد آئی ۔ اگر مولانا جمال الدین منیری کی تاریخ وفات سے آپ آگاہ ہوں تو بحوالہ ارقام فرمائیے ۔ میری مشکل بڑھ رہی ہے ۔

Marfat.com

Marfat.com

۷۴

شریف آباد R-93/1
فیصل آباد ۱۹/۱۰/۹۳
۲۵ ستمبر

مکرم المقام جناب سید نفیس الحسینی صاحب زاد المجدہ ، السلام علیکم

عریضہ مشمولہ اصل مجموعہ اقتباسات اور مکتوبات حضرت خواجہ ابو النصر ضیاء الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ ہیں ۔ بمطابق تحریر مشفق محترم شیخ علاؤ الدین صاحب جملہ کاغذات مذکورہ کتب خانہ میں محفوظ کر دیئے گئے ۔ اگر یہ مناسب سمجھا جائے کہ جملہ کاغذات شریف ہذا مع مطبوعہ مجموعہ ہٰذا کتب خانہ مذکور میں منتقل کر دیئے جائیں تو ایسا بھی ہو سکتا ہے ۔ آپ کے خاندان کا مکمل شجرہ خاندانی تیار کیا جا رہا ہے ۔ حضرت خواجہ محمد حسین سجادہ صاحب مدظلہ العالی سے ملاقات کے بعد آپ کے اس خاندان کا مکمل حال مفصلہ تحریر کر دیا جائے گا ۔ حضرت خواجہ صاحب موصوف کے ساتھ ملاقات کے لئے ۲۵ ستمبر سے ۵ اکتوبر تک کا وقت مناسب رہے گا ۔

دریافت فرمایا جائے ۔ آپ کے سلسلہ خاندان کا ثبوت میں آپ کی دیانتہ حد تک اس وقت تک میں محفوظ ہو گیا ۔ مگر آپ کے پاس کوئی مطبوعہ خاندانی شجرہ وغیرہ ہو تو اس کا بھیجنا بھی ضروری ہے ۔ اول اقتباسات مشمولہ مجموعہ میں جو عبارت اردو کی قدیم ہے غالباً کس کی ہے اور سلسلہ خاندانی کے ساتھ فرمائیے ۔ انیس نوازندہ کی عمر تقریباً چھ سال ہے ۔ جو دو پہر تک چل رہا ہے ۔ خادم

Marfat.com

Marfat.com

M. Akbaruddin Siddiqui
Charqandael Aghapura
HYDERABAD-1. (A. P.)

BY AIR MAIL
PAR AVION
हवाई डाक से

INLAND LETTER

अन्तर्देशीय पत्र

Sender's name and address

M. Akbaruddin Siddiqui,
~~Charqandael Aghapura,~~
HYDERABAD-1. (A. P.)

इस पत्र के अन्दर कुछ न रखिए

19۸ 29-5-79

محترمی و مکرمی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مرحوم والد کے بعد آپ کی تحریر نے آنکھوں کو
نور اور دل کو سرور بخشا۔ میں نے خط پانے کی
مسرت میں لانے والے ڈاک کا نام بھی نہ پوچھا
حسب کا فسوس ہے۔
آپ نے "بجھتے چراغ" کا ایک نسخہ
طلب فرمایا میں نے دو گذران دئے ہیں
شاید کسی اور کے کام آجائے۔
اس کے ساتھ میں نے دو شمارے
"مسعود" کے بھی ساتھ کر دئے ہیں

بخدمت جناب پروفیسر نفیس الحسینی صاحب
جامعہ مدنیہ کریم پارک راوی روڈ
لاہور - پاکستان
LAHORE
PAKISTAN

بجھتے چراغ کے بعد میں نے حضرت شیخ محمود خوشنویس
رحمۃ اللہ علیہ کی مختصر سی سوانح لکھی تھی جو ممبئی کے ایک
رسالے میں ہندوستانی زبان میں چھپا تھا۔
آپ کا عقیدت مند ہونے کی وجہ سے
میرے عقیدت میں اضافہ کا باعث بنا ہے
اگر اس سلسلے میں کوئی اور کتاب یا مواد آپ کی
نظر سے گزرے تو میں اس کا مطالبہ کرنے کی جسارت کروں گا
امید کہ آپ بخیر و عافیت ہوں گے
آپ کا
محمد اکبر الدین صدیقی

Marfat.com

Cable QESUDARAZ
Phone 224171

RASHEED & SONS

(...HARIA WALA)

IMPORTERS EXPORTERS & INDENTORS
WHOLE SALE KIRYANA MERCHANTS
ARECANUT & COCONUT PLANTERS

Import Regn No
W 08352
Date 8 6 72

M/s S... P...
M/s Abdullah Mohd Ahmed
Mansion Near Saeed Manzil
Jamila Street
KARACHI
PAKISTAN

Ref.

Date

Marfat.com

ابوالفضل سید شاہ قبول اللہ حسینی زیدی
سجادہ نشین ـــــ روضہ منورہ خورد گگرہ شریف
فون (551)

واقع ۲۱ر نومبر ۱۹۸۰ء ۱۲ر محرم الحرام ۱۴۰۱ھ

مکرمی

السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ - امید کہ آپ بعافیت ہونگے

ذریعہ غلام نبی صاحب آپ کا خط وصول ہوا - چند ماہ قبل بھی ایک صاحب آپکا خط لائے تھے جسمیں آپ تحریر فرمائے تھے کہ

سوانح نامہ کے فوٹو کاپی روانہ کریں - صاحب موصوف سے کہا وعدہ کیے - بغیر لیے چلے گئے - اسلیئے وہ روانہ نہیں ہوسکے - آپ اور ایک خط مجھے چند کتب روانہ کرنے لکھے تھے وہ کتب گگرہ میں دستیاب نہ ہوسکے اگر مل جائیں تو روانہ کردونگا - اگر وہاں کے بھی کوئی ملفوظات کہنی کے طبع ہوئے ہوں تو روانہ فرمائے

تمام متعلقین کی خدمت میں سلام کہیئے - بچے اور بھائیاں بھی آپکو سلام کہتے ہیں

سید شاہ قبول اللہ حسینی زیدی
سجادہ نشین روضہ منورہ خورد گگرہ

Marfat.com

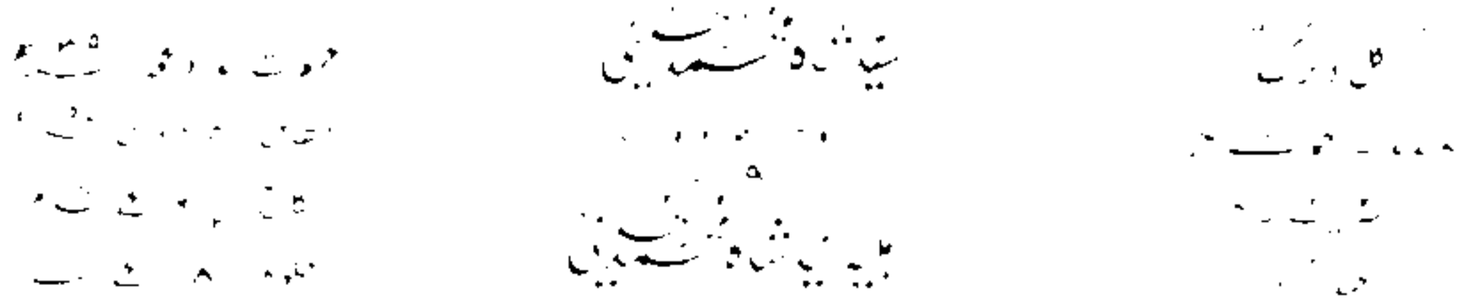

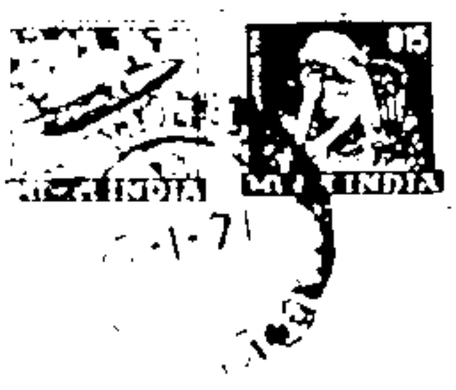

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ہماری لڑکی کے عقدِ نکاح میں

آپ کی شرکت باعثِ تشکر ہوگی

سید شاہ محمد الحسینی

سجادہ نشین درگاہ بزرگ

و

اہلیہ سید شاہ محمد الحسینی

"گل درگ"
۷۷۸- حمایت نگر
اسٹریٹ- ۱۴
حیدرآباد

جمعرات ۲۴ ذیحجہ ۱۳۹۵ھ
مطابق ۲۵ دسمبر ۱۹۷۵ء
نکاح ۵½ بجے شام
ولیمہ ۷ بجے شب

۸۶/۹۴

عشائیہ

بہ مسرت شادی خانہ آبادی

عزیزم سید شاہ خسرو حسینی سلمہ اللہ

جناب کی

ہمطعامی باعث مسرت ہوگی

سید شاہ محمد حسینی سجادہ نشین

درگاہ منورہ بزرگ گلبرگہ

تاریخ ۲۹ دسمبر ۱۹۷۵ء

بوقت ۸ بجے شب

مقام

حویلی درگاہ بزرگ گلبرگہ

خدمت جناب برادرانہ سید نعیم الحسینی صاحب

زحمت کرہ عشائیہ

Marfat.com

Book Post

۲۰۳

To

Marfat.com

۷۸۶
۹۲ ص

۵۵۸
فون ملک و آفس فون نمبر
روضہ منور نارنگ
گلبرگہ شریف ۱۹۸۲ع
مورخہ ۹/ ستمبر سنہ

عزیز گرامی قدر زاد محبتہٗ !

وعلیکم السلام و رحمتہ اللّٰہ و برکاتہٗ ۔ مزاج وہاج ۔

کرم نامہ الحاج عبد الرشید صاحب کے ذریعہ وصول ہوا ۔

چند ماہ پیشتر جناب الحاج عبد الرشید صاحب کے ذریعہ میرا پیام یقیناً آپ کو پہنچا ہوگا ۔ حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو درازؒ کے سوانح حیات ممدوح کی ولادت با سعادت سے لے کر قیام دہلی تک سنا تھا کہ آپ نے ترتیب دی ہے ۔ میں نے اپنے پیام میں آپ سے خواہش کیا تھا کہ وہ مضمون مجھے بغرض عنایت فرمائیں ، جس کا تا حال انتظار رہے ۔ از راہ کرم اس کے عاجلانہ ترسیل کا انتظام فرماکر رہین منت فرمایئے ۔

آپ کی تشریف آوری کی نوید سے دلی مسرت ہوئی ۔ ضرور آیئے ۔

چشم ما روشن دل ماشاد ۔

آپ کی پر خلوص دعاؤں کا ممنون ہوں ۔ آپ کا سلام نیاز بارگاہ بندہ نواز میں ضرور گزرانوں گا ۔ میری جانب سے بھی آپ کے جملہ افراد خاندان کی خدمات میں سلام عرض کر دیجئے ۔ خدا حافظ

دعا گو

سید شاہ گلزار
سجادہ نشین ۸۲/۹/۶

Marfat.com

گلبرگہ شریف

مکرمی سید لعیس حسینی صاحب لاہوری

السلام علیکم ۔ مزاج گرامی بخیریت ہوگا۔

Marfat.com

مزید برآں کہ کتابیں ملتے ہی فوراً مجھکو اطلاع کریں آپ کی فوراً روانہ کر دیں اگر ہیں نہ ملی تو آپکا خط موصول ہوتے ہی آپ اسکی فکر نہ کریں۔ آپکی وی پی ملتوی کتاب جو کہ ہیں روپیہ کی ہے آپکا خط موصول ہوتے ہی آپ اسکی فکر نہ کریں۔ آپکی وی پی ملتوی کتاب جو کہ ہیں روپیہ کی ہے ۱۵ روز کے اندر روانہ کیا جائے ملی پانچ جلد حساب دیجئے۔ میری کتاب کثیر الاشاعت متعلق جو وکیل صاحب کا پتہ اور کارڈ دیا تھا اسکے بعد کے حالات کس نتیجے پر پہنچے کتاب بھیجنے ہوئی یا نہیں فوراً حساب دیجئے۔ گھر پر سب کو حسب مراتب سلام اور دعا۔ باقی آپ سے متعلقین کو سلام عرض کریں۔ اب اجازت دیجئے۔ خدا حافظ۔ خیر اندیش۔ یوسف ہاشمی۔

:वाई पत्र
Aerogramme

FOR PAKISTAN ONLY

INDIA

Syed NAFEES Husaini
No, 477/3 near jama Madania
Karim Park Raazi Road
LAHORE (Pakistan)

Yousuf Hashmi
Dargah Sharif Raza Khurd
Dist, GULBARGA, Karnataka
(India) 585104

Marfat.com

KHANKAH DARGAH

Khaja Abul Faiz

Syed Shah Ameenuddin Husaini
Sajjada - Nasheen & Muthvali

Khenkah Khaja Abul Faiz
Noorkhan Talaam. Bidar 585 401
INDIA KARNATAK.

Ref KAF

Date 21. 3 1991

Marfat.com

میری صحت پر بھی متاثر ہے، قلب و عارضہ میں مبتلا ہوں۔
اپنے اوقات خاص میں دعا فرماتے رہیے۔ اور اس رابطہ کی
جو تجدید فرمائی گئی ہے۔ ہمیشہ کیلئے قائم رکھیے۔
مجھے یہ لکھتے ہوئے ہچکچاہٹ ہو رہی ہے کہ آپ جو کتاب بھیجنا
سرکار رحمان ہر گاہ [illegible] زیادہ بھیجنا احسان فرمائیے
راشد تسریہ طفیل سرکار خواجہ ابوالفیض رح آپ کو تادیر سلامت رکھے
دنیاوی و دینی مدارج میں اضافہ فرمائیے۔ آمین

آپ کی مرضی آپ جتنے کتب بھیجیں
آپ کی نوازش و کرم فرمائی
جلد سے جلد واپسی تمنائے عاجزانہ

سجاد الحسن

۱۳ مارچ ۱۹۹۱

سرکار خواجہ ابوالفیض کی شان میں
سلام منسلک ہدیہ ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ساداتِ گیسو دراز پنجاب

تحریر
سید نفیس الحسینی

انتساب

اپنے نانا بزرگوار

زبدۃ الواصلین، برہان العارفین، سید الاولیاء الکاملین
سند الاصفیاء السالکین، مرکز دائرہ ولایت، مجمع شریعت و طریقت
رمز شناسِ معرفت و حقیقت، سید السادات، مجمع السعادات
مقبولِ بارگاہ الٰہ

حضرت مولانا سید محمد عبد الغنی شاہ قادری نقشبندی ۱۳۵۹ھ / ۱۹۴۰ء

کی

روحِ پرفتوح کے نام

کہ راقم سطور کا یہ رسالہ انھیں کی توجہات عالیہ کا ثمر دلنواز ہے

ہر چند کہ نیست لائق بوسہ
آخر ز گدا شاہ نباشد دوسہ

نفیس الحسینی

۱۲ ربیع الاول ۱۳۹۳ھ
۱۶ اپریل ۱۹۷۳ء

Marfat.com

فضیل الحسینی

ساداتِ گیسو دراز پنجاب

راقمِ سطور کے پردادا بزرگوار حضرت سیّد محمّد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی "بیاضِ صدری" (تالیف ۱۲۲۵ھ) میں لکھا ہے کہ پنجاب میں ساداتِ گیسو دراز کے مورثِ اعلیٰ سیّد السّادات حضرت شاہ حفیظ اللہ حسینی گلبرگوی قدّس سرّہٗ ہیں آپ محمّد شاہ رنگیلے کے عہد (۱۱۳۱ تا ۱۱۶۱ھ / ۱۷۱۹ تا ۱۷۴۸ء) میں دکن سے تشریف لائے۔

آپ قطب الاقطاب حضرت سیّد محمّد حسینی گیسو دراز المعروف بہ "خواجۂ بندہ نواز" قدّس سرّہٗ (المتوفی ۸۲۵ھ مدفون گلبرگہ شریف، دکن) کی اولاد سے ہیں۔ نسب نامہ حسب ذیل ہے:

شاہ حفیظ اللہ بن شاہ اسد اللہ بن شاہ عبد اللہ بن سیّد صوفی[1] بن سیّد احمد[2] حسینی بن خواجہ ابو الفیض شاہ من اللہ[3] بیدری بن سیّد یوسف المعروف بہ محمّد اصغر[4] حسینی بن خواجۂ دکن حضرت سیّد محمّد حسینی گیسو دراز[5] قدّس اللہ اسرارہم۔

(سیرِ محمّدی، تاریخ حبیبی، تبصرۃ الخوارقات قلمی، بیاضِ صدری قلمی تالیف ۱۲۲۵ھ، گلدستۂ کریم قلمی ۱۳۴۱ھ، خاندانی قلمی شجرے، کنز الانساب ص ۲۷۶ مطبوعہ ۱۹۳۵ء، نفائس الانساب مسودہ از احقر نفیس الحسینی عفا اللہ عنہ)

---

[1] سیّد محمّد صوفی حسینیؒ، المتوفی ۹۱۱ھ احاطۂ روضۂ منورہ بزرگ گلبرگہ شریف میں آپ کا گنبد معروف ہے۔

[2] سیّد احمد حسینی غالب کرامات، المتوفی ۸۷۹ھ، بیدر میں احاطہ درگاہ خواجہ ابو الفیضؒ میں ایک چوکھنڈی کے اندر آپ کا مزار ہے

[3] خواجہ ابو الفیض حضرت شاہ من اللہ حسینیؒ، المتوفی ۶ ربیع الاوّل ۸۷۹ھ۔ اپنے والدِ بزرگوار کے خلیفہ تھے۔ ان کے بعد اپنے برادرِ بزرگ حضرت شاہ یداللہ حسینیؒ سے فیضیاب ہو کر خلافت سے سرفراز ہوئے۔ بیدر شریف میں آپ کا مزار مرجعِ خلائق ہے۔

[4] مخدوم زادہ خرد سیّد اصغر حسینی، المتوفی ۲۱ محرم الحرام ۸۲۸ھ، اپنے والد نامدار حضرت خواجہ گیسو دراز قدس سرہٗ کے مرید و خلیفہ تھے۔ حضرت خواجہ صاحب کے پائین میں مدفون ہیں۔

[5] حضرت خواجہ گیسو درازؒ ہند و پاکستان کے صفِ اوّل کے اولیاء اللہ میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت شیخ نصیر الدین چراغِ دہلی (م ۷۵۷ھ) کے خلیفہ و جانشین تھے۔ تاریخ وفات ۱۶ ذیقعدہ ۸۲۵ھ۔ مزارِ مبارک منبعِ فیوض و برکات ہے۔

راقم سطور ۱۶ ربیع الاول ۱۳۸۱ھ (۲۹ اگست ۱۹۶۱ء) کو جناب سیّد عظمت اللہ حسینی برادرِ خرد حضرت سجادہ نشین صاحب روضۂ خرد کی دعوت پر گلبرگہ شریف حاضر ہوا پانچ روزہ قیام کے بعد ۲۱ ربیع الاوّل ۱۳۸۱ھ (۳ ستمبر ۱۹۶۱ء) کو بیدر شریف پہنچا۔ محترم جناب سیّد معین الدین حسینی صاحب سجادہ نشین روضہ حضرت خواجہ ابو الفیضؒ کے ہاں تین روز قیام کیا اس سفر میں مذکورہ بالا سب بزرگوں کے مزارات کی زیارت نصیب ہوئی۔ ۱۲ احقر نفیس الحسینی

Marfat.com

قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اخیر زمانہ حیات میں تشریف لائے۔ مسکن و مدفن نواحِ سیالکوٹ

حضرت شاہ حفیظ اللہ حسینی قدس سرہٗ کے ایک فرزند سیّد گل محمد حسینی تھے، ان کے حالات معلوم نہیں ہو سکے

حضرت سیّد گل محمد حسینیؒ کے ایک فرزند شاہ عبدالکریم حسینی تھے۔

حضرت شاہ عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ

آپ عالم باعمل، عارف ربانی اور مقبول بارگاہِ خداوندی تھے۔ موضع ننگل کلاں (متصل بن باجوہ، تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ) میں آپ کی بود و باش تھی۔ صاحب "بیاضِ صدری" نے آپ کو حاجی حرمین شریفین لکھا ہے خاندانی روایت ہے کہ آپ حرمین شریفین میں سات آٹھ برس درس و تدریس میں مشغول رہے۔ جب آپ نے وہاں سے واپسی کے لیے رختِ سفر باندھا، تو ایک سوداگر نے جو آپ کا شاگرد رشید تھا، ایک غلام اور بہت سا مال آپ کی نذر کیا۔

ابھی ایک ہی منزل سفر کیا تھا کہ غلام کی نیت میں فتور آگیا۔ اُس نے مال لوٹنا چاہا۔ اس غرض سے اس نے حضرت کے پتھر مار کر زخمی کر دیا۔ اور مال لوٹ کر فرار ہو گیا۔ پتھر آپ کے گھٹنے پر لگا جس کا اثر رفتار میں عمر بھر رہا۔

آپ وہیں سے واپس ہوئے اور سوداگر کو صورت حال سے مطلع کیا۔ اس نے بہت افسوس کیا اور غلام کی تلاش کرا کے سخت سزا دی۔

تندرست ہونے کے بعد آپ وطن تشریف لے آئے یہاں ننگل کلاں میں ایک سال ٹھیرنے کے بعد [illegible] آپ نے حرمین شریفین کا سفر اختیار کیا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ اس مرتبہ آپ اہل و عیال [illegible] لے گئے۔ اور مستقل وہیں سکونت اختیار کر لی۔ اس سے قیاس ہوتا ہے کہ سادات گیسو دراز کی یہ شاخ حرمین شریفین میں بھی پھولی پھلی۔

حضرت شاہ عبدالکریمؒ کے آثارِ مبارک میں سے ایک خاتم اب تک خاندان میں چلی آ رہی ہے جس کا نقش یہ ہے: "عبدالکریم بنگر بہ سیّد گل محمد"

اس پر ۱۱۶۴ھ ہجری مرقوم ہے۔

لہ سیّد محمد حسین بن سیّد شاہ عبدالحق سے راقم طور پر لکھا ہے کہ حضرت شاہ عبدالکریم کے ہمراہ ان کے تین فرزند یعنی محمد غوث، محمد عظیم اور ایک دختر غلام فاطمہ گئیں۔ واللہ اعلم بالصواب

Marfat.com

ہمارے بعض خاندانی شجروں پر یہ مُہر ثبت ہے۔ ایک شجرہ میرے پاس بھی ہے جس پر یہ نقشِ خاتم موجود ہے۔ یہ خاتم راقمِ سطور کے نانا بزرگوار حضرت مولانا سید عبدالغنی شاہ صاحب قادری نقشبندیؒ (م $\frac{۱۳۵۹}{۱۹۴۰}$ھ) کے پاس موجود تھی۔ اَب ان کے فرزند حضرت مولانا سید محمد اسلم صاحب کے پاس ہے۔

نقشِ خاتم کے مطابق حضرت شاہ عبدالکریم حسینی $\frac{۱۱۶۴ھ}{۱۷۵۱ء}$ میں نندہ تھے۔ ظاہر ہے اس کے بعد ہی رحلت فرمائی۔ آپ کے ایک فرزند شاہ محمد صالح تھے جو ننگل کملاہی میں مقیم رہے۔

حضرت شاہ محمد صالح رحمۃ اللہ علیہ

عوام میں آپ "صالحوں شاہ" مشہور ہیں۔ عارفِ ربانی اور صاحبِ کشف وکرامات بزرگ تھے۔ ننگل کملا کی مغربی مسجد غالباً آپ ہی نے تعمیر کی تھی۔ اسی میں مشغول بحق رہتے تھے۔ ابتدائی زمانہ میں ایک وسیع وعریض رقبۂ زمین آپ کی ملکیت تھا۔ جو آج بھی "صالحوں شاہ دی واسی" کے نام سے مشہور ہے۔ فقر و درویشی کا رنگ آپ پر ایسا غالب آیا کہ سب رقبہ خیرات کر دیا۔ شاہ صاحب کی بزرگی کے قصّے لوگ بیان کرتے ہیں آپ کی دو کرامتیں پیش کی جاتی ہیں۔ راوی ان کے سید محمد حسین بن سید شاہدین ہیں:

(۱) ایک دفعہ آپ نے کچھ گھی خریدا۔ آپ اور بابا خان محمد کرنگالی والے مِل کر کھانا کھانے لگے تو گھی کا برتن کھولا کیا دیکھتے ہیں کہ برتن چیونٹوں سے بھرا ہوا ہے۔ بابا خان محمدؐ کو بہت ہی تعجب ہوا۔ حضرت شاہ صاحب نے برتن کا منہ کپڑے سے ڈھانک دیا۔ تھوڑی دیر بعد کھولا تو اس میں صاف ستھرا گرم گرم گھی تھا۔

(۲) ایک مرتبہ آپ وضو کے لیے کنوئیں پر تشریف لے گئے۔ ایک شخص سے فرمایا کہ کنواں چلاؤ تاکہ میں وضو کر لوں۔ اُس نے عذر کیا کہ مجھ میں طاقت نہیں۔ فرمایا، تم ایک طرف چلے جاؤ آپ نے ایک کنکر دم کر کے "گادھی" پر رکھ دیا اور کنواں خود بخود چلنے لگا۔ آپ نے نہایت اطمینان سے وضو کیا اور گھر چلے آئے۔ "گادھی" پر سے کنکر اٹھانا یاد ہی نہ رہا۔ تھوڑی دیر بعد شخص حاضر ہوا اور عرض کی کہ کنواں ابھی تک بدستور چل رہا ہے۔ آپ دوبارہ تشریف لے گئے اور کنکر اٹھایا تو کنواں رک گیا۔

خاندانی روایت ہے کہ موضع کرنگالی کے بابا خان محمدؐ آپ سے نہایت درجہ عقیدت و محبت رکھتے تھے اس لیے حضرت اکثر اوقات کرنگالی میں بسر فرماتے تھے۔ وہاں بھی آپ نے ایک چھوٹی سی مسجد تعمیر فرمائی جو تا حال موجود ہے۔ تخمیناً آپ نے بارھویں صدی ہجری کے آخر یا تیرھویں صدی ہجری کے آغاز میں

Marfat.com

وفات پائی ۔ مزار مبارک قبرستان کرنگالی میں شرع شریف کے مطابق خام حالت میں ہے ۔ بابا خان محمد حضرت شاہ صاحب کے بعد فوت ہوئے اور جسد تنا شاہ صاحب کے پہلو میں مشرقی جانب سپرد خاک کیے گئے ۔ ان کا مزار پختہ چوکھنڈی میں ہے ۔

حضرت شاہ محمد صالح حسینیؒ کے ایک ہی فرزند شاہ محمد سلیم تھے ۔

حضرت شاہ محمد سلیم رحمۃ اللہ علیہ

اولیاء ربانی میں سے تھے ۔ اغلب خیال یہی ہے کہ موضع ننگل کملاہی آپ کا مسکن و مدفن ہے آپ کے دو فرزند تھے ؛

سید محمد بخش المعروف بہ محمد شاہ اور : شاہ غلام محمدؒ المعروف بہ گامے شاہ

حضرت سید محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ

آپ ایک کامل ولی متوکل درویش اور مستجاب الدعوات بزرگ تھے ۔ غالباً ننگل کملاہی میں پیدا ہوئے ۔ لیکن عمر شریف کا بیشتر حصہ موضع الملہ تحصیل زیرہ، ضلع سیالکوٹ میں بسر ہوا ۔

آپ کا پورا زمانہ سکھ گردی سے پُر آشوب رہا ۔ رنجیت سنگھ ۱۹۹۱ء تا ۱۹۳۹ء اور اس کے جانشین سکھ حکمرانوں کا دور آپ نے دیکھا ۔ سیالکوٹ اور اس کے اطراف میں سکھوں نے لوٹ مار قتل غارت کا بازار گرم کر رکھا تھا ۔ ہر طرف ابتری پھیلی ہوئی تھی ۔ پورے پنجاب میں بالعموم اور سیالکوٹ سے مسلمانوں پر بے پناہ وحشیانہ مظالم ڈھائے گئے ۔ مسجدوں کو منہدم کر کے انہیں گھوڑوں کے اصطبل بنا دیا گیا اور قصبے انہوں نے ویران و برباد کر دیے تھے ۔

شاہ غلام محمد المعروف عام طور پر "گامے شاہ" کہلاتے تھے ۔ بڑے صاحب حال بزرگ تھے ۔ ننگل کملاہی میں ہی رہتے تھے ۔ وہیں ان کا مزار ہے ۔ ان کے پوتے

وفات پائی ۔ ننگل کملاہی مغربی مسجد کے قبرستان میں آپ کے ایک پوتے

پارسا اور صاحب حال بزرگ تھے ۔ وہ بھی موضع ننگل کملاہی میں ہی رہتے تھے ۔ وہیں ان کا مزار ہے ان کے پوتے

میں فوت ہوئے صحن مسجد کی مشرقی دیوار سے بالکل متصل آسودہ خاک ہیں ۔ ان کے چار فرزند تھے ۔ سید غلام علی محمد علی شاہ

محمد علی میں ۔ سید عبدالعزیز نے غلام علی شاہ اور سید محمد علی شاہ کی اولاد تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور میں آباد ہے ۔

سید عبدالعزیز کے دو فرزند تھے جن سے سلسلہ جاری ہے

Marfat.com

موضع الھڑ میں زیادہ تر سکھوں اور ہندوؤں کی آبادی تھی۔ گاؤں کے بڑے بوڑھوں کا بیان ہے کہ یہاں ایک چھوٹا سا قلعہ بھی تھا جس میں سکھوں کا ایک جتھا رہتا تھا۔ یہ قلعہ اب مسمار ہو کر پیوند زمین بن چکا ہے۔ حضرت شاہ صاحب چونکہ مقامی مسلمانوں میں ممتاز شخصیت کے مالک تھے، اس لیے سکھوں نے آپ کو ایذا دینا چاہی۔ میری والدہ محترمہ کی پھوپھی شاہ بیگم صاحبہ مرحومہ بیان فرمایا کرتی تھیں کہ سکھوں نے شاہ صاحب کو گرفتار کرنے کا اعلان کر دیا۔ آپ اُس وقت گھر سے باہر تھے، آپ کو اس اعلان کی خبر ہوئی تو فوراً گھر تشریف لے آئے۔ چولھے میں آگ جلانے کا حکم دیا۔ ایک ہنڈیا میں پانی ڈال کر چولھے پر رکھوا دیا۔ پانی اُبلنے لگا تو اس میں آپ نے ایک تعویذ ڈالا۔ اللہ تعالیٰ کا ایسا فضل ہوا کہ سکھ آپ کو گرفتار کرنے سے باز رہے۔

حضرت شاہ صاحب کا زمانہ برِصغیر پاک و ہند کی تاریخ میں نہایت درجہ اہمیت کا حامل ہے۔ آپ ہی کے زمانے میں امامِ دوراں مُجدّدِ وقت حضرت سیّد احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کی جماعتِ مجاہدین کے سکھوں سے معرکے ہوئے جن میں غازیانِ اسلام نے سکھوں کو پے در پے شکستیں دیں۔ لیکن ۱۶ ذیقعدہ ۱۲۴۶ھ (مئی ۱۸۳۱ء) کو جنگِ بالاکوٹ میں سکھوں کو غلبہ حاصل ہو گیا۔ حضرت سیّد صاحبؒ اور حضرت مولانا محمد اسمٰعیلؒ اور ان کی مقدس جماعت کی ایک کثیر تعداد میدانِ جنگ میں شہادت سے سرخرو ہوئی۔

بنا کردند خوش رسمے بخون و خاک غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

۱۸۳۹ء میں رنجیت سنگھ راہیٔ ملکِ عدم ہوا۔ اس کے بعد اس کے جانشین صرف دس برس حکومت کر سکے
۱۸۴۹ء میں انگریزوں نے پنجاب پر قبضہ کر لیا۔
۱۸۵۷ء میں انگریزی حکومت کے خلاف عَلَمِ حُرّیت بلند ہُوا۔ ہندوستان کے متعدد بڑے شہروں میں شورش برپا ہوئی۔

پنجاب میں بھی کئی مقامات پر فساد اور خون ہوئے۔ ۹ جولائی ۱۸۵۷ء کو صبح چار بجے سیالکوٹ جہادی فوجیوں نے حرمت خاں کی قیادت میں بغاوت کی۔ جیل خانے کے سب قیدی رہا کرا دیے۔ خزانہ لُوٹ لیا، ضلع کا دفتر اور دوسرے تمام محکمے اور کچہریاں اور میگزین وغیرہ آگ لگا کر اڑا دیے گئے۔ ترمو ہیڈ کے نزدیک موضع تھاکر پور اور وزیر پور کے درمیان انقلابیوں اور انگریزوں میں زبردست جنگ ہوئی ابتدا میں تو انگریزوں کے چھکے چھوٹ گئے۔ حرّیت پسندوں نے انگریزی فوج کی بڑی تعداد کو موت کے گھاٹ

Marfat.com

اُتار دیا اور مردانہ وار بڑھ کر کچھ توپوں پر بھی قبضہ کر لیا ۔ انگریزی فوج کے پاؤں اکھڑ چکے تھے اور وہ میدان سے بھاگنے ہی والی تھی کہ اسے تازہ دم برٹش فوج کی کمک پہنچ گئی ۔ گھمسان کی جنگ کے بعد انگریز غالب آگئے حالات پر قابو پانے کے بعد انگریز افسروں نے سیالکوٹ شہر میں ظلم و بربریت کا بازار گرم کیا ۔ چوک گندم منڈی چوک بڑا پیپل والا اور شہر کے تمام ناکوں میں سولیاں نصب کر دی گئیں ۔ کسی شخص کے بارے میں ذرا سا شبہ بھی ہوا کہ اُس نے انقلاب میں قدرے حصّہ لیا ہے ، اُسے سرِ عام سولی پر لٹکا دیا گیا ۔ کئی کئی دن تک لاشیں سولیوں پر لٹکی رہنے دی جاتیں ۔ حرمتِ خان اور دوسرے فوجی افسروں کو سولی پر چڑھایا گیا ۔ بڑے بڑے باغی گرفتار ہو کر قابلِ دار قرار پائے ۔ ۱۳۹ باغی جموں کی سرحد سے پکڑے آئے وہ توپ سے اُڑا دیے گئے ۔ اہل سیالکوٹ پر پچاس ہزار روپیہ جرمانہ کیا گیا (تاریخ سیالکوٹ مؤلفہ عبدالمجید مطبوعہ ۱۳۰۴ھ / ۱۸۸۷ء ۔ مشاہیر سیالکوٹ ص۱۲۶ : محمد دین فوق ۔ تاریخ سیالکوٹ ص۵۹ : رشید نیاز)

یہ تھے گرد و پیش کے وُہ حالات جن سے آپ کا زمانہ پُر آشوب تھا ۔

حضرت شاہ صاحب نہایت کامل و حاذق طبیب بھی تھے ۔ دوا اور دُعا دونوں سے مخلوقِ خدا کو مستفیض فرماتے تھے ۔ راقمِ سطور کے نانا بزرگوار حضرت مولانا سیّد محمد عبدالغنی شاہ صاحب (م ۱۳۵۹ھ / ۱۹۴۰ء) کے پاس آپ کے دستِ مبارک کی لکھی ہوئی کتابیں موجود تھیں ، جن میں اکثر طب کے موضوع پر تھیں ۔ افسوس کہ یہ نادر قلمی کتابیں اب ناقدری اخلاف کے باعث ضائع ہو چکی ہیں ۔ اب کچھ پریشان اوراق ہی باقی رہ گئے ہیں جن میں سے چند ایک راقم سطور کے پاس بھی موجود ہیں ۔

ذیل میں آپ کی ایک قلمی بیاض سے تبرّکاً ایک ورق پیش کیا جاتا ہے :

"باب پنجاہم در معرفت زحمتِ نارُوا[1] ، علامت آں نارُوا از کجا خیزد ۔ در حوض کہ اسپاں آب خورند سرگین و کمیز اسپاں در آں آب افتد و قدری کرمِ سفید و دُم لعل و سیاہ باشد و یا کنارۂ حوض درختاں بسیار باشد و برگہا در آب افتد ، کرم خورد بسیار پیدا شود و آں کرم در آب کسی بخورد در اندامِ نارُوا پیدا شود یا آنکہ روزے آب خوردہ باشد و بالاشیرینی بخورد بلغم و باد بسیار در رگ و پے نارُوا پیدا آید علامت دویم کہ اول در اندامِ او قلنج بیروں زند و تپ باشد و دراں متفاوت کہ بیروں آمدن کیز وقتی پیغمبر علیہ السلام فرمودند : ہر کہ را نارُوا سیاہ بیروں آید او فی الفور پیش پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بگریہ آمدند و عرض کردند کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دعائی بفرمایند کہ نارُوا سیاہ پیدا نشود ، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] نارُوا یا نارُہ ایک بیماری کا نام ہے جس میں انسان کے جسم پر چلنے والے ہو کر ان سے تاگا سا نکلتا ہے ۔

Marfat.com

درحقِ اُمّتِ خود دُعای کرد تا ناروا سیاه پیدا نشود و ناروا سفید پدید آید - آن سفید مجرب صحت است

برائے ناروا | ایں دعائے بنویسد و بر موضعِ ناروا به بندد - برکت ایں تعویذ نیکو است و اینست:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ يَا نَارُوَا اَنْتَ لَا تَنْكَرُ فَمَاتَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فمت يا ناروا بحق محمد علیه السّلام وَاَنْتَ لَا يَبْغِيْ فَمَاتَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فمت يَا نَارُوَا بحق مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ علیه السّلام طس طس طس طس طس طس طس طس سرظهور برحمتک یا ارحم الراحمین، گرد برگرد ناروا این اسمها بنویسد و یک تعویذ هر روز سه روز به آب بشوید و بخورد، صحت یابد انیست : طلسمات

بالائے ناروا این نقش بنویسد و این تعویذ بشوید بخورد، صحت یابد، این است :

مولو	لولو	حلقہ	حلقہ
مولو	سلو	حلقہ	حلقہ

دیگر

بیارد بیخ آک، درمیان شیر اندازد و بجوشاند و جغرات بندد روستاند یا برتج ستهی یکجا کرده دو سه روز بخورد، هرگز ناروا در عُمر خود نشود

دیگر : کده پر نه بساید و بمالد قدری وجود تا هفته به شود

دیگر : قندِ کهنه سه درم سه غلوله کند، هفت بار ایں دُعا به هر غلوله بمالد و بخواند هر روز خوردن دهد، نیکو شود، دعا ایں است :

"برو فسام فراشام زبردئی ایں ناروا چنانچه پیغمبرِ ما محمد رسول اللّٰه ازیں جهان رفته است تو نیز بحق لا الٰه الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه برو"

چون ایں دُعا بخواند صاحب زحمت را گویند بگرد و قند را بخورد - بکرم اللّٰه تعالیٰ نیکو شود

دیگر : بقلمِ خشک در موضعِ ناروا بنویسد : بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا عَلِيْقًا مَالِيْقًا بِقَلَمٍ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَلِيْقًا -

برائے استقرارِ حمل | نیم سیر اسبغول در شربتِ نبات اندازد و بخورد و عورت استخاضه باز ایستد و

Marfat.com

نیکوشود ۔ ہر زنے کہ ایں دُعا را بخواند یا باخود دارد ہرآئنہ حاملہ شود و مادہ فرزندان گردد وگر بر درخت بندند بار دہد، مجرب است :

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ھو ھو ھو ھو ھو ھو ھو ھو ھو اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ حَیّ حَیّ حَیّ حَیّ حَیّ حَیّ حَیّ حَیّ یا قَیُّوم یا قَیُّوم یا قَیُّوم یا قَیُّوم یا قَیُّوم یا قَیُّوم یا قَیُّوم یا قَیُّوم یا قَیُّوم، وصلی اللّٰہ علیٰ خیر خلقہ محمد والہ اجمعین !

دیگر: بیخ کشنیز تر با شیر مادگاؤ ۔ بجوشانند و قدرے بارو غن مارکند و رحال حمل گیرد

برائے آماس | اگر کسے را آماس در گلو باشد، ایں آیت نوشتہ در گلو بہ بندد، آیت ایں است

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، مِنْھَا خَلَقْنٰکُمْ وَفِیْھَا نُعِیْدُکُمْ وَمِنْھَا نُخْرِجُکُمْ تَارَۃً اُخْرٰی۔ کٓھٰیٰعٓصٓ ۔ حٰمٓ عٓسٓقٓ ؛

منتر مار | راہی پر مار کرا ماکرو صرجا مرین کا تھی نون پانی دیاں کا تھیدی لس جاہ سورج موکھیا بہ دبانی او ترب مُردلک تھانی ۔

حضرت کے خربات میں سے کھانسی کا ایک نسخہ راقم سطور نے بیاض سید عبد الحکیم شاہ صاحب ابن سید کریم شاہ رحمہما اللہ تعالیٰ سے نقل کیا تھا وھو ھذا :

صمغ عربی، نشاستہ، رب السوس، خشخاش سفید، افیون (جملہ ہم وزن) بالعاب بیدانہ حسب مقدار فلفل سیاہ بہ بندد ۔ برائے اطفال کہ از بسیاری سرفہ قے کند۔ و سرفہ خشک کہ مانع از خواب باشد در شب ۔ و نوازل حار دفع کند، نہایت مجرب است

حضرت شاہ صاحب کی ایک خود نوشت بیاض جو "بیاض صدری" کے نام سے معروف ہے خاص طور پر قابلِ ذکر ہے ۔ یہ مختلف موضوعات کا مرقع ہے [illegible] اس بیاض میں آپ نے اپنا شجرۂ نسب بھی تحریر فرمایا ہے ۔ وھو ھذا

سید محمد شاہ بن سید محمد سلیم بن سید محمد جان بن حاجی حرمین شریفین سید عبد الکریم بن سید گل محمد

Marfat.com

بن شاہ حفیظ اللہ بن شاہ اسد اللہ بن شاہ عبداللہ بن سید صوفی[1] بن شاہ جعفر بن سید محمد اصغر بن سید محمد اکبر بن سید محمد چشتی گیسو دراز[2] بن سید یوسف بن سید علی بن سید محمد بن سید یوسف بن سید حسن بن سید محمد بن سید علی بن سید زکریا جیلی بن سید عبداللہ بن سید داؤد بن سید حسین بن سید محمد بن سید عبدالرحمٰن بن سید عمر بن سید یحییٰ بن سید حسین بن سید زید بن امام زین العابدین بن امام حسین بن اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ بن عبدالمطلب بن ہاشم،

وصلی اللہ علیٰ رسولہ الکریم سیدنا محمد وآلہ واصحابہ و آبائہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔"

شجرہ کے نیچے ترقیمہ یہ ہے:

"بدستخط محمد شاہ بن محمد سلیم قوم سید، ساکن اٹھڑ، بتاریخ ۲ جمادی الثانی ۱۲۲۵ ہجری روز منگل"

راقم الحروف کے پاس حضرت شاہ صاحب کے ایک خطی نسخہ "زاغنامہ" کا آخری ورق موجود ہے۔ یہ نسخہ آپ نے اپنے فرزند سوم سید کرم شاہ صاحب کے لیے تحریر فرمایا تھا۔ چنانچہ اختتام پر "بپاسِ خاطر برخوردار سید کرم شاہ" لکھا ہے۔

حضرت شاہ صاحب نے اٹھڑ کے مشرق میں ایک مسجد تعمیر کرائی جو برسوں آپ کے اذکار و اشغال سے معمور رہی۔ مسجد کے ساتھ ہی آپ نے ایک کنواں بھی کھدوایا۔ آج سے تقریباً چالیس پچاس سال پیشتر جب اس کنوئیں کی مرمت کی جانے لگی تو اسکی دیوار سے ایک کتبہ برآمد ہوا۔ لوگ اٹھا کر حضرت مولانا سید عبدالغنی شاہ صاحبؒ کے پاس لائے۔ انہوں نے صاف کرا کے بغور پڑھا تو اس پر حضرت شاہ صاحب کا نام مبارک کندہ تھا۔ حضرت شاہ صاحب حیاتِ مستعار گزار کر اٹھڑ ہی میں فوت ہوئے اور اپنی تعمیر کردہ مسجد کے مشرقی جانب آسودۂ خاک ہوئے۔ آج کل مزار مبارک مسجد کے صحن میں ہے۔

---

[1] "تاریخ محمدیہ" میں سید صوفی سے حضرۃ خواجہ گیسو دراز تک شجرۂ نسب یوں ہے، "سید صوفی حسینی بن سید احمد حسینی بن خواجہ ابوالفیض شاہ من اللہ بیدری بن سید محمد اصغر حسینی بن قطب الاقطاب حضرت سید محمد حسینی گیسو دراز الشہیر بہ "خواجہ بندہ نواز"، رحمہم اللہ تعالیٰ

[2] عمدۃ الطالب، ریاض الانساب، نظام الانساب اور کنز الانساب میں حضرۃ سید محمد گیسو دراز کا نسب نامہ حسب ذیل ہے:
السید محمد بن السید یوسف بن علی بن محمد بن یوسف بن حسین بن محمد بن علی بن حمزہ بن داؤد بن ابی الحسن زید الجندی بن ابی عبداللہ الحسین الفداء بن ابی منصور محمد الاکبر بن عمر بن یحییٰ بن الحسین ذی الدمعہ بن زید الشہید بن علی بن الحسین رضی اللہ عنہم

Marfat.com

صحیح تاریخ وفات آپ کی معلوم نہیں ہو سکی۔ البتہ حسب ذیل شواہد سے زمانۂ وفات دریافت ہو گیا ہے:

(۱) ریکارڈ محکمۂ مال کے مطابق اراضی خانقاہ (شاہ تاجؒ اولیؒ) خسرہ ۷۴۸/۷۴۹ مورخہ ۲ جولائی ۱۸۵۳ء (۲۴ رمضان المبارک ۱۲۶۹ھ) کو تاحیات آپ کے نام معاف ہوئی۔

(۲) آپ کی ایک قلمی کتاب کے حاشیے پر آپ کی حسب ذیل یادداشت مرقوم ہے:

"بتاریخ ۱۵ ہاڑ سمت ۱۹۱۷ مطابق ۶ ذوالحجہ ۱۲۷۶ھ ۲۶ جون ۱۸۶۰ء دن منگلوار کے آونا اندھیری کالیکا یادداشت ہے"

اس تحریر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تاریخ مذکور تک آپ زندہ تھے۔

دیگر قرائن سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ۱۸۶۰ء کے کچھ ہی عرصہ بعد آپ نے وفات پائی خصوصاً آپ کے فرزند آخرین سید بڈھن شاہ صاحبؒ کی عمر کے حساب سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ یہی زمانہ آپ کے وصال مبارک کا ہے۔

آپ کے چھ صاحبزادے تھے۔ جو بالترتیب حسب ذیل ہیں:

سید رحم شاہ، سید احمد شاہ، سید کرم شاہ، سید نواب شاہ، سید ملک شاہ اور سید بڈھن شاہ

اوّل الذکر تینوں فرزند زوجۂ اوّل سے تھے۔ زوجۂ اوّل کے انتقال کے بعد آپ نے دوسری شادی ایک اہل علم قریشی خاندان میں کی۔ زوجۂ ثانی سے آخر الذکر تین فرزند پیدا ہوئے۔ سب سے چھوٹے فرزند سید بڈھن شاہ صاحب ابھی گودوں پرورش پا رہے تھے کہ آپ نے رحلت فرمائی۔ وصال کے وقت فرزندان زوجۂ اوّل جوان ہو چکے تھے اور سید رحم شاہ صاحب کی تو شادی بھی ہو چکی تھی۔ لیکن فرزندانِ زوجۂ ثانی صغر سنی کے عالم میں تھے۔

حضرت شاہ صاحب کی وفات کے بعد زوجۂ ثانی اپنے میکے چلی گئیں۔ کچھ عرصہ بعد والدین نے موضع کھوکھر غربی (تحصیل ڈسکہ، ضلع سیالکوٹ) کے مولانا سلطان احمد صاحب سے ان کا نکاح ثانی کر دیا۔ لہٰذا وہ اپنے یتیم بچوں (سید نواب شاہ، سید ملک شاہ، سید بڈھن شاہ) کو اپنے ساتھ ہی کھوکھر غربی لے گئیں۔ وہ تینوں بچے اُس وقت تخمیناً آٹھ، پانچ اور تین برس کے تھے۔

مولانا سلطان احمد مرحوم کھوکھر قوم سے تھے۔ کھوکھر غربی کی امامت وغیرہ انہیں کے سپرد تھی۔ وہ یتیم اولادِ نرینہ سے محروم رہے۔ چنانچہ انہوں نے ان یتیم سید زادوں (سید نواب شاہ، سید ملک شاہ، سید بڈھن شاہ

Marfat.com

کو بالکل اپنی اولاد ہی کی طرح عزیز رکھا اور پوری دلچسپی سے ان کی پرورش کی، یہاں تک کہ سیّد بڈھن شاہ صاحب کو خاص طور پر اپنا متبنّیٰ بنا لیا اور موروثی زمین بھی ان کے سپرد کر دی۔ یہ تینوں بھائی جب جوان ہو گئے تو مولانا سلطان احمد مرحوم نے ضلع سیالکوٹ ہی کے مختلف دیہات میں ان کی شادیاں کرا دیں۔

سیّد نواب شاہ، سیّد ملک شاہ اور سیّد بڈھن شاہ صاحبان گھوڑیالہ ہی میں مقیم رہے اور زھد و توکّل کی زندگی گزار کر عالمِ پیری میں فوت ہوئے۔ ان کے مزارات گھوڑیالہ غربی میں چاہ وڑائچاں والا کے قریب چھوٹے سے ایک خاص قبرستان میں ہیں۔ چاہ وڑائچاں والا، گاؤں کے جنوب مشرق میں تقریباً دو فرلانگ کے فاصلے پر واقع ہے۔

سیّد رحم شاہ، سیّد احمد شاہ اور سیّد کرم شاہ صاحبان کے مزارات قبرستان شاہ تاجاولیؒ موضع الٹھر میں واقع ہیں۔

وفیات

(۱) سیّد رحم شاہ صاحبؒ : المتوفی تخمیناً ۱۳۱۶ھ / ۱۸۹۸ء بمقام الٹھر، عمر ساٹھ برس سے متجاوز تھی

(۲) سیّد احمد شاہ صاحبؒ : المتوفی ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۲۸ھ ۲۰ ستمبر (۱۹۱۰ء) بمقام الٹھر، بروز منگل، کبر سنی میں وفات پائی۔

(۳) سیّد کرم شاہ صاحبؒ : المتوفی یکم محرم الحرام ۱۳۱۹ھ مطابق ۲۱ اپریل ۱۹۰۱ء بروز یک شنبہ بوقت اشراق بمقام الٹھر، عمر ساٹھ برس سے اُوپر تھی۔

(۴) سیّد نواب شاہ صاحبؒ : المتوفی ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۲۱ھ مطابق ۲۹ فروری ۱۹۰۴ء بوقت عصر بمقام گھوڑیالہ، پچاس برس کی عمر میں رحلت کی۔

(۵) سیّد ملک شاہ صاحبؒ : شعبان ۱۳۴۸ھ مطابق جنوری ۱۹۳۰ء بمقام گھوڑیالہ شرقی۔ عمر کم و بیش پچھتر برس تھی۔

(۶) سیّد بڈھن شاہ صاحبؒ : ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء بروز اتوار بوقت طلوعِ فجر، بمقام گھوڑیالہ غربی، عمر پچپن برس سے کچھ اوپر تھی۔

Marfat.com

اولاد سیّد رحم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تین فرزند ، دو دُختر ۔

سیّد عبداللہ شاہ ، سیّد عطا محمّد ، سیّد محمد مسعود ، برکت بی بی ، سیّد بیگم

سیّد عبداللہ شاہ :۔ بزرگان چورہ شریف کے سلسلہ طریقت میں بیعت و خلافت سے سرفراز تھے۔ ۵ ذیقعد ۱۳۳۱ھ مطابق ۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء کو اٹھڑ میں وفات پائی ۔قبرستان شاہ تاجاولی میں مدفون ہیں ۔ آپ لاولد رہے

سیّد عطا محمّد :۔ سیّد احمد شاہ صاحب چورہ شریف کے مرید و خلیفہ تھے ۔ ۱۴ شوال ۱۳۷۹ھ مطابق ۱۳ اپریل ۱۹۶۰ء کو لاہور میں فوت ہوئے ۔جسد خاکی اٹھڑ لے جا کر قبرستان شاہ تاجاولی میں دفن کیا گیا ۔ آپ کے ایک ہی فرزند ضلع گوجرانوالہ میں ہیں ۔

سیّد محمد مسعود :۔ جامع مسجد سانگلا ہل (ضلع شیخوپورہ) کے خطیب تھے ۔ حضرت سیّد جماعت علی شاہ صاحب ثانی قدس سرہٗ (۱۳۵۸ھ / ۱۹۳۹ء) کے مرید و خلیفہ تھے ۔ ۲۴ رجب المرجب ۱۳۵۹ھ مطابق ۲۹ اگست ۱۹۴۰ء کو جمعرات کے دن سانگلا میں وفات پائی ۔کمپنی باغ سانگلا ہل میں مدفون ہیں ۔آپ کی اولاد زیادہ تر لائلپور میں آباد ہے ۔

اولاد سیّد احمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ایک فرزند ، ایک دختر :

برکت علی شاہ ، عائشہ بی بی

برکت علی شاہ صاحب نے ۱۹ محرم الحرام ۱۳۲۴ھ ، ۵ مارچ ۱۹۰۷ء کو اٹھڑ میں وفات پائی ۔قبرستان شاہ تاجاولی میں مدفون ہیں ۔ آپ کی اولاد سیالکوٹ ، لائلپور اور کراچی میں آباد ہے ۔

Marfat.com

اولاد سیّد کرم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

چار فرزند، دو دختر :

شاہ عبدالکریم، شاہ عبدالغنی، سیّد عبدالحکیم، سید عبدالواحد، شاہ بیگم، حاکم بی بی

شاہ عبدالکریمؒ :۔ حضرت سیّد جماعت علی شاہ صاحب ثانی نقشبندی قدس سرہٗ کے مرید و خلیفہ تھے۔ آپ اولیاء کاملین میں سے تھے ۔ اٹھڑ میں ۲۳ محرم الحرام ۱۳۵۲ھ، ۲۰ مئی ۱۹۳۳ء جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی شب کو ایک بجکر ۱۲ منٹ پر وصال فرمایا ۔عمر شریف ۶۵ سال سے زیادہ تھی۔ مزار مبارک قبرستان شاہ تاجاولیؒ کے جنوب میں تقریباً سو گز کے فاصلے پر تالاب کے قریب شاہ عبدالحکیم صاحب کے مکان کے سامنے واقع ہے، آپ کی اولاد تمام تر شہر لائلپور میں آباد ہے۔

شاہ عبدالغنیؒ :۔ راقمِ سطور کے نانا بزرگوار، پیدائشی ولی تھے ۔ بڑے جاہ و جلال کے مالک تھے۔ حضرت سیّد جماعت علی شاہ صاحب ثانیؒ علیپوری کے خلیفۂ اعظم تھے۔ ۱۵ مئی ۱۸۷۱ء (۲۴ صفر ۱۲۸۷ھ) کو بمقام اٹھڑ پیدا ہوئے ۔ ۲۸ شوال ۱۳۵۹ھ، ۲۹ نومبر ۱۹۴۰ء بروز جمعۃ المبارک اٹھڑ میں واصل بحق ہوئے ۔ قبرستان شاہ تاجاولیؒ میں مدفون ہیں ۔آپ کی اولاد لائل پور شہر میں آباد ہے ۔

شاہ عبدالحکیمؒ :۔ ایک بزرگ شیر علی شاہ صاحب کے مرید تھے ۔ ۱۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۲ھ، ۱۸ جنوری ۱۹۵۴ء کو اٹھڑ میں فوت ہوئے ۔قبرستان شاہ تاجاولیؒ میں اپنے برادرِ بزرگ شاہ عبدالغنی صاحبؒ کے پاس مدفون ہیں ۔آپ کی اولاد لائلپور شہر میں آباد ہے ۔

شاہ عبدالواحد :۔ یکم ذیقعد ۱۳۶۱ھ، ۱۱ نومبر ۱۹۴۲ء کو پسرور میں وفات پائی ۔جسدِ خاکی اٹھڑ لیجایا گیا ۔قبرستان شاہ تاجاولیؒ میں اپنے برادر بزرگ شاہ عبدالغنیؒ صاحب کے پہلو میں مدفون ہیں۔ آپ کی اولاد بھی لائل پور شہر میں سکونت پذیر ہے ۔

Marfat.com

اولاد سیّد نوّاب شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تین فرزند ، تین دختر :

حکیم سیّد محمد عالم ، حکیم سیّد نیک عالم شاہ ، سیّد عبدالعزیز ، جنّت بی بی ، طالع بی بی ، فاطمہ بی بی

حکیم سیّد محمد عالم ، یکتائے روزگار طبیب اور بلند پایہ خوشنویس تھے ۔ ۱۶ محرم الحرام ۱۳۰۱ھ ، ۱۶ نومبر ۱۸۸۳ء کو بمقام گھوڑیالہ پیدا ہوئے ۔ حضرت پیر حیدر شاہ صاحب چشتی جلالپوری کے مرید تھے ۔ اُن کے وصال کے بعد اپنے تایا زاد بھائی حضرت مولانا سیّد عبدالغنی شاہ صاحب قادری نقشبندی (نانا بزرگوار راقم سطور) سے بیعت کی ۔ ۴ جمادی الثانی ۱۳۶۲ھ ، ۸ جون ۱۹۴۳ء کو سنگھل کے دن گھوڑیالہ میں وفات پائی ۔

مزار قبرستان خاص نزد چاہ وڑائچاں والا میں ہے ۔ آپ لاولد رہے ۔

حکیم نیک عالم شاہ :۔ قرآنِ پاک کے سریع القلم خوشنویس تھے ۔ ۱۸۹۵ء میں بمقام گھوڑیالہ پیدا ہوئے ۲۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۷ھ ، ۴ ستمبر ۱۹۶۷ء کو لاہور میں انتقال فرمایا ۔ قبرستان گڑھی شاہو نزد جھگیاں کرم دین میں مدفون ہیں ۔ آپ کی اولاد لاہور اور کراچی میں موجود ہے ۔

سیّد عبدالعزیز :۔ صغر سنی میں فوت ہوئے ۔

اولاد سیّد مُلک شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تین فرزند ، ایک دختر ،

سیّد عالم مخدوم ، سیّد نور عالم ، سیّد فیروز عالم ، رسول بی بی

سیّد عالم مخدوم ۱۸۹۶ء میں پیدا ہوئے ۔ تا حینِ تحریر سیالکوٹ شہر میں [illegible] صاحبِ اولاد ہیں

سیّد نور عالم : صغر سنی میں فوت ہوئے ۔

سیّد فیروز عالم : بیس سال عمر میں نا کتخدا فوت ہوئے ۔

Marfat.com

اولادِ سیّد بڈھن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

سات فرزند، تین دُختر

سیّد محبوب عالم، سیّد برخوردار عالم، سیّد محمد شریف، محمد شریف ثانی، سید محمد اشرف علی، سیّد محمد صادق
سیّد محمد اکبر، ریشم بی بی، برکت بی بی، نور بیگم

محبوب عالم، برخوردار عالم، محمد شریف، محمد شریف ثانی اور محمد اکبر نے صغر سنی میں وفات پائی۔

سیّد محمد اشرف علی صاحب[1] مدظلہٗ، راقم سطور کے والد بزرگوار ہیں۔ ۱۹۰۷ء میں بمقام گھوڑیالہ پیدا ہوئے۔ قرآنِ پاک کے یگانۂ روزگار خطّاط ہیں۔ تاہنوز کتابتِ قرآنِ پاک میں مشغول ہیں۔

قطب الارشاد حضرت مولانا و مرشدنا شاہ عبدالقادر صاحب رائپوری قدّس سرّہٗ (م ۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۲ء) سے نسبتِ بیعت رکھتے ہیں۔ لاہور ہی میں سکونت پذیر ہیں۔ اللہ تعالیٰ تا دیر سلامت رکھے!

آپ کے چاروں فرزند صاحبِ اولاد ہیں۔

سیّد محمد صادق :۔ ۱۵ شوال ۱۳۵۲ھ، ۳۰ جنوری ۱۹۳۴ء کو بمقام گھوڑیالہ ۲۲ سال کی عمر میں ناکتخدا فوت ہوئے۔ قبرستان خاص نزد چاہ وڈائچاں والا میں مدفون ہیں۔

[1] المتوفّٰی ۳۰ ربیع الاول ۱۴۱۶ھ / ۲۸ اگست ۱۹۹۵ء بعمر ۹۲ سال

برادرانِ عزیز سیّد منور حُسین زیدی ایم اے، سیّد دلاور حُسین جاوید اور سیّد محمد سرور حُسین شکریے کے مستحق ہیں کہ زیرِ نظر رسالہ ان کے تعاون سے شائع ہو رہا ہے۔ آخر الذکر نے کتابت کے فرائض انجام دیے؛

باہتمام
حلقۂ معارفِ گیسو دراز ○ ۱۷۷۔ بلاک ۱۳، کریم پارک، لاہور
شائع کردہ

Marfat.com

جواہرِ نفیسہ

گلبرگہ سے شائع ہونے والی دو کتابوں "تاریخِ محمدیہ" اور "سیرۃ بندہ نواز" میں حضرت خواجہ گیسودراز قدس سرہ کی اولاد و احفاد کا بیان ہے۔

"تاریخ محمدیہ" کے مولف جہاں نما علی شاہ نے بہت محنت اور جستجو سے کام لیا ہے مگر اس کے باوجود بہت کچھ ان کی دسترس میں نہ آسکا۔

گماں مبر کہ بہ پایاں رسید کار مغاں
ہزار بادۂ ناخوردہ در رگ تاک است

راقم سطور کو ایک عرصہ کی تحقیق و جستجو سے جو جواہرِ نفیسہ ہاتھ آئے ہیں۔ ہدیۂ قارئین کرام کیے جاتے ہیں۔

سادات گیسودراز کی بعض شخصیات ایسی بھی ملی ہیں جو خود اہل روضتین گلبرگہ شریف کے لیے بھی نوادر کی حیثیت رکھتی ہیں مثلاً سید ید اللہ کا تذکرہ حضرت شاہ محمد غوث لاہوری نے اپنے "رسالہ بیانِ سلوک" میں کیا ہے جس کا اردو ترجمہ "اسرار الطریقہ" کے نام سے چھپ چکا ہے۔ تذکرہ شعرائے اردو" میں میر حسن نے دلی کے ایک شاعر ابو الحسن بن عبداللہ کا ذکر کیا ہے ایک رباعی بطور نمونہ کلام بھی دی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے گیارھویں صدی ہجری میں ساداتِ گیسودراز کی بعض شاخیں شمالی ہند میں موجود تھیں۔ ہم ان کی اقتباسات "جواہر نفیسہ" میں دیے ہیں۔ اسی طرح "مآثرِ عالمگیری" میں بھی بعض بزرگوں کا ذکر موجود ہے۔

کراچی میں سخاوت مرزا مرحوم اور مورخ بیدر سید محمد بیدری مرحوم سے بعض نادر شجرات دستیاب ہوئے۔ کتب خانہ انجمن ترقی اردو اور نیشنل میوزیم کراچی سے بھی خاطر خواہ استفادہ کیا گیا۔ لاہور کی لائبریریوں اور سب سے بڑھ کر اپنے کتب خانہ "گنج بخش" اور بالخصوص اپنی "بیاضِ نفیس" سے "شمائم گیسودراز" کی تالیف میں بیش بہا مدد ملی۔

ہندوستان کے مختلف اسفار میں راقم سطور نے دار العلوم دیوبند اور ندوۃ العلما لکھنؤ کے کتب خانے دیکھے۔ ۱۹۶۱ء اور ۱۹۷۵ء میں گلبرگہ شریف کے سفر کی سعادت حاصل ہوئی۔ گلبرگہ

Marfat.com

اور بیدر کے علاوہ حیدر آباد میں بھی قیام کا موقع ملا۔ گلبرگہ میں کتب خانہ روضتین اور کتب خانہ شیخ جنیدی سے استفادہ کیا۔

بیدر میں خانقاہ خواجہ ابو الفیض رحمہ اللہ سے بھی متاعِ انس و محبت ملی۔ حیدر آباد میں کتب خانہ آصفیہ (جواب سنٹرل لائبریری کے نام سے موسوم ہے) اور کتب خانہ سالار جنگ سے بہت کچھ مقصود حاصل ہُوا۔ بہر حال میری تگ و دو، کدو کاوش اور تحقیق و جستجو آپ کے سامنے ہے۔ کوتاہیوں پر عفوو کرم کا امید وار ہوں

امید ہست کہ بیگانگی عرفی را
بدوستیٔ سخن ہائے آشنا بخشد

احقر نفیس الحسینی
نفیس منزل کریم پارک لاہور۔
۱۱ ذوالحجہ ۱۴۱۹ھ

حضرت سیّد مُحمّد صوفی رحمہ اللہ علیہ (م ۹۱۱ھ)

آپ سُلطان صوفی کے نام سے بھی معروف ہیں۔ صاحبِ ارشاد بزرگ تھے۔ ۹۱۱ھ میں وفات پائی۔ ساداتِ گیسُودراز پنجاب آپ ہی کی اولاد سے ہیں۔ شجرۂ نسب وطریقت حسبِ ذیل ہے۔

سیّد مُحمّد صوفی حسینی (۹۱۱ھ)
سیّد احمد حسینی (۸۷۹ھ)
ابو لفیض شاہ من اللہ حسینی (۸۷۹ھ)
سیّد مُحمّد اصغر حسینی (م ۸۲۸ھ)
خواجۂ دکن حضرت سیّد مُحمّد حسینی گیسُودراز قدس سرہ (۸۲۵ھ)

حضرت سیّد صوفی حسینی کے دو بیٹوں کا پتہ ملتا ہے سیّد عبداللہ حسینی اور سیّد مُحمّد سیر سمندر آپ کی اولاد ایک عرصہ تک گلبرگہ شریف میں آباد رہی پھر رفتہ رفتہ مختلف علاقوں میں پھیلتی چلی گئی۔ بیدر۔ بیجاپور۔ حیدر آباد۔ اورنگ آباد اور پنجاب میں اس خاندان کی مقتدر شاخیں موجود ہیں۔ ان کے چند شجرات "جواہرِ نفیسہ" میں شامل ہیں۔ ساداتِ گیسُودراز پنجاب میں شاہ حفیظ اللہ حسینی پہلے بزرگ ہیں جو ۱۱۳۴ھ میں وارد پنجاب ہوئے۔

Marfat.com

فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا. فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ
اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا. سورۃ النصر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ. مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا
كَسَبَ. سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ. وَّامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ
فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ. اَللّٰهُ الصَّمَدُ. لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ. وَلَمْ
يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ. سورۃ الاخلاص

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ. مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ. وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ
وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ. وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ

سورۃ الناس ملخص و قیل علیہ ما فی وحی بیت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۔ حمائل شریف نوشتہ کیے زید [illegible]

Marfat.com

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ
اِلٰهِ النَّاسِ ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ
الْخَنَّاسِ ۙ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ
صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ع

تمت قد فرغ من تحرير القرآن
المجيد بعون الملك الحميد
على يد احقر الناس فقير كريم بخش
اصم هذه السورة الاخرى فقط

سنہ ۱۲۶۱ ہجری
سنہ ۱۸۰۹ عیسوی
۱۲۶ الستہ
۱۲ بہادرون

سید رحیم شاہ برادر بزرگ
سید فتح شاہ جد
این فقیر

Marfat.com

حضرت سیّد علی الحسینی قدس سرّہٗ کے تین فرزند تھے :

(۱) سیّد یوسف حُسینی (۲) سیّد جلال الدین بُرج الاولیاء (۳) سیّد گُل بہار

سیّد یوسف حسینی شاہ راجو قتال کے لقب سے مشہور ہیں ۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء کے مُرید تھے ۔ ۵ شوال ۷۳۱ھ کو وفات پائی ۔ مزار مبارک زیارتگاہ خلائق ہے ۔ آپ کے چار فرزند اور ایک دختر تھی

(۱) سیّد حُسین المعروف بہ چندن حسینی رحمۃ اللہ علیہ

(۲) سیّد محمد حُسینی گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ

(۳) سیّد احمد کمسنی میں فوت ہوئے

(۴) سیّد علی

(۵) بی بی رانی

سیّد جلال الدّین بُرج الاولیاء کے ایک فرزند سیّد علی بُرج العشاق تھے ۔

سیّد گُل بہار کے دو فرزند : سیّد اسمٰعیل اور سیّد بابو تھے ۔

فاضل معاصر حضرت سیّد فرحت حسین گیسو دراز قدس سرہٗ عالم ظاہر میں ۱۲۱۵ھ میں اور [illegible] کے [illegible] مشہور ہیں ۔ حضرت خواجہ امیر الدین چراغ دہلی قدس سرہٗ (م ۷۵۷ھ / [illegible]) وفات سے پیشتر حضرت بابا فرید گنج شکر (ص) اور تاریخ حبیبی (ص) میں مذکور ہے ۔

Marfat.com

آپ کی شادی مولانا سید جمال الدین مغربی رحمۃ اللہ علیہ (معاصر ابن بطوطہ) کے پوتے بی بی رضا خاتون بنت سید احمد سے ہوئی۔ آپ کے دو فرزند اور تین دختر تھیں:

(۱) سید حسین عرف سید میر اکبر حسینی (۲) سید یوسف المعروف بہ میر اصغر حسینی

(۳) بی بی فاطمہ (۴) بی بی بتول (۵) بی بی اُمّ الحسن

○ سید میر اکبر حسینی کی شادی ملک چھجو (نواسۂ حاتم خان برادر سلطان علاء الدین خلجی) کی صاحبزادی بی بی تنزیل سے ہوئی

○— سید میر اصغر حسینی کے گھر میں مولانا سید علاء الدین سید اجل دہلی کی دختر بی بی فاطمہ تھیں۔

○— بی بی فاطمہ عرف ستی صاحبہ زوجہ سید ابن رسول برادر زادۂ حضرت خواجہ گیسو دراز رح

○— بی بی بتول زوجہ سید سالار لاہوری رح

○— بی بی اُمّ الحسن زوجہ سید بضع رسول برادر زادۂ حضرت خواجہ گیسو دراز رح

حضرت خواجہ گیسو دراز قدس سرہٗ نے گلبرگہ شریف (دکن) میں ۱۶ ذیقعدہ ۸۲۵ھ کو ۱۰۴ سال کی عمر میں اس دارِ فانی سے رحلت فرمائی۔ مزارِ مبارک زیارتگاہ خلائق ہے۔

سید میر اکبر حسینی رحمۃ اللہ نے حضرت خواجہ گیسو دراز قدس سرہ کی حیات ہی میں ۱۵ ربیع الثانی ۸۱۲ھ کو گلبرگہ شریف میں وفات پائی۔ سید میر اصغر حسینی کی تاریخ وفات ۲۱ محرم الحرام ۸۲۸ ہجری ہے

Marfat.com

مخدوم زادہ بزرگ سید میر ابرحسینؒ کے ایک فرزند سید سفیر اللہ حسینی اور ایک دختر بی بی رقیہ تھیں۔

حضرت سید سفیر اللہ مخدوم زادہ خرد سید میر اصغر حسینیؒ کے داماد تھے۔ بی بی رقیہ کی شادی حضرت شاہ کلمۃ اللہ سے ہوئی جو حضرت خواجہ گیسو درازؒ کی صاحبزادی بی بی ستول کے فرزند تھے۔

حضرت سید سفیر اللہؒ کی وفات ۲۷ ذیقعدہ ۸۷۰ھ کو ملکاپور شریف میں ہوئی۔ حضرت خواجہ گیسو دراز کے پائیں میں مدفون ہیں۔

مخدوم زادہ خرد سید میر اصغر حسینی کے سات فرزند اور ایک دختر تھی

(۱) حضرت شاہ یداللہ حسینی (المتوفی ۸۵۲ھ صاحب روضہ خرد گلبرگہ شریف)

(۲) حضرت شاہ یمین الرحمٰن

(۳) حضرت شاہ یمین اللہ

(۴) میاں بلند

(۵) میاں باللہ

(۶) حضرت خواجہ الطیف شاہ من اللہ حسینی (المتوفی ۸۶۹ھ مدفون بیدر)

(۷) حضرت شاہ صبغۃ اللہ

(۸) بی بی رضا خاتون

حضرت شاہ یداللہ حسینی اور حضرت خواجہ الطیف شاہ من اللہ حسینی سے سلسلہ شاہ حسینی کے سلسلے ہیں۔

Marfat.com

(۱) حضرت شاہ یداللہ حسینیؒ (۸۵۲ھ) صاحب روضۂ خرد گلبرگہ شریف

شاہ یداللہ ابن مخدوم زادہ خرد حضرت سید امیر اصغر حسینی بن حضرت مخدوم سید امیر حسینی گیسو دراز قدس سرہ۔ حضرت خواجہ گیسو دراز کے مرید و خلیفہ تھے۔ آپ کا شمار دکن کے برگزیدہ اولیاء اللہ میں ہوتا ہے۔ آپ خلفاء میں خواجہ ابوالفیض شاہ من اللہ بیدری (م ۸۷۹ھ) اور شاہ کمال الدین بھروچی (م ۸۸۱ھ) اور شیخ پیارا (م ۸۷۵ھ) رحمہم اللہ جیسے مشائخ شامل ہیں۔ آپ کے پانچ فرزند اور دو دختر تھیں۔

(۱) شاہ ندیم اللہ (۲) سید احمد حسینی (۳) شاہ علی مرتضیٰ (۴) شاہ منجھلے مقتؔ
(۵) سید ندیم اللہ ثانی (۶) بی بی اللہ (۷) بی بی اُمّ الدین

آپ کے ملفوظات "محبت نامہ" کے نام سے محفوظ ہیں۔

۲۳ ربیع الثانی ۸۵۲ھ کو آپ نے رحلت فرمائی۔ مزار مبارک گلبرگہ شریف میں زیارتگاہ خلائق ہے۔

---

(۲) حضرت شاہ سفیر اللہ حسینیؒ (م ۲۷ ذیقعدہ ۸۷۰ھ)

مخدوم زادۂ بزرگ سید امیر اکبر حسینی کے فرزند ارجمند اور حضرت خواجہ گیسو دراز رحمہما اللہ کے پوتے ہیں۔ دادا بزرگوار کے سایۂ عاطفت میں پرورش پائی۔ ارادت و خلافت بھی انھیں سے تھی۔ آپ کی دو شادیاں ہوئیں۔ زوجۂ اوّل مخدوم زادہ خرد سید امیر اصغر حسینی کی صاحبزادی بی بی رضا خاتون تھی۔ زوجۂ ثانی سلطان احمد شاہ بہمنی کی دختر بی بی رانی تھی۔ آپ کے نو فرزند اور چھ دختر تھیں:

(۱) شاہ عسکر اللہ (۲) شاہ حسین (۳) سید سلیم اللہ (۴) سید ولی اللہ
(۵) سید رحیم اللہ (۶) سید تقی اللہ (۷) فوندمیر (۸) سید شاہ مخدوم محمد ثانی
(۹) سید لقی اللہ (۱۰) خدیجہ منت اللہ (۱۱) اُمّ الدین (۱۲) سیدہ
(۱۳) سیدہ فاطمہ (۱۴) بی بی تنزیل (۱۵) بی بی ستی

شاہ سفیر اللہ حضرت خواجہ گیسو دراز کے پائین میں مغربی جانب آسودۂ خاک ہیں۔

Marfat.com

Marfat.com

حضرت شاہ حسین کلاںؒ کا سلسلۂ طریقت یہ ہے -

حضرت شاہ حسینؒ گلبرگہ از ناصح الدین علی الثانی شاہ کلمۃ اللہ بیدری از خواجہ امین الدین حیدر الثانی ابوالحسن علی بیدری

از حضرت خواجہ شاہ علی بن محمد از خواجہ صدر الدین ثانی سید محمد الملقب بشاہ کلاں از خواجہ

امین الدین ابوالحسن علی از خواجہ نصیر الدین محمد بن احمد از حضرت شاہ علی قطب ثانی بیدری

از ناصح الدین ابوالحسن بیدری از خواجہ ابوالحسن ناصر الدین کلیم اللہ بیدری از حضرت خواجہ ابوالحسن ضعیف

از حضرت شاہ عبداللہ حسینی از خواجہ دکن حضرت سید مہر حسینی گیسو دراز قدس اللہ اسرارہم -

از رجب المرجب ۱۱۵۱ھ کو گلبرگہ شریف میں وفات پائی

آپ کے دو فرزند تھے : شاہ رسد اللہ اور شاہ راجو

Marfat.com

شجرۂ شاہ قطبی حسینی گلبرگوی رح معاصر سلطان اورنگ زیب عالمگیر رح

قطب الاقطاب حضرت سید میر حسین گیسو دراز مدفون گلبرگہ شریف م ۸۲۵ھ

مخدوم زادہ فرد سید میر اصغر حسینی " م ۸۲۸ھ

خواجہ ابوالفیض شاہ من اللہ حسینی مدفون بیدر م ۸۷۹ھ

حضرت سید احمد حسینی " م ۸۷۹ھ

حضرت سید صوفی حسینی مدفون گلبرگہ م ۹۱۱ھ

حضرت سید محمد حسینی سرمست " م ۹۴۱ھ

حضرت شاہ من اللہ حسینی " م

حضرت سید مقرب حسینی چوکی نشین " م ۹۸۱ھ

حضرت سید علی حبیب اللہ " م ۱۰۲۱ھ

حضرت سید محمد حبیب ثانی " م ۱۰۴۵ھ

حضرت سید علی اسد اللہ " م [illegible]ھ

حضرت سید قطب الدین عرف شاہ قطبی حسینی مدفون گلبرگہ شریف

معاصر سلطان اورنگ زیب عالمگیر رح تعالیٰ

Marfat.com

حیدرآباد دکن (آندھرا پردیش)

(۱) حضرت سید نور اللہ حسینیؒ (م ۱۰۱۵ھ)

ولادت بیجاپور میں ہوئی - وہیں پروان چڑھے - بزمانۂ سلطان ابراہیم قطب شاہ گولکنڈہ تشریف لائے - سلطان محمد قلی کے زمانے میں حیدرآباد شہر میں منتقل ہوئے مشائخ وقت میں شمار ہوتے تھے - ۲۸ ذی الحجہ ۱۰۱۵ھ کو وفات پائی حیدرآباد شہر میں مدفون ہیں —— (تذکرۂ اولیائے حیدرآباد ص ۳۷ مولفہ سید حماد علی طالع حسینی)

(۲) سید شاہ مخفی الحسینیؒ (م ۱۰۳۵ھ)

مخدوم سالار کے لقب سے مشہور ہیں

حضرت شاہ ابوالحسن حیدر الثانی قدس سرہ کے مرید و خلیفہ تھے : ۷ صفر المظفر ۱۰۳۵ھ کو بعہد سلطان محمد قطب شاہ گولکنڈہ فوت ہوئے - بیرون لال دروازہ حیدرآباد حضرت مزار مرجع خلائق ہے - تاریخ مزارات حنفیہ ص ۳۶۰ تذکرہ اولیائے حیدرآباد ص ۴۹ اول

(۳) حضرت حسین شاہ ولیؒ (م ۱۰۶۸ھ)

قطب شاہی دور کے بلند پایہ مشائخ طریقت میں سے ہیں شہر بیدر میں پیدا ہوئے اور ٹولی چوکی میں نشو و نما پائی شجرۂ نسب حسب ذیل ہے :

شاہ حسین بن شاہ سفیر اللہ ثانی بن شاہ اسد اللہ بن شاہ عسکر اللہ بن شاہ سفیر اللہ اول بن سید میر اکبر حسین بن خواجۂ دکن حضرت سید میر حسین گیسو دراز قدس اللہ اسرارہم -

حضرت حسین شاہ ولیؒ ۱۴ جمادی الاخری ۱۰۶۸ھ کو ستر برس کی عمر میں واصل بحق ہوئے - مزار مبارک گولکنڈہ سے دو میل کے فاصلے پر واقع ہے -

تذکرۂ اولیائے حیدرآباد ص ۵۱

Marfat.com

بیجاپور

اکید شجرہ

قطب الاتقیاء حضرت سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ

حضرت سید یوسف الموسوف بہ محمد صغیر حسینی

حضرت خواجہ ابوالعلی شاہ نور اللہ [illegible]

حضرت سید احمد حسینی

سید محمد صادق سلطان

سید قطب حسینی [illegible]

سید علی حبیب اللہ [illegible]

سید محمد حسینی ثانی

شاہ علاء الدین

شاہ محمد ثانی

شاہ حسن حسینی [illegible]

شاہ سفیر اللہ حسینی [illegible]

[illegible] محمد حسینی ثانی

[illegible]

Marfat.com

(۴) حضرت سید شاہ یوسف الحسینی المعروف بہ شاہ راجوؒ (م ۱۰۹۲ھ)

سلسلۂ نسب حسب ذیل ہے :

سید یوسف بن شاہ سفیر اللہ ثالثؒ بن شاہ راجو بیجاپوری بن شاہ سفیر اللہ ثانیؒ بن شاہ اسد اللہ بن شاہ عسکر اللہ بن شاہ سفیر اللہ بن سید میر اکبر حسینی بن حضرت خواجہ سید محمد کیسو دراز قدس سرہٗ

بیجاپور میں پیدا ہوئے - سلطان عبداللہ قطب شاہ کے زمانے میں حیدرآباد تشریف لائے - اپنے وقت کے بلند پایہ شیخ طریقت تھے - ابوالحسن تاناشاہ تاجدار دکن بھی آپ کے حلقۂ بیعت سے وابستہ تھے - مزار مبارک فتح دروازہ حیدرآباد کے باہر واقع ہے

تذکرہ اولیاء حیدرآباد ص ۱۱۵

---

(۵) حضرت بندگی حسینیؒ (م ۱۱۰۷ھ)

۱۰۴۹ھ میں شہر بیدر میں پیدا ہوئے - ۱۰۶۵ھ میں بعہد سلطان عبداللہ قطب شاہ حیدرآباد تشریف لائے - ۵۸ سال کی عمر میں ۲۷ ذی الحجہ ۱۱۰۷ھ کو فوت ہوئے - فتح دروازہ کے باہر مدفون ہیں - نسب نامہ حسب ذیل ہے :

سید بندگی حسینی بن خواجہ من اللہ ثانی بن صبغۃ اللہ بن ۵۵ خواجہ ابوالفیض شاہ من اللہ بن سید میر اصغر حسینی بن خواجۂ خواجگانِ دکن حضرت سید محمد حسینی گیسو دراز قدس سرہٗ

تذکرۂ اولیاء حیدرآباد ص ۳۲

Marfat.com

(۶) حضرت شاہ علی عباس رح (م ۱۱۳۶ھ، ۲ محرم الحرام)

اپنے والد بزرگوار حضرت شاہ ابوالحسن حیدر الثانی بیدری رح کے مرید و خلیفہ تھے۔
شجرۂ نسب یہ ہے:

شاہ علی عباس بن شاہ ابوالحسن حیدر الثانی بن شاہ من اللہ بن شاہ ابوالحسن حیدر بن شاہ کلیم اللہ بن شاہ من اللہ بن سید محمد اصغر حسینی بن حضرت سید محمد حسینی لیسو دراز رحمہم اللہ

تاریخ دکن ص ۳۵ — تذکرۂ اولیاء حیدرآباد ص ۴۳، تذکرۂ اولیاء ۱۸۶

(۷) حضرت شاہ راہی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۷۳ھ، ۱۶ محرم الحرام)

اصل نام سید شاہ ولی اللہ۔ شاہ راہی کے نام سے مشہور ہیں۔ شجرۂ نسب یہ ہے:

سید شاہ ولی اللہ چشتی بن شاہ برہان الدین بن سید شاہ درویش بن سید محمد حسینی بن شاہ یداللہ بن سید محمد لیسو دراز ثانی بن شاہ حسن بن شاہ یداللہ حسینی بن سید محمد اصغر حسینی بن حضرت سید محمد حسینی لیسو دراز رح

محلہ جوہری گل حیدرآباد میں مدفون ہیں۔

آپ کے تین فرزند تھے: شاہ درویش، شاہ محی الدین، شاہ فقیر

شاہ درویش اپنے والد بزرگوار کے جانشین ہوئے — تذکرۂ اولیاء حیدرآباد ص ۱۱۰

شاہ درویش ۴ جمادی الاولیٰ ۱۲۰۵ھ کو فوت ہوئے اور اپنے والد ماجد کے پہلو میں دفن ہوئے۔ ان کے دو فرزند تھے:

(۱) شاہ عبد النبی (۲) شاہ ولی

تذکرۂ اولیاء ص ۳۱۷، ۱۳۱، تذکرۂ اولیاء حیدرآباد ص ۳

تاریخ دکن از محمد عبدالجبار خان ملکاپوری، حدیقۂ حسینی از سید احمد حسینی، تذکرۂ اولیاء از

تاریخ دکن از محمد عبدالجبار خان ملکاپوری دیکھئے

Marfat.com

بیجاپور

(۱) حضرت شاہ اصغر حسینی (م ۱۰۱۹ھ)

آپ کا نسب پانچ واسطوں سے حضرت شاہ سفیراللہ حسینی بن سید مہرِ اکبر حسینی بن حضرت خواجہ گیسودراز قدس سرہ کے پہنچتا ہے۔ سلطان ابراہیم عادل شاہ کے زمانے میں بیجاپور تشریف لے گئے۔ مشائخ طریقت میں سے تھے۔

مزار مبارک بیجاپور میں مکہ دروازہ کے قریب ہے۔ (روضۃ الاولیاء بیجاپور ص ۳۹)

---

(۲) حضرت شاہ ھدایت اللہ حسینی (م ۱۵ رمضان المبارک ۱۰۱۸ھ)

عادل شاہی زمانے میں گلبرگہ شریف سے بیجاپور تشریف لے گئے۔

سلسلۂ نسب حسب ذیل ہے:

شاہ ھدایت اللہ بن شاہ رزاق اللہ بن شاہ ھدایت اللہ بزرگ بن
شاہ رزاق اللہ بن مخدوم سید محمد ثانی بن شاہ سفیراللہ حسینی بن مخدوم زادہ بزرگ
سید مہر اکبر حسینی بن حضرت سید مہر حسینی گیسودراز قدس سرہ۔

آپ کے صاحبزادے سید رزاق اللہ ثالث بھی بڑے پائے کے عارف تھے۔ خواجہ محمد دکنی (م ۱۱۳۰) کے معاصر تھے۔

آپ کا سلسلۂ طریقت یہ ہے:

شاہ ھدایت اللہ از سید جنید ثانی از سید راجی محمد ناگوری از سید حاجی عشق ناوندگی
از شاہ برہان الدین جانم از میراجی شمس العشاق از شاہ کمال الدین بیابانی از
سید عبداللہ لغری از خواجہ خواجگان دکن حضرت سید مہر حسینی گیسودراز
رحمہم اللہ تعالیٰ۔

Marfat.com

(۳) حضرت شہباز حسینیؒ (م ۱۰۱۵ھ)

حضرت شاہ ہدایت اللہ حسینی قدس سرہٗ کے ہوتے ہیں۔ آپ اپنے زمانے کے بلند پایہ اولیاء اللہ میں سے تھے۔ مزار مبارک شہر بیجاپور کے واقع ہے۔

(روضۃ الاولیاء بیجاپور ص ۳۸)

(۴) حضرت شاہ ابوالحسن فخر آبادیؒ

بیجاپور کے مشائخ میں سے تھے۔ سلطان ابراہیم عادل شاہ آپ کے اعزاز و اکرام سے پیش آتا تھا۔ مزار مبارک شہر بیجاپور میں ہے۔

سال وفات : ۱۰۱۰ھ

Marfat.com

شجرۂ ساداتِ گیسودراز اورنگ آباد دکن

قطب الاقطاب حضرت سیّد محمد حسینی گیسودراز قدس سرّہٗ

حضرت سیّد یوسف المعروف سیّد مہر اصغر حسینی

حضرت خواجہ ابوالفیض شاہ من اللہ حسینی

حضرت سیّد احمد حسینی

" سیّد محمد سلطان صوفی

" سیّد محمد حسینی

" سیّد شاہ من اللہ ثانی

" سیّد محمد حسینی

" سیّد شاہ عبد اللطیف بزرگ

سیّد مہر اسحٰق حسینی — " سیّد شاہ حیدر حسینی بزرگ (م ۱۱۶۳ھ) مزار اورنگ آباد، بیرون پٹن دروازہ، المعروف بہ بڑا تکیہ

سیّد عبد الکریم حسینی — " سیّد شاہ عبد اللطیف ثانی

سیّد محی الدین حسینی — " سیّد شاہ حیدر ثانی

سیّد عبد اللہ حسینی — " سیّد محمد اسحٰق

" سیّد شاہ عبد الرزاق

" سیّد شاہ محمد اولیاء

" سیّد شاہ محمد اسحٰق ثانی

" سیّد شاہ عبد الوہاب

" سیّد شاہ محمد اسحٰق ثالث

Marfat.com

اورنگ آبادی شاخ کا ایک اور شجرہ

قطب الاقطاب حضرت سید محمد حسینی گیسو دراز قدس سرہٗ

حضرت سید محمد اصغر حسینی

حضرت خواجہ الواثق شاہ من اللہ حسینی

حضرت سید احمد حسینی

" سید محمد سلطان صوفی

" سید من اللہ حسینی

" سید محمد حسینی

" سید مخدوم حسینی

" سید علی حسینی

" سید مرتضیٰ حسینی

" سید شاہ میر حسینی

" سید اسحٰق حسینی

" سید نبی شاہ حسینی

" سید محمد حسینی

شاہ علی

تذکرہ مخدوم حسامی صفحہ ۳۵۹ گشت

مؤلفہ سید وحید مرزا

Marfat.com

شجرۂ ساداتِ گیسودراز لاہور پنجاب

قطب الاقطاب حضرت سیّد محمد حسینی گیسودراز قدس سرہٗ

مخدوم زادۂ فرد حضرت سیّد محمد اصغر حسینی رح گلبرگہ

حضرت خواجہ ابوالفیض شاہ من اللہ حسینی بیدری

حضرت سیّد ابوالفضل رکن الدین احمد حسینی بیدری

حضرت سیّد محمد صوفی حسینی گلبرگہ

حضرت سیّد عبداللہ حسینی

حضرت شاہ اسداللہ حسینی

حضرت شاہ حفیظ اللہ حسینی

حضرت سیّد شاہ گل محمد حسینی

حضرت شاہ عبدالکریم حسینی مہاجر مکی

حضرت سیّد شاہ محمد صالح رح

حضرت سیّد شاہ محمد سلیم رح

حضرت سیّد محمد شاہ حسینی رح

حضرت سیّد عبدالحسن شاہ رح

حضرت سیّد محمد اشرف علی

سیّد نفیس الحسینی

۱۷۷ کریم پارک لاہور

سید انیس الحسن

سید زبیر الحسینی

Marfat.com

اقتباس از رسالہ "غوثیہ" تالیف حضرت شاہ ابو المعالی قادری لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

ابتدائیہ۔ اما بعد میگوید بندہ ضعیف احقر عباد اللہ خاکپائے اہل اللہ مسمّی بہ ابو المعالی غوث محمد قادری ابن سید حسین .....

اقتباس

" دیگر بزرگی سر سلسلہ بیدا شد از اولاد حضرت سید محمد گیسو دراز متوطن شاہ آباد کہ بطریق نوکری و منصب داری با سپاہ بادشاہ در پشاور رسیدہ بودند ، در علم تصوف و حقائق و معارف خیلے مہارت تام داشتند ، چنانچہ فضوص الحکم و فتوحات مکیہ و دیگر کتب تصوف حفظ و اصح العین داشتند - و نیز شیخ مرحوم دکھنی بطور سپاہ گیری می بودند - میر بدا اللہ مذکور ہم در علم تصوف استفادہ از شیخ مذکور مرقوم می فرمودند -

فقیر را ہم بہ اتفاق ملاقات این عزیزان اثر رشد نمایان

عمل و احوال ایشان چیزے بر فقیر ظاہر شد ، آنرا در ضمن

دریں ایام مطالعہ آں می کردم - اگر اشتباہے بخاطر میرسید ،

این عزیزان گفتہ می شد - ایشان ہمان معنی می فرمودند - چنانچہ

Marfat.com

؟ دے فصوص الحکم را از ابتداء تا انتهاء مطالعه کردم - بفضلہ الٰہی موافق
فہم و حوصلۂ خود فہمیدہ شد - الّا در مقام شبہہ شدہ بود -
کے در تحقیق وجود مطلق و کیفیت صدور کثرت ازو - دوم
در مسئلۂ خاتم الاولیاء کہ شیخ می فرماید کہ خاتم الانبیاء ہم در
مرتبۂ ولایت اخذ از خاتم الاولیاء می کند - ہرگز خاطر تسلی نمی شد -
ہر چند ہابی عزیزان تفتیش کردہ شد، حبّ الدّعا واضح نشد - آخر
یک شبی حضرت شیخ ابن عربی و شیخ صدرالدین قونوی را کہ احبّہ اصحاب
شیخ اکبر بودند بمعہ مولوی جامی در خواب دیدہ شد و این ہر دو مسئلہ
کمالاینبغی برفیقر کردند و کما حقّہٗ فہمانیدند - چون بیدار شدم تشفی حاصل
شدہ بود بلکہ از سبب آن رؤیا ہر مقدمۂ کہ درین علم وارد می شود گویا
مرئی میگردد - چنان معلوم می شود کہ گویا از وجدان خود حاصل شدہ است
و مشکلات آن چنان واضح گشتہ کہ اصلاً شبہہ نمی شود - و اگر دیگرے را

Marfat.com

هم می شود - منشاء آن هم معلوم می گردد که قصورِ فهم است و حجاب او
بهان دقت سلوک تأمل (یا الهام) می شود و مقدمات این علم لفضلِ
الله رضی العسین شده است - چنانچه چنین رساله درین علم مصنف
کرده شد - کیلے اسرار توحید که عربی است - دوم رساله دیگر فارسی
و درین کلی در کشفِ سلوک و بیان حقیقت و طریقت شده است -"

——— ختم اقتباس

[نسخهٔ خطی رساله مذکور نزد مخدومی و معظمی جناب سید امیر شاه قادری دام
من فقیر در ایام سفرِ پشاور در خدمت ایشان رفتم و اقتباس مابدا رقم کردم -
——— احقر نفیر الحسینی]

ترقیمهٔ رساله خطی مذکور حسب ذیل است :

"در شهر شعبان ۱۸۲۱ عیسوی نسخهٔ حضرت پیر مرشدیم جناب حضرت سیدنا شاه امیر کوشش قادری
قدس اسرہ بدست خط کمترین غلامان عبدالله سگ این درگاه روسیاه سید غلام شاه قادری
(المعروف بمرحی) این حضرت سید علی شاه قادری نور الله مرقده را از ایشان برخوردار و
سعادت مند رقیم میر سید اکبر شاه - امیدوار جنابشان دارم که حق تعالیٰ توفیق خواندن
این رساله شریف بدهد - و عمل بران گفته هم در دین و دنیا گردد مرحمت باد هم ارحم -

---

Marfat.com

ترجمہ

مَیں پھر جہان آباد میں لوٹا تو خواجہ قطب الدین کے مزار پر چند مدّت گذاری۔ انہوں نے عنائتیں اور مہربانیاں کیں۔ دوسرے بزرگوں کے مزارات پر بھی کچھ مُدّت رہا۔ پھر پشاور کو واپس ہوا۔

حضرت سیّد محمّد گیسو دراز ساکن شاہ جہان آباد کی اولاد میں سے میر سیّد یداللہ نام ایک بزرگ میرے دوست تھے۔ نوکری اور سپاہ گری کرتے تھے۔ بہادر شاہ کے ساتھ پشاور میں آئے۔ علم تصوّف اور حقائق و معارف کے بیان میں ماہر کامل تھے چنانچہ فصوص الحکم و فتوحات مکّی اور دوسری تصوّف کی کتابیں انہیں ازبر یاد تھیں۔ اور شیخ محمّد اعظم درویش ساکن دکن فوجی ملازمت کے سلسلے میں تھے۔ عموماً میر سیّد یداللہ اور یہ دونوں ملکر فائدہ اُٹھاتے تھے۔ یہ تصوّف کی کتابوں میں پُوری مشغول رکھتے تھے اس نے بھی شیخ مذکور سے فائدہ اٹھایا تھا۔ مجھے ان دوستوں سے بھی ملاقات کا موقعہ ملا۔ مگر ان دوستوں میں عمل اور حال کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہوا تو ممکن ہے کہ مجھ کو معلوم نہ ہوا ہو۔ لیکن ان میں ہوگا۔ ہاں حقائق و معارف کے مقدمات کے بیان اور تصوّف کی کتابوں میں تو یہ بے نظیر تھے۔

مَیں بھی ان دنوں فصوص کا مطالعہ کیا کرتا تھا۔ اور جب کبھی کوئی مشکل پیش آتی اُن عزیزوں کے پاس بیان کرتا۔ اور شافی جواب پاتا۔ چنانچہ دوبارہ فصوص کا مطالعہ ہوا۔ اور خدا کے فضل سے اپنی سمجھ اور لیاقت کے مطابق سمجھا گیا۔ لیکن دو مقام میں شبہ باقی رہا:۔

Marfat.com

ابراہیم نامہ : بیجاپور

ترجمہ روضۃ الاولیاء بیجاپور ـــ مطبوعہ

مطبوعہ صنعۃ اثنی پریس
رائچور حیدرآباد دکن
۱۳۱۴ھ

ترجمہ از
شاہ سیف اللہ قادری شطاری ۱۲۴۱

عادل شاہی خاندان کے بزرگ

حضرت شاہ صنع اللہ حسینی قدس سرہٗ : آپ عالی نسب گرامی پایہ واصلان میں جناب ملاذ الخلائق غوث العالم عاشق سبحانی بلند پرواز سدرہ نشین گیسو دراز حضرت سید محمد حسینی قدس اللہ سرہ العزیز کے پوتے حضرت قطب الاتقیاء شاہ سفیر اللہ دکنی کے پوتے ہیں۔ یہ بزرگ خلافت اور اجازت اپنے بزرگوں سے رکھتے تھے۔ حضرت شاہ صنع اللہ حسینی قدس سرہ اپنے طریقۂ عالیہ کے کامل اور اپنے خاندان کے شان خاص تھے اور کمالات ظاہری و باطنی کے حامل تھے ارشاد و تلقین کی مجلس گرم رکھتے تھے۔ طالبوں اور مریدوں کو فیض پہنچانے میں مشغول تھے۔ سلطان ابراہیم عادل شاہ کے زمانہ میں بیجاپور تشریف لاکر قیام فرمائے اور ذی الحجہ کی سترھویں کو سرائے خانی سے عالم بقا کی طرف کوچ فرمائے۔ مرقد مبارک آپ کا شہر بیجاپور کے اندر

Marfat.com

گنبد دو دروازہ کے قریب واقع ہونے سے آپ کچہری مکام و عمال بیجاپور کے احاطہ کے اندر ہے

ترجمہ : آپ کی اولاد سے اس وقت بیجاپور میں سید صفی اللہ حسینی اور سید اسد اللہ حسینی موجود ہیں۔

لہ یہ دروازہ علی عادلشاہ نے ۹۷۳ھ میں بنایا۔ (ص ۳۸)

---

(۲) حضرت شاہ حمایت اللہ حسینی قدس سرہ :

آپ قطب السالکین مرشد العین حضرت مخدوم بندہ نواز سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز کی اولاد میں سے ہیں۔ عادل شاہی بادشاہوں کے زمانہ میں آپ بیجاپور تشریف لائے۔ اپنے اجداد عظام کے طریقہ پر مسند مشیخت و ارشاد پر سینکڑوں طالبوں اور مریدوں کی تکمیل و ہدایت جاری رکھی تھی۔ آپ کا روضۂ مبارک شہر پناہ کے باہر زہرہ بیوی سے ابراہیم عادلشاہ ثانی کے مقبرہ کے نزدیک جنوب کی طرف واقع ہے۔ اور مزار مبارک پر ایک چھوٹا سا قبہ بنا ہوا ہے

ص ۳۸

---

(۳) قطب الاقطاب حضرت شہباز حسینی قدس سرہ :

آپ اپنے زمانہ کے بڑے اولیاء اور مشہور بزرگوں سے ہیں اور حضرت شاہ ہدایت اللہ حسینی قدس سرہ کے پوتے ہیں۔ آپ کا روضہ شہر پناہ کے اندر شاہ پیٹ میں واقع ہے۔ ۲۰ ذیقعدہ کو وصال ہوا آپ کا عرس ہوتا ہے۔ ص ۳۸

Marfat.com

(۴) حضرت شاہ ابوالحسن فخر آبادی قدس سرہ :

آپ جناب خواجہ سید میر حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز کے اولاد امجاد سے ہیں۔ کمالات ظاہری و باطنی کے حامل تھے اور بڑے متمکین اور بردبار تھے۔ مجلس ارشاد و مسند تربیت گرم رکھتے تھے۔ طالبوں اور مریدوں کی تلقین و تعلیم میں مشغول تھے۔ سلطان ابراہیم عادل شاہ حلت کرد اور ان کے بیٹے سلطان محمد عادل شاہ آپ کا بڑا اعزاز و وقار کرتے تھے۔ اور آپ فخر آباد میں مشہور ہونے کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ آپ نے زہرہ پور میں معمورہ مخصوصہ بنا فرما کر فخر آباد نام رکھا اور وہیں سے دفن ہوئے۔ ص ۳۹

Marfat.com

استفادہ از رسالہ "معارف" مارچ ۱۹۲۷ء ، مرتبہ سلیمان ندوی

"گلبرگہ شریف اور اس کا نواح" مصنفہ ستید یمین الدین صاحب

خواجہ گاؤ کا گنبد محلہ روضۂ منورہ بزرگ میں حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز کا عالیشان گنبد ہے۔ یہ گنبد ان کے انتقال کے بعد ۸۲۷ھ سے بننے شروع ہوا۔ اس کی تعمیر سلطان احمد شاہ بہمنی نے شروع کی اور علاء الدین بن احمد شاہ بہمنی نے ختم کی۔ صرف سات سال میں گنبد کا اندرونی استرکاری ختم ہوئی ہے۔ ابراہیم قطب شاہ نے بیرونی استرکاری کرائی۔ محمود عادل شاہ نے ۱۰۵۵ھ میں ان کے گنبد کا مکمل نکال کرانے کی صاحبزادے سید عبدالحسین کے گنبد پر چڑھا دیا اور ان کے گنبد پر بنا کلس لگا دیا۔ افضل خان شاہجہاں پور نے ۱۰۸۷ھ میں ایک بڑی دکان اور مسجد اور سرائے بنائی، شہنشاہ عالمگیر نے ۱۱۱۸ھ میں احاطۂ درگاہ ایک مسجد اور مدرسہ بنوایا۔ گنبد کے بیچوں بیچ میں حضرت کا مزار ہے طویل مزار ہے جس کے اطراف میں جالی لگی ہوئی ہے۔ پیشانی پر یہ شعر کندہ ہے ؎

نقرۂ این باب والا بطغرائے طلا — شد بنا از شہ عبداللہ الحسینی بانیاز

نسخین ہم تاریخ باب آن ولی اللہ نوشت — باب جنت ہست باب درگہ بندہ نواز

Marfat.com

کتبہ

نیست کعبہ در جہاں جز درگہِ گیسو دراز بادشاہِ دین و دنیا تا ابد بندہ نواز

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المومنون لا یموتون بل ینقلبون من دار الفناء الی دار البقاء و من جوار الشیطان الی جوار الرحمٰن و من جوار الغرور الی دار السرور

چاندی کے کٹہرے پر کندہ ہے :

والذین اٰمنوا و عملوا الصّٰلحٰت فی روضات الجنّٰت ۔

درگاہ شریف کے دروازے پر چوکھٹ کے بیچ حصہ میں :-

ھو اللہ ی ارسلہٗ

حضرت فردوسؒ کے مزار کے داہنے جانب آپ کے فرزند سید شاہ صبغت حسینی اور بائیں جانب

سید شاہ صفی اللہ حسینی مدفون ہیں ۲ سیر اللہ

Marfat.com

گنبد اکبر حسینی | حضرت سید نوروز کے گنبد کے جنوبی رکن گنبد حضرت کے صاحبزادے شاہزادہ اکبر حسینی اور اُن کی بیوی کا ہے، اور یہ دو چھوٹے گنبد بھی ہیں جو قابلِ ذکر ہیں

گنبد حضرت قبول اللہ حسینی | ہفت خولہ کے گنبد کے بازو دوسری قطار (دوم) میں حضرت کے پوتے سید اصغر حسینی کے فرزند شاہ قبول اللہ حسینی (شاہد اللہ حسن) کا مدفن گنبد۔ یہ گنبد حضرت فولاد کے گنبد سے کسی قدر چھوٹا ہے۔ گنبد کے اندر دیوار کے چاروں کونوں پر "لفضل من اللہ فتح قریب" و بہ عزیب نوروز ۱۲۸۴ھ کندہ ہے۔ یہ دونوں گنبد مدینہ شریف سے بارہ چودہ میل کے فاصلہ سے بھی نظر آتے ہیں۔ خاکسار حضرت لطیف زادہ گنبد سابق۔

ہفت گنبد | شاہزادہ بھنبھیر کے مزارات : درگاہ حضرت فولاد مدینہ نوروز کے جانب مغرب کے میدان میں واقع ہیں۔

گنبد چاند سلطانی | درگاہ حضرت فولاد مدینہ نوروز کے جنوب مشرقی گوشہ میں علی دل شاہ بیجاپور کی بہادر بیوی چاند بی بی کا گنبد ہے۔ اس کے مینار اور ستون شاندار ہیں گچ سے بنائے گئے ہیں۔ تعمیری نقطۂ نظر سے یہ گنبد بہترین اور سب سے زیادہ سجا ہوا ہے۔

مزار چمن شاہ | ڈنگہ کے درخت کے پاس ان کا مزار ہے۔ ان کا اسم گرامی شاہ صدرالدین تھا۔ حضرت فولاد مدینہ نوروز کے ہم عصر تھے۔

Marfat.com

استفادہ از تحقیقات
سی ورث مزراک

شجرہ چشتیہ منعم زادگان

سید محمد اصغر حسینی
سید من اللہ بزرگ
سید احمد اللہ حسینی
— سید عبد المجید ؟
سید محمد سلطان صوفی المتوفی ۹۱۱ھ طبرہ شریف
سید شاہ محمد سیر سمندر ۹۴۱ھ "
سید شاہ من اللہ ثانی
سید شاہ محمد چوکی نشین ۹۸۱ھ طبرہ شریف
سید شاہ عبد اللطیف بزرگ
سید علی حبیب اللہ ۱۰۲۱ھ
سید محمد حبیب ثانی ارسی نشین ۱۰۴۵ھ
سید شاہ علی اسد اللہ ۱۰۷۱ھ
سید شاہ قطبی من صرعالمگیر
سید شاہ علی حسینی
سید شاہ قطب امین ثانی
سید اصغر حسینی عارف کامل
جنید حسینی کاشی
سید احمد حسینی

تاریخ محمدیہ صفحہ ۱۵۲ / ۱۵۳

سید شاہ حیدر بزرگ
سید شاہ عبد اللطیف ثانی
سید شاہ حیدر ثانی رح
سید شاہ محمد اسحٰق
سید شاہ عبد الرزاق
سید شاہ محمد اولیاء
سید شاہ محمد اسحٰق ثانی
سید شاہ عبد الوہاب
سید شاہ اسحٰق حسینی ثالث المعروف
سید شاہ یعقوب حسینی

لکھنؤ محمد حسینی
لکھنؤ یعقوب حسینی ثانی

۱۷۲۰ء / ۵۵۶ / ۵۵۵ تصوف فارسی قلمی

Marfat.com

خلفاء حضرت سید مہر احمد حسین علیہ الرحمۃ خلفِ اصغر فرزند ارجمند

(۱) سید شاہ ہدایت اللہ حسینی ٹلہرؤی

(۲) سید شاہ من اللہ المعروف خواجہ ابوالمصنف بیدری

(۳) سید کمال الدین لہردچی

(۴) سید اسمٰعیل بادہ صفی الملک

(۵) سید ابن امین

(۶) تاج الدین دہلوی

(۷) ملک زادہ خضر ٹیرانی

(۸) ابوالفضل علاؤ الدین ابن خواجہ میر ایرجی

(۹) مولانا ادریس بیدری

(۱۰) میراں یعقوب سندھی

Marfat.com

خلفائے حضرت سید شاہ سید اللہ حسینی نبیرہ حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز

(۱) سید محمود بن فضل اللہ حسینی

(۲) شاہ ابوالعلیٰ من اللہ حسینی

(۳) شاہ سراج الدین عرف نتھے نوکین

(۴) سید منجھلے

(۵) شیخ عبید یمنی

(۶) مولانا قدر

(۷) سید یحییٰ

(۸) میراں یعقوب سندھی

(۹) میراں سکندر

(۱۰) شہاب الدین خادم

(۱۱) مولانا یوسف

(۱۲) شیخ دانیال

(۱۳) سید کمال الدین بہردجی

(۱۴) سید زکریا

(۱۵) شیخ نورالدین بن سراج الدین خادم

(۱۶) مولانا بہاء الدین لنگوٹ سبز

خلیفہ شیخ پیارہ — کتبہ مون بنگال — ۱۱ شوال قوالی

خلیفہ — شوال ۱۲۵۰ھ — ۱۹۴۷ء

خلیفہ نواب بندہ نواز — ۲۷۹ ۱۶ — ۲ ذیقعدہ

سید شیخ نصیر حنیف شاہ صبول قوالی

مولف مصباح العاشقین (گولڈ نقل اردو)

میراں جیو مالوہ مدفن کتب خانہ حمیدیہ حیدرآباد

۴۴۴ ورق

Marfat.com

شاہ محفوظ رح عرف خواجہ سالار از اولاد سید مسعود زرزر رح

مرید و خلیفہ شاہ ابوالحسن ثانی رح

وفات ۷ صفر سنہ ۱۱۴۰ھ

بمقام بلدہ حیدرآباد دکن در روز ۰

اردو پیدائش مکانپوری جلد ۲ ص ۸۳۵

سید شاہ مسعود زرگر خوش نشین الترقی ۹۸۱ھ خلیفہ قطب ثانی بیدری کے

متوفی ۱۰۷۱ھ روضہ بزرگ الترقی ۱۰۷۱ھ خلیفہ شاہ مسعود کے

شاہ علی اسد اللہ حسینی کے خلیفہ — شاہ علی حبیب اللہ رح کے خلیفہ (م سنہ ۱۰۲۱ھ)

شاہ مسعود کے خلیفہ — شاہ مسعود اور اُن کے خلیفہ (م سنہ ۱۰۴۵ھ)

شاہ علی حبیب اللہ ۱۰۲۱ھ — شاہ علی اسد اللہ حسینی رح (م سنہ ۱۰۷۱ھ)

Marfat.com

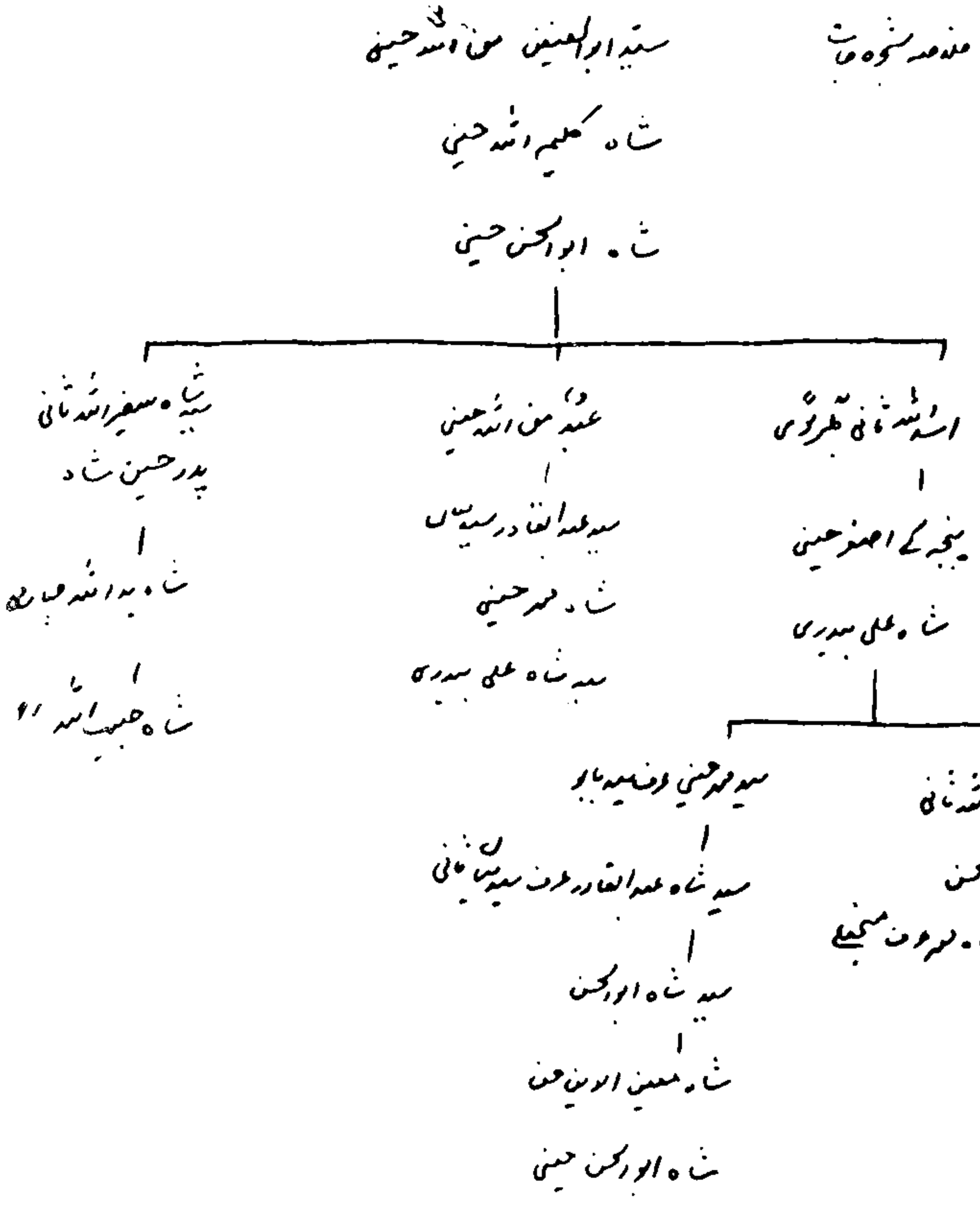
مقدمہ شجرہ ہذا
سید ابوالحسن عبداللہ حسینی
شاہ کلیم اللہ حسینی
ش۔ ابوالحسن حسینی
اسداللہ ثانی ظہوری
پنجہ کے اصغر حسینی
ش۔ علی سیدری
سید محمد ثانی
ابوالحسن
شیخ ش۔ محمد عرف مسخرے
عبداللہ حسینی
سید عبدالقادر سیدیاں
ش۔ محمد حسینی
سید ش۔ علی سیدری
سید محمد حسینی عرف سید بابو
سید ش۔ عبدالقادر عرف سید ثانی
سید ش۔ ابوالحسن
ش۔ معین الدین حسن
ش۔ ابوالحسن حسینی
شیخ ش۔ سفیراللہ ثانی
پدر حسین ش۔
ش۔ عبداللہ صاحب
ش۔ حبیب اللہ "

Marfat.com

شجرہ

خواجہ ابوالعتیق بیدری قدس سرہ

شاہ حلیم اللہ

شاہ ابوالحسن

شاہ اسد اللہ

سفیر اللہ ثانی

جعفر الدین

سید شاہ رسد اللہ

خواجہ معین الدین

قدوۃ الدین عسکر ثانی

ابوالعتیق کمال الدین

خواجہ نصیر الدین

سید عنایت اللہ

رزق اللہ معاصر کبریٰ

سید راجو برادر حسین شاہ ولی

سید مہر اکبر

سید داؤد تونسوی

سید مہر اکبر

سید حسین (حسین شاہ ولی تونسوی) مرید و خلیفہ سید اسد اللہ ثانی برادر خود

سید سفیر اللہ حسینی ثانی ابن اسد اللہ بزرگ خلیفہ شاہ ابوالحسن بن شاہ حلیم اللہ بن خواجہ ابوالعتیق

Marfat.com

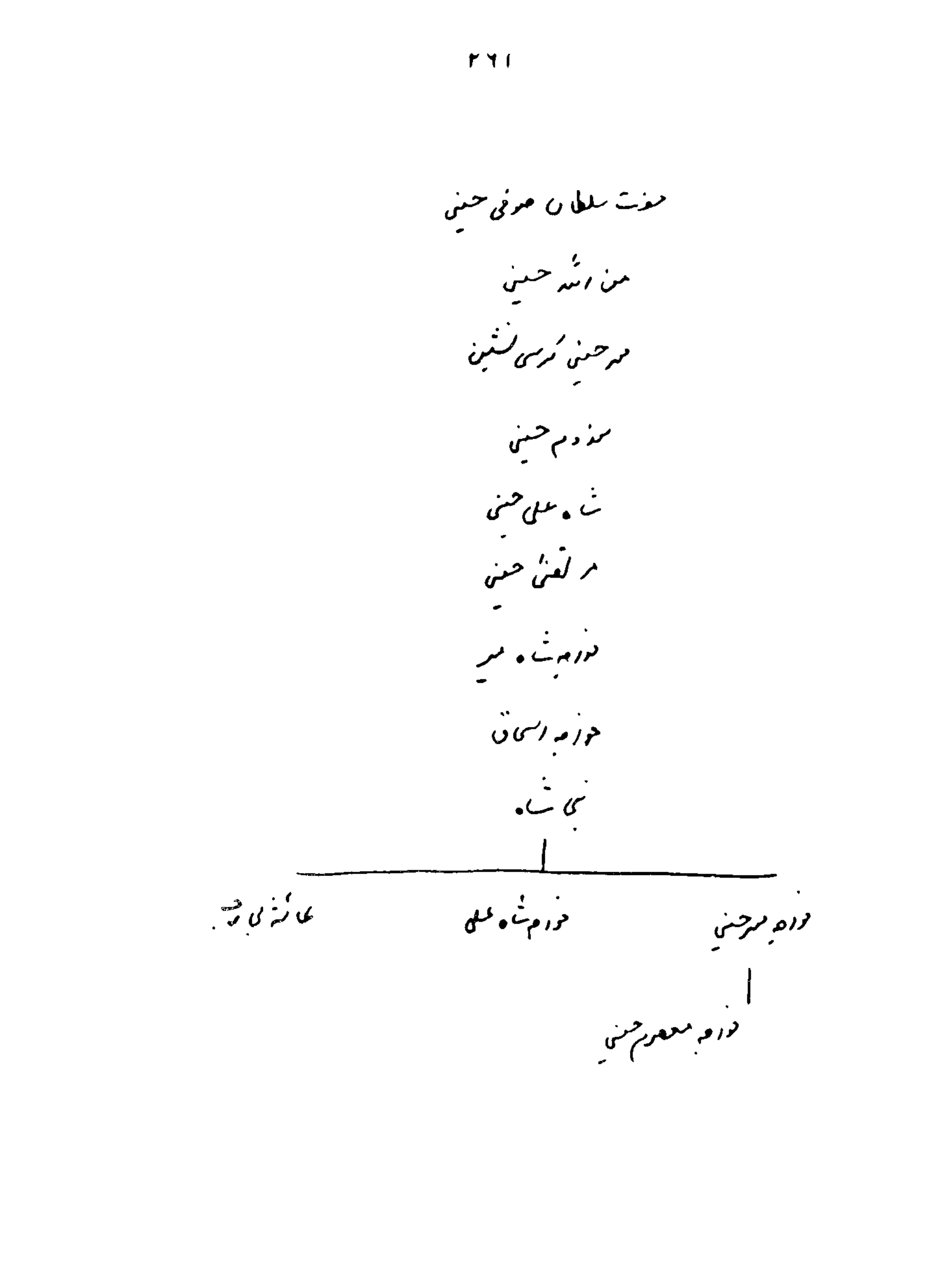
صفوت سلطان صوفی حسین
من اللہ حسین
مہر حسین کرسی نشین
سدوم حسین
شاہ علی حسین
مرتضیٰ حسین
فرزند شاہ میر
خواجہ اسحاق
نبی شاہ
خواجہ مہر حسین
خواجہ معصوم حسین
خواجہ شاہ علی
عائشہ بی بی

Marfat.com

شجرۂ شریف حضرت نورمحمد علی قطب اشانی رح

خواجہ معین الدین شاہ محمد بن من اللہ حسینی رح	عثمان حسینی کوہیری بن قطب شانی
ا	ا
خواجہ امین الدین ابوالحسن علی من اللہ رح	بادشاہ حسینی
سید محمد شاہ کلاں ابوالمفخر	من اللہ حسینی کوہیری
شاہ علی حبیب اللہ بن شاہ محمد	
شاہ محمد بن علی	
شاہ علی اسد اللہ	
خواجہ راجو خاندان شاہ قطب الدین محمد بخاری بن علی بن محمد رح	
سید عبدالشہید حسینی بن شاہ حسین من اللہ محمد الحسینی	
شاہ ابوالحسن	
شاہ نعیم اللہ ابن ابوالمعین قدس سرہ ۱۷۲۰/۵۵۵	تعلق فارسی قلمی (آصفیہ)

Marfat.com

شجرہ — حضرت سید سلطان حرفی

سید شاہ امیر سمندر

سید شاہ من اللہ حسینی

شاہ امیر حوکی نشین ۹۸۱۲ھ

سید شاہ عبداللطیف بزرگ برادر سید علی حبیب اللہ حسینی

سید شاہ حیدر بزرگ (معاصر سید احمد حسینی سی دہ روضہ بزرگ)

سید شاہ عبداللطیف ثانی

سید شاہ حیدر ثانی ۱۱۶۳ھ — مدفن شعراء الاقلیم

شاہ امیر اسحٰق اورنگ آبادی — کتبہ بہ اعمال یار جنگ

مدفن اورنگ آباد

بیرون غنی دروازہ

شجرہ سفیر اللہ شاہ گجراتی

سید شاہ جعفر الدین

سید شاہ اسد اللہ حسینی

خواجہ معین الدین حسینی

قدوۃ الدین عسکر اللہ حسینی

ابوالفتح کمال الدین

خواجہ نصیر الدین

سید ہدایت اللہ حسینی

سید شاہ رزق اللہ حسینی معاصر محمود بگڑہ

Marfat.com

ایک شجرۂ طریقت :

شاہ ہدایت اللہ حسینی رح

شیخ پیارہ رح (م ۸۶۵ھ)

شاہ علاؤ الدین گجراتی رح

شیخ محمد علاؤ نہ (قنوج) ۹۰۰ھ

شیخ سعد اللہ رح

شیخ رزق اللہ — شاہ عبد الحق محدث دہلوی (۹۸۹ھ)

شاہ وجیہ الدین گردیزی فیروز آبادی

حسن صوری بدوسرائی

ایک شجرۂ طریقت

خواجہ بندہ نواز

ع نام ندارد

شاہ معین چشتی — وصال سنہ ۱۲۰ سال

شاہ نجم الدین امین وزیر شاہ فیاث الدین مندوی

وصال سنہ ۱۳۰ سال

قبر اجمیر روبرو حجرہ خواجہ اجمیر

شیخ بن حکیم اردمی ؒ (بیجاپور)

مزار فیض آباد اردمہ

۱۴ شعبان ۹۳۷ھ وصال

Marfat.com

وفات سید ہمیر اللہ بن مزار ابو المعین نبیسہ مزار محمد "کاون ۸۸۶ھ

سیر سمندر سید میر حسین معاصر قطب الکہ "رکنڈی ۹۴۱ھ

سید علی حبیب اللہ حسینی ابن حوکی نشین ۱۰۲۱ھ معاصر میر قلی قطب شاہ

سید میر حبیب شاہ عرف میر کرمن نشین ۱۰۴۰ھ عہد سلطان ابراہیم و عبد اللہ قطب شاہ

شاہ علی / سید اللہ حسینی معاصر عبد اللہ قطب شاہ

شاہ قطبی (سید قطب الدین) ——— معاصر محمد تغلق

قبر عسکر اللہ ثانی متصل روضہ برادرش حسین شاہ ولی متصل قلعہ میر مگر عرف "رکنڈہ" ہے

—

شاہ اللہ بزرگ بن شاہ عسکر اللہ بزرگ : ۹۴۳ھ تک بقید حیات تھے۔

ان کا رقعہ مورخہ ۵ ربیع الثانی ۹۴۳ھ کا ہے۔

—

حضرت شاہ اکبر حسینی خلف اکبر مزار منبع انوار کی تصنیفات میں ہندی اشعار میں مشتمل ہیں

منتخبہ "ڈنڈے بازی" سمندر سرکلہ - اشعار ہندی اے بی، ادبی ہے

ذکر ہے، بازیہ جب مسنیہ بسنیہ چلا آرام ہے

سید قطب الدین عرف شاہ قطبی (معاصر میر مومن) کا مزار لقارفانہ روضہ بزرگ کے نیچے واقع ہے۔

شہر یکم محرم ۱۴۹۵ھ

—

Marfat.com

ے ۶۸ متفرقات نسبتیہ اولیاءِ بیجاپور

استفادہ از سخاوت مرزا صاحب

خواجہ ابوالحسن شاہ من اللہ

شاہ احمد حسینی (غالب کرامات)

خواجہ محمد عرف من اللہ ——— (یہ نام یہاں زائد ہے۔ نفیس)

شاہ محمد عرف سلطان حسینی

سید شاہ محمد حسینی چوکی حسینی

شاہ علی صبیب اللہ عرف سیر سمندر

شاہ محمد حسینی کلاں

شاہ علاء الدین

شاہ محمد ثانی

شاہ حسن حسینی عرف شاہ حضرت حسینی

شاہ صفیر اللہ حسینی بیجاپور آمد

خواجہ محمد حسینی ثانی

شاہ عبداللہ حسینی عرف صاحب

شاہ محمد حسینی ——— خواجہ اسد اللہ حسینی عرف میاں صاحب

(۲) خواجہ دستگیر بادشاہ حسینی

(۳) خواجہ ہاشم حسینی

Marfat.com

سنہ تصنیف ۱۰۸۶ھ — مراد از دین محبت جمیل سے برآمد ہوتا ہے

بعہد سلطان سکندر عادل شاہ تصنیف ہوئی

دکنی زبان میں یہ پہلی تصنیف ہے ارشاد نامہ حسب اشارہ روحانی مورخہ ہفتہ نوروز سنہ

سجادہ نشین درگاہ حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز

شاہ حسین حسینی بن شاہ ولی اللہ حسینی المتخلص بہ خیر

ولادت قبل ۱۳۱۸ھ - مولانا انور اللہ خان المخاطب بہ فضیلت جنگ مرحوم

اور اساتذہ وقت سے پائی۔ تاریخ وفات: آہ شاہ حسین خیر شنبہ نوروزی

تاریخ وفات از راقم سطور نفیس الحسینی (۲) عاقبت بخیر

الشیخ جمال الدین الگجراتی بن رکن الدین العمری الچشتی الگجراتی رحمہما اللہ

احد المشائخ المشہورین، ولد سنۃ ثمان وثمانین وألف

بأحمد آباد - مات لست خلون من ربیع الثانی سنۃ اربع و

عشرین ومائۃ وألف - کما فی "محبوب ذی المنن" —

مؤلفات:

(۱) شرح اسماء الاسرار للسید محمد بن یوسف الحسینی رح

(۲) شرح علی جام جہان نما -

"مزہۃ الخواطر"

Marfat.com

استفادہ از مسودات مرزا غالب

سید رزاق اللہ شاہ ثالث قدس سرہ برادر شاہ ابوالحسن حسینی ابن شاہ سعادت اللہ ثانی
از اولاد سید مخدوم حسینی حفید سوم ابن سفیر اللہ دکن مشیخہ قدس سرہ

علی عادل شاہ ثانی ۱۰۶۷ھ / ۱۰۸۳ سکندر عادل شاہ ۱۰۸۳ھ / ۱۰۹۷ اور طالب ۱۰۶۹ھ / ۱۱۱۷

کے معاصر تھے ۔ "ہزار مشرب سی ولایت دارد" ۔ مجمع علوم ص ۷۔

نواب محمود بحری نے عروس عرفان میں اس طرح تذکرہ کیا ہے :۔

میاں شاہ رزاق اللہ از اولاد حضرت گیسو دراز قدس سرہ با مریدان خاص و معتقدان
با اختصاص بگلبرگہ رسیدند ۔ فقیر جہت اکتساب فیض کہ منظور نظرش رفتہ ۔ ذکرے بود درمیان
احوال اولیاء ۔ چون بفقیر دیدند ۔ فرمودند ، درین سرزمین کہ معدن ولایت است و
منبع ہدایت بسیاری از اولیاء آسودہ اند از بعضے کلمے وارد است و از بعضے نہ ،
و مرا یقین است کہ غلط کہ باشد ، لیکن از وقوع خوارقات روزگار گم شدہ کسے از ملازمانش
نگاہداشت ننمودہ ۔ چونکہ حال البتہ بقال آورد و قال بہر آئینہ حال ۔ این عجب کہ ولی باشد
و حال نباشد و نیز ممکن بقال رجوع کند ۔ اگر کسے را حال باشد و قال نبود ۔ مراد حال ناقص
و ہیچ است یعنی فہم ہدایت نبود ۔ گفتم اے اسوۂ سادات اکثر مردماں حال را بر قال ترجیح میدہند
اما ہیچدان مطابق سخنان سامی و موافق گفتگوئے گرامی ہمیں میدانند کہ حال بسیار وقت است
و قال فراوان مشغل چنانچہ اگر حریف ممارس عادت جبلی ننمود عورش برحال کنند و خدمتانش از
دل بغلبور آرند ۔ اما قال را از ہر طرف صد ہزار تابعیت می یابد تا قبال مقبلان شود و

Marfat.com

مطبوعہ صاحبہ لدھیانہ ص

حال را دانند مردم بہ زقال لاکنم در دل چنیں سرزد خیال

حال لیں معنت است نزد عارفاں قال را صد مایہ باشد اے جواں

آں درست آید بہ بیک دیوانگی ایں نیزیبد جز لبعد فرزانگی

عروس عرفان ص۱۷ قلمی مصنفہ

بحری ۱۱۳۰ میں فوت ہوئے اور شاہ رفاق اللہ اُس کے بعد ۔

——— استفادہ از ارشادات مرزا صاحب شدہ

حضرت مرزہ صاحب اورنگ کے پوتے سید محمد عبداللہ حسینی بھی اپنے جد بزرگوار کی

طرح صاحب قلم تھے وہ بھی بڑے صوفی اور بزرگ مانے جاتے ہیں ۔ وہ احمد شاہ ابدالی

کے زمانہ میں حضرت عبداللہ درمحی الدین جیلانی کی مشہور کتاب فتح الربانی

کا ترجمہ بھی تفسیر اردو میں کیا تھا۔ اس کا کوئی نسخہ تو فی الحال دستیاب نہیں ہوسکا

میں محفوظ تھا مگر اب نہاں یہ نا پید ہیں ۔

——— ارمغان پاک ڈاکٹر زور،

مطبوعہ ص ۲۰

Marfat.com

سید شاہ ابوالحسن ابن شاہ علی قطب ثانی رح (استفادہ از سفارت مرزا صمد)

ولادت قبل ۹۹۲ھ در بیدر

سید شاہ علی عباس نورس ولادت قبل ۹۵۱ھ در بیدر - وارد ہادیٔ حنفیہ طاب ثراہ

باتفاق سادات عظام و مشائخین کرام و فقرائے عالی مقام و مومنین ذوی الاحترام

سجادہ نشین سلسلہ زرنشان خاندان نورنشین و املاک نذری سلطان محمد قلی قطب شاہ

خلد اللہ ملکہ، بہ تولیہ کان سعادت و دُرّ صدف نجابت ارشاد و ارجمند سید شاہ علی نورس

فرزند خود را مقرر کردیم و تبرکات سرور کائنات (حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم)

و تبرکات وارث ولایت زرنشان کہ فرزند سادت عالی تبار قرۃ العین

مرحمت نمودم مہر منفرخان میر حسینی

مہر شیخ ابراہیم ولد احمد

مہر خادم شرع مہر حسین

Marfat.com

آستانہ از
نگارشات جمیل

مشتاق بیدری
قصیدہ در مدح سیّد میاں صاحب (سید عبدالقادر حسینی)

فیض کا ساقی دیا دل کے تئیں جب کا شراب
طبع دیا ہو نسیم فہم کے گل کون شباب

راز کا شاہد سنور شوق کے زیور ستی
ناز کر شیشے سوں آ غمزے کا کھولیا نقاب

مطرب عرفان کا ناد بجانے کیتیں[1]
ساز اپر عقل کے ہات ستیا باصواب

صینے کی مجلس منے شوق کے اصحاب انگے[2]
لطف سخن سے ہلوں جیب کا باجا رباب[3]

روح کا صوفی کیا مست ہو کر رقص اد[4]
ہات جہنک حال تے کیتا اشارت کا داب[5]

فوج ولایت ستی شاہ شہاں کا ہے او[6]
فہم کے ہمت سوں اسے ہے ہم رکاب

فقر علی ہور بتول نور ہے عین رسول[7]
حسن ہے سیّد میاں عالی سنور خطاب[8]

Marfat.com

آنکہ سوں انصاف کے دیکھ لعابت ستی

عین ہے نین نور دوجے ہا نین ہاں حساب

نادر قادر کا جی راز کا گوہر اہے

سینے کے درجک تے اس صاف جھلکتا پُر آب

حکم سو اس شاہ کا حکم الٰہی اہے

نیچ منگے تک دعا حق نہ کرے مستجاب

عشق یو کرسی فلک اس کے نظر یوں دسے

مکڑی جیون جالا بنے مون ستی لے کر لعاب

ادہی چمک مارے تک سیر کرے لامکاں

ہاں ستی واں تک اسے نین ہے قدم کا حجاب

آنکھ؟ معشوق اگر شرمہ غضب کا کرے

جل کے اے ساتو گگن گر پڑیں جیوں کہ شہاب

قہر کے فوجاں انگے رحم سرا دل ہوا

سٹے تھے جیوں کہ شعاع دوڑے انگے ہو شتاب

خیمہ مراتب کا اس تانے نوبیں کہن اپر

با در سہ چاندچ کہکشاں اس کا طناب

[1] ادہی - آدھی [2] نوبیں آسمان نیلی وش پر [3] رسی

Marfat.com

گراد ضمیر منیر تاب[1] کا افسوں پڑے
دیو سپیڑ رات کا شیشے میں پادے عذاب

شب کے شکم تلے کرے نطفہ سورج کا ہو لہو
گیسوئے مشکیں کرے سایہ کا کر پیچ و تاب

نیزے کا پھل رکھتے مغز گلیا عقل کا
کیا یہ قیامت ہے نیزے اپر آفتاب

سدا وشت قدر کے لات منے ہے عصا
نیزے پو پرچم جو ہے رنگ سیہ مشکناب

کفن نے جو صیقل گر ہو مصقلہ لے چاند کا
تیغ کون صیقل کرے رنگ جھڑی سو شتاب

شاہ کرم کی نظر گر کرے پشتے اُپر
بازو میں اُس کے بھٹے شہ پر بازو عقاب

حیف جو زلف کالیں اس کے عذو پر رہیا
یودا نیچ میں اوہے بالاں کون کیتا خضاب

بیت کے ہر حرف پر لہو کے نیں پانی کیا
تو ہے قصیدے کا بیت ہر اگیں ہوا انتخاب

[1] تاب معنی رشتی اُمادہ۔

Marfat.com

باغ تھے ہر سبت کے حرف گلدان ہو گیلے
بوے دہرین خاص او جبین کہ ہے مشک گلاب

طول نہ کر اب سخن بے ادبی اس میں ہے
مجلس ہے نازک سمجھ راک طریق ادب

شاہ کہیں گے جو سن مرحبا مشتاقیا
ادبی مجھے ہے حوصلہ ادبی اہے منکرون لدب

ص ۴۰، ۴۱

مضمون : قدیم اردو کی ایک نایاب بیاض

مضمون نگار : محمد حسنی وت مرزا حیدرآبادی کالج دین ایس ہ

شمارہ : رسالہ "اردو" اکتوبر سنہ ۱۹۵۰ء

مشتاق نے اپنی طویل عمر پائی ۔ محمد شاہ سمنی (۹۲۴ھ م) کے عہد اور بہمنی سلطنت کے زمانہ تک حیات رہے ۔ اس نے اپنے دور کے مذہبی پیشواؤں حضرت شاہ حسین اللہ بت شکن ثانی رح اور ان کی اولاد اور نیز حضرت مولانا ابوالفتح من اللہ حسینی قدس سرہ کی اولاد و اعقاد کی مداحی اور عقیدت مندی کو اپنا شعار بنایا ۔ اس نے حضرت حسین اللہ بت شکن ثانی کے عہدہ

Marfat.com

ذکر اولاد حضرت شاہ ہدایت اللہ بن سید اصغر حسینی بن فرزند منجھلے نور ۵ ص ۳۷

سید شاہ حسن صغیر حسینی

سید شاہ لطیف دراز صغیر حسینی

فرزند سید اسد اللہ صغیر حسینی

فرزند سید بندگی شاہ حسینی صغیر

فرزند سید شاہ درویش اکبر حسینی

فرزند سید شاہ مرکز الدین اکبر حسینی

فرزند سید شاہ ولی اللہ حسینی معروف شاہ رای حسینی فارسی قدس سرہ

سید شاہ رای حسینی فارسی کا مزار شریف قریب سرائے بھوا پیر حیدرگڑھ دکن متصل ڈاکخانہ بھوا پیر

احاطہ سید شاہ جہور پیران حسینی ۳۸ ص

Marfat.com

اولاد سید شاہ ولی اللہ حسینی عرف شاہ رای حسینی قادری

|

سید خواجہ شاہ ابی عبداللہ محمد حسینی عرف شاہ درویش حسینی

|

خواجہ سید شاہ محمد حسینی

|

خواجہ سید شاہ احمد اللہ حسینی

|

خواجہ سید شاہ بادشاہ حسینی قادری چشتی ——— سید محمد درویش حسینی قادری چشتی

|

خواجہ سید شاہ احمد اللہ حسینی عرف میاں صاحب

بسی بابا درگاہ حضرت سید شاہ رای حسینی قدس سرہ

واضح ہو کہ سید شاہ رای حسینی کی اولاد میں سید شاہ علی حسینی بن سید ولی محمد حسینی بن سید محمد درویش حسینی دفنہ موجود ہیں۔ ص ۳۸

مطالعۂ شرف الانساب ختم شد

Marfat.com

○ شاہ عسکراللہ بن شاہ سفیراللہ بن مخدوم زادہ بزرگ سید میر اکبر حسینی

مرید شاہ من اللہ و خلیفۂ شاہ محب اللہ

(تبصرۃ الموحدین ص ۱۴۵)

○

○ اسداللہ بن شاہ عسکراللہ

خلافت و ارادت میاں اسداللہ بن شاہ محمد نبیرہ شاہ یمین الرحمن بن مخدوم زادہ خورد

تبصرہ ص ۱۴۵

—○—

○ سفیراللہ ثانی بن شاہ اسداللہ بن عسکراللہ

مرید و خلیفۂ شاہ ابوالحسن بن شاہ حکیم اللہ بن شاہ محب اللہ

تبصرہ ص ۱۴۵

○

Marfat.com

یادداشت

۱۳۸۱ھ
۱۹۶۱ء

سیاحت نامۂ بیدر۔

(۱) مقبرہ حضرت شاہ حبیب اللہ کرمانی ؒ —

حوالہ نمبر ۵ حضرت شاہ خلیل اللہ کرمانی صاحب شرق — بہ عہد سلطان علاؤالدین بہمنی ثانی

---

(۲) مقبرہ ہائے سلاطین بہمنیہ

سلطان احمد شاہ ولی بہمنی

علاؤالدین ثانی

ہمایوں شاہ

نظام شاہ

مہدی شاہ

احمد شاہ

محمود شاہ

اسد اللہ

کلیم اللہ

صاحب شرق

---

(۳) خاندان بریدشاہی

سلطان قاسم برید — علی برید — امیر برید — ابراہیم وغیرہ

مسجد و عمارت جانب شمال قاسم برید بانی سلطنت بریدشاہی

Marfat.com

(۴) سید السادات حنیف ۱۰ چشمہ

مقبرہ حضرت سید السادات صاحب حنیف رحمۃ اللہ علیہ ۱۰ کلو پر ان دنوں سکھوں کا قبضہ تھا

چشمہ کو اب نانک جھرہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ (شمالی حصہ)

(۵) // / //

فرخ باغ المعروف بہ سہول جھرہ — مسجد و مکان پر فارسی کتبہ لگا ہوا

مسجد کی حدیقت پر دال ہے۔ (جانب شرق)

(۶)

شیخ نور محمد ولی عبد الرحمۃ کی سمادی جانب جنوب (چشمہ و مناظر فوہ)

(۷) مقبرہ حضرت شمس الدین قادری ملقب بہ بادشاہ جانب شمال معہد سلطان عبد الرحمن ثانی

(۸) سکھ گوردوارہ

(۹) مدرسہ تعلیم دین۔

بلی مدرسہ دینی معارف و فقہ

دوسری منزل: ریاضی - فلسفہ - علم کلام و فقہ

تیسری منزل علماء و طلباء کی قیام گاہ

تعداد طلبہ اندرون و بیرون ملک ۳۰۰

مدرس مدرسہ حضرت

صدر مدرس مفتی جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

(۱۰) بیدری گاں کے کارخانے اور مورخ بیدر سنتیہ متر بیدری کے نوادرات اور کتب خانہ دیوڑھی

(۱۱) برج نفنفری :

(۱۲) قلعہ دارک — زنگ محل - چینی محل - تخت محل - شاہی حمام - مسجد

پانی کے حوض — توپ ذوذہ تیار کردہ احمد شاہ ولی بہمنی - ترکش کمانی محل وغیرہ

کتبہ عالمگیری مسجد بیدر

بنا کرد مسجد بیائے گذشت برادرش اِنّا فَتَحْنَا نوشت

شاہ شمس الدین محمد قادری کنیت ابو الفتح ، لقب ملکانی بادشاہ

ولادت ۸۶۲ ھ — وفات ۹۳۵ ھجری

Marfat.com

مزارات خاندان حضرت خواجہ ابوالفیض قدس سرہ

روضہ بزرگ بیدر

(۱) لنڈ خواجہ ابوالفیض حضرت شاہ من اللہ حسینی قدس سرہ

(۲) حضرت سید شاہ علم اللہ حسینی بن خواجہ ابوالفیض " (اندرون لنڈ خواجہ ابوالفیض)

(۳) " ابوالحسن بن علم اللہ بن خواجہ ابوالفیض " "

جانب شرق چوکنڈی حضرت سید احمد حسینی خلف اکبر حضرت خواجہ ابوالفیض "

روضہ خرد

حضرت سید شاہ علی قطب ثانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاہ علم اللہ " فرزند

حضرت شاہ ابوالحسن " نبیرہ

حضرت شاہ مہر حسینی فرزند حضرت سید احمد حسینی "

Marfat.com

فرزندان حضرت خواجہ ابوالفیض قدس سرہٗ :

(۱) حضرت شاہ سمیع اللہ حسینی

(۲) " " ندائی

(۳) " " صبغۃ اللہ

(۴) " " احمد حسینی غالب کرامات

(۵) " " کرامت اللہ حسینی

شاہ مومن حسینی

وصال حضرت شاہ ابوالحسن بن شاہ علیم اللہ بن خواجہ ابوالفیض

۹۰۳ ھ

آپ گنبد جانب مغرب میں حسب ذیل مزارات ہیں

(۱) حضرت شاہ عبداللہ حسینی قدس سرہٗ

(۲) " " یمین الدین "

(۳) " " یمین اللہ "

(۴) " " عبدالقادر "

(۵) " " عبدالرب "

(۶) " " رفیع اللہ "

(۷) " " عتیق اللہ "

ولادت خواجہ ابوالفیض ۸۱۱ ھ

وصال " ۸۷۹ ھ

وصال شاہ علیم اللہ بن خواجہ ابوالفیض

۸۹۲ ھ

Marfat.com

شجرهٔ طریقت حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوهی قدس سره

(چشتیه گیسودرازیه قدوسیه)

حامئ خلافت حضرت قطبی (شیخ عبدالقدوس گنگوهی قدس سره) را از

شیخ الاسلام حضرت بندگی میاں شیخ بن حکیم اودهی رح

والیشانرا از پدر خود و شیخ خود شیخ صدر الدین بود

والیشانرا از شیخ و پدر خود شیخ علاء الدین بود

والیشانرا از پیر خود سید السادات سید محمد گیسو دراز بود

Marfat.com

میر ابوالحسن ولد میر عبداللہ

از اولاد بندہ نوازِ گیسودراز ، چوں قبلہ گاہِ این فقیر از نبیسہ ہائے بندہ نوازِ اند - بنا بریں یک رشتہ داریٔ ما ہم با وی است - مولدش شہر کہنہ کہ در شاہجہان آباد مشہور است در محلۂ لاپلنگ از فیضِ صحبتِ خان عالیشان جان عالم خان صاحب گاہ گاہے شعرے و بیتے موزون می نماید - حق تعالیٰ سلامت دارد - این یک قطعہ کہ بہ نگارش می آید ، الحق کہ مضمونِ تازہ یافتہ است ، از وست ؎

ساکنانِ فلک نے کچھ تنہا شہرت اس حسن کی نہیں ڈالی
مثلِ بو جملہ ہجومِ انجم سے پھرتی ہے آسمان پر تعالی

---

۵۸ تذکرہ شعرائے اردو
از میر حسن دہلوی
مطبع مسلم یونیورسٹی انسٹی ٹیوٹ
علیگڑھ ۱۳۴۰ھ
۱۹۲۲ء
بہ تصحیح و تنقیح
حضرت مرحوم ابو محمد خان شروانی

Marfat.com

شجرۂ نسب

سید محمد اشرف صاحب[1] بن سید شمس شاہ بن سید محمد شاہ بن سید محمد سلیم
بن سید محمد صالح بن شاہ عبدالکریم بن حور بن شریفین بن سید محمد حسین
بن شاہ حفیظ اللہ حسین بن شاہ اسد اللہ حسین بن شاہ عبداللہ حسین بن
سید صوفی حسین بن سید لعل حسین بن شاہ بن اللہ حسین بن شاہ محمد اصغر حسین
بن خواجہ مکن سید محمد حسین گیسو دراز بندہ نواز بن سید یوسف حسین راجو قتال بن
سید علی بن سید محمد بن سید یوسف بن سید حسین بن سید محمد بن
سید علی بن سید حمزہ بن سید داؤد بن ابی الحسن زید الجنہ ثانی بن
ابی عبداللہ الحسین بن ابی منصور محمد الذکر بن سید ناصر بن سید ناصحی
بن سید ناحسین ذوالدمعہ بن سید ناز زید شہید بن سید ناامام علی زین العابدین
بن سید ناامام حسین بن سید نا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم زوج سیدۃ النساء
فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا بنت سید الاولین والاخرین خاتم النبیین رحمۃ للعالمین حضرت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین وبارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

[1] سید محمد اشرف صاحب

سید انور حسین نفیس رقم	سید منور حسین ایم اے	سید دلاور حسین جاوید	سید فضنفر حسین عرف سید سرور حسین
حافظ قاری انیس الحسن			

سید محمد اشرف صاحب مع اہل متعلق میانوالی سے لاہور
۴ شوال المکرم ۱۳۹۰ھ بعمر ۳۰ سال

اضافہ از نقیب الحسینی
سید زید ← سید خلیل الرحمٰن ← سید ندیم الرحمٰن ← حسیب الرحمٰن
سید حمید الرحمٰن
سید کلیم الرحمٰن
سید نعیم الرحمٰن
سید رحیم الرحمٰن

Marfat.com

اقتباس "ھو المعظم"

سید انور حسین، نفیس رقم ——— حسینی سید اور حضرت بندہ نواز خواجہ گیسو دراز کی اولاد میں سے ہیں، سیالکوٹ کے رہنے والے، لیکن عرصہ دراز سے لاہور میں قیام پذیر ہیں۔ ظاہر و باطن میں اسم بامسمیٰ ہیں۔ حضرت شیخ عبدالقادر رائے پوری سے نسبت ارادت و خلافتِ مشائخ چشتیہ صابریہ رکھتے ہیں۔ انتہا درجے کے ذہین و فطین اور عالم و فاضل ہونے کے علاوہ شاعرِ خوش طبع بھی ہیں۔ اردو غزل میں شاہ صاحب سے بھی مَیں اصلاح لیتا ہوں۔ فنِ کتابت میں، لاریب، صاحبِ ید بیضا ہیں۔ پاکستان کے مشہور رسم الخط پروینی نستعلیق میں آپ نے ایرانی نستعلیق کی پیوند کاری سے ایک نئی طرزِ نفیس اختراع کی ہے، جسے نوک پلک کی نزاکت کی وجہ سے بیحد پسند کیا گیا ہے۔

حضرت شاہ صاحب کے بارے میں کافی عرصہ پہلے، میں نے ایک مضمون لکھا تھا، جو پندرہ روزہ نیا پیام لاہور میں شائع ہوا تھا۔ نہ اس مضمون کی نقل مجھے مل سکی ہے اور نہ ہی رسالے کی کوئی کاپی۔ صرف ایک قطعہ یاد رہ گیا ہے، جو شاہ صاحب کے لیے میں نے کہا تھا:۔

سیّدِ حق شناس، کانِ کرم.
صاحبِ لوح، شہر یارِ قلم
شاعرِ باعمل، حکیم حِکَم
کاتبِ بے بدل، نفیس رقم

○

"ھو المعظم"
تالیف صاحبزادہ
نظام الدین

Marfat.com

قطعه در حال حضرت شیخ الاسلامی شاه امین الدین ابوالحسن حیدر آلتانی

بوالحسن شاه دین و عارف حق
کز دلی دینی سرشت آمد

جذا لقبی که مرکز او
گوئی نور است کز بهشت آمد

تاریخ لقب لغت تاریخش
خاتم خواجگان چشت آمد
۱۰۴۱ ه

Marfat.com

شجرہ طریقت :- چشتیہ عالیہ گیسو درازیہ کلیمیہ

الی آخرہ

① خواجہ صدر الدین ابو الفتح الی ابو بکر العاشق معشوق محمد یوسف الحسینی الملقب بگیسو دراز رح

② خواجہ ابو الرشد حبیب اللہ مقبول الحضرت سبحانی ولی اللہ محمد محمد الحسینی رح

③ خواجہ امین الدین ابو الحسنین امنعف العباد من اللہ محمد محمد الحسینی رح

④ خواجہ کلیم اللہ بن من اللہ محمد محمد الحسینی رح

⑤ خواجہ ناصر الدین شاہ ابو الحسن خویہم الفقرا الی اللہ الغنی بن کلیم اللہ من اللہ محمد محمد الحسینی رح

⑥ خواجہ ناصح الدین ابو الرشد شاہ فصیح اللہ ابو الحسن علی کلیم اللہ من اللہ محمد محمد الحسینی رح

⑦ خواجہ شاہ علی قطب الثانی ابو الحسن علی کلیم اللہ من اللہ محمد محمد الحسینی رحمہم اللہ

⑧ خواجہ نصیر الملتجین الدین شاہ محمد ابن احمد من اللہ محمد محمد الحسینی رحمہم اللہ

⑨ خواجہ امین الدین ابو الحسن علی من اللہ ابو الحسن علی کلیم اللہ من اللہ محمد محمد الحسینی رحمہم اللہ

⑩ خواجہ صدر الدین الثانی ملہم الربانی ابو الحنیف سید محمد الملقب بشاہ کلان بن ابو العجز امین الدین ابو الحسن علی من اللہ ابو الحسن علی کلیم اللہ من اللہ محمد محمد الحسینی رح

⑪ خواجہ شاہ علی بن شاہ محمد من اللہ محمد محمد الحسینی رح

Marfat.com

(۱۲) خواجہ امین الدین حمید الثانی ابوالحسن علی ابوالحسن علی من اللہ ابوالحسن علی کلیم اللہ من اللہ میر میراں الحسینی

(۱۳) خواجہ ناصح الدین خویدم الفقراء علی الثانی بن ابوالحسن علی ابوالحسن علی من اللہ ابوالحسن علی کلیم اللہ من اللہ میر میراں الحسینی

(۱۴) خواجہ من المدعین ناصح الدین خوادم الفقراء علی الثانی شاہ کلمۃ اللہ بن ابوالحسن علی ابوالحسن علی من اللہ ابوالحسن علی کلیم اللہ من اللہ میر میراں الحسینی ؟؟

(۱۵) خواجہ ناصح الدین ابوالفیض سید محمد الملقب بشاہ کلاں بن شاہ کلمۃ اللہ بن ابوالحسن علی ابوالحسن علی ابوالحسن علی من اللہ ابوالحسن علی کلیم اللہ من اللہ میر میراں الحسینی

(۱۶) خواجہ ناصح الدین امام الدامین خویدم الفقراء شاہ کلمۃ اللہ بن ابوالحسن علی ابوالحسن علی من اللہ ابوالحسن علی کلیم اللہ من اللہ میر میراں الحسینی —

استفادہ از کتب خانہ مرکزی پیر سید مہتر پیدرین

حال مقیم کراچی

۲۹ شمال ۱۳۸۴ھ ۱۹۶۵ء

بخدمت

برخوردار

ایک وقت پر نوشتہ قلمی

مرحوم پیدرین مرحوم کے پاس موجود تھا

Marfat.com

الشیخ السید حیدر الثانی القادری نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اورنگ آبادی (از اولاد حضرت غوث اعظم)

و ھو عن ابیہ و شیخہ السید الشیخ عبد اللطیف الثانی القادری

و ھو عن ابیہ و شیخہ السید الشیخ حیدر القادری بزرگ

و ھو عن ابیہ و شیخہ السید الشیخ عبد اللطیف الثانی بزرگ القادری

و ھو عن شیخہ السید شاہ الحاج شریف زندانی القادری

و ھو عن شیخہ السید الشیخ قطب اولیاء عبد الرحمٰن القادری

و ھو عن شیخہ السید الشیخ عبد الرحمٰن حبیب اللہ القادری

و ھو عن شیخہ السید الشیخ یوسف القادری

و ھو عن شیخہ السید الشیخ شمس العباد اولیاء عارف القادری بسہ شریف

و ھو عن شیخہ السید الشیخ یونس القادری

و ھو عن شیخہ السید الشیخ عبد الرحمٰن الثانی القادری

و ھو عن شیخہ السید الشیخ یونس الثانی القادری کلبرگہ شریف

و ھو عن شیخہ السید الشیخ یوسف الحاج الحسین القادری کلبرگہ شریف

و ھو عن شیخہ السید الشیخ حسن القادری

Marfat.com

و نعو من شیخه السید الشیخ محمد آرمعت احمد القادری

و نعو من شیخه السید الشیخ ابی النصر محی الدین القادری

و نعو من شیخه السید الشیخ عماد الدین القادری

و نعو من ابیه وشیخه سیدنا معدن الصدق والوفاء تاج الدین ابی بکر عبد الرزاق القادری

و نعو من ابیه وشیخه سیدنا غوث الاعظم محی الدین عبد القادر الجیلانی الحسنی الحسینی

(بیلوری) نوٹ

۱ شاہ حیدر القادری کے خلیفہ تھے شاہ ولی اللہ قادری اورنگ آبادی جو محرم ۱۱۷۶ھ (۱۹ اگست ۱۷۶۲ء) میں فوت ہوئے۔

شاہ مستجاب عالم دہلوی کے صاحبزادے تھے۔ آپ کے ایک اور خلیفہ شاہ علی نقی اورنگ آبادی تھے۔

شاہ حیدر القادری کے ایک صاحبزادے شاہ عبد اللطیف تھے۔

Marfat.com

برہان دہلی - ۵۰ ذیقعدہ ۱۳۸۵ھ مطابق مارچ ۱۹۶۶ء

مضمون : تاریخ پیدائش و وفات حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ
اور خانوادہ سید و سید اشرف و بعض مشہور خاندانوں مسلم پر ایک عقیدہ

اقتباس : ص ۲۲۱

(حضرت سمنانی)
لطائف اشرفی امد مکتوبات اشرفی دو نفس میں آپ کے سفر "طبرستان" اور خانقاہ سید حیدر کے سید دادہ
میں قیام کا ذکر ملتا ہے[1] - سید حمید الدین کے نام آپ خود حضرت سید اشرف کے متعلق

"ازاں جملہ سادات گیسو دراز اند ..... نہایت عالی شان کہ تصنیفات رائقہ و تالیفات
لائقہ از آنحضرت سر بر زدہ اند، سیر النبی اخیر التصنیفات حضرت میراست .....
در سیر نخستین کہ بجانب مرشد ملازمت حضرت میر بدل خواہ شدہ - در سیر ثانی
بحضرت شاہ میر اللہ" و شاہ مصطفی اللہ" ملازمت، و شرف یافتہ"

ا مندرجہ بالا بیان سے حسب ذیل نتائج نکلتے ہیں :

(۱) حضرت سید اشرف" نے "طبرستان" کا سفر اس وقت کیا جب کہ حضرت "گیسو دراز"
"طبرستان میں مقیم رہ چکے تھے . یعنی ۸۰۴ھ کے بعد[2]

---

[1] لطائف اشرفی جلد اول، ص ۳۶۷ اور مکتوبات اشرفی مکتوب ۳۲
[2] مکتوبات اشرفی - مکتوب ۳۲ [3] تاریخ حبیبی

Marfat.com

(ب) اس وقت حضرت گیسو دراز "اپنی کتاب "سیر النبی" تصنیف کر رہے تھے جو ۸۱۰ھ کے بعد تکمیل کو پہنچی۔ اس لیے آپ کا یہ سفر دکن ۸۱۰ھ کے بعد ہوا ہوگا۔

(ج) "ملرنہ" کے دوسرے سفر میں حضرت گیسو دراز کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ آپ کے ساتھ شاہ ہدایت اور شاہ صفی اللہ کا ذکر ہے۔ حضرت گیسو دراز کا وصال ۸۲۵ھ میں ہوا۔ اس سے اس خیال کو تقویت ملتی ہے کہ آپ کا دوسرا سفر "ملرنہ" ۸۲۵ھ کے بعد ہوا ہوگا۔

(۳) لطائف اشرفی میں حضرت گیسو دراز کی تاریخ وفات میں موجود ہے۔ یعنی حضرت سید اشرف حضرت گیسو دراز کی وفات کے بعد (۸۲۵ھ کے بعد) بقید حیات تھے۔

لہ تصانیف و تالیف فقر فقیر دو قسم ہے اول آنست کہ بہم در وطن و اندرانت نی راہ احسن آباد دکن بودہ۔ قسم دوم کہ در بلدت شہر احسن آباد نوشتہ شدہ بودند۔ قسم اول آنکہ ... قسم ثانی آنکہ در احسن آباد (ملرنہ) نوشتہ شدہ اند۔ یکی ترجمہ شارق در ایام سنہ ۸۱۰ھ ... دوم گیسو الصدور کہ در جواب سوالات سراج الملۃ والدین خادم نوشتہ شدہ بودند۔ (ورق ۸۰ - ۱۴۸)

Marfat.com

اقتباس انساب الاشراف مطبوعہ کراچی

سادات حسینی حضرت گیسو دراز رحمۃ اللہ اور انکے اخلاف

خاندان مولانا سیّد شاہ نفیس الحسینی لاہور صوبہ پنجاب پاکستان

مولانا سید نفیس الحسینی لاہور کی ایک بزرگ شخصیت ہیں آپ اپنے وقت کے مشہور بزرگ حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ کی اولاد کی نسل سے ہیں۔ اردو اور فارسی کے بہترین شاعر، متعدد کتابوں کے مصنّف و مرتب اور موجودہ دور میں خوش نویسی اور فن خطاطی کے ایک امام کی حیثیّت سے پاکستان کی مشہور و معروف شخصیّت ہیں۔ وہ اپنی سیرت و اخلاق اور زہد و ورع میں اپنے سلف صالحین کا نمونہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں شعر و ادب اور تاریخ و مذہب کے اعلیٰ ذوق سے نوازا ہے۔ حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری سے نسبت سلوک اور سلسلہ بیعت و ارشاد نے ان کے قلب کو پُرنور و جان کو پُرسوز اور ان کی شخصیّت کو ظاہر و باطن میں مجموعۂ محاسن بنا دیا ہے۔ طبعاً نہایت مستغنی اور فراخ قلب ہیں۔ بیشتر معمولات زندگی اپنے اسلاف کے رنگ میں قائم کئے ہوئے ہیں حضرت رائے پوری رح کے مجاز خلیفہ ہیں۔

Marfat.com

خانوادۂ ولی اللہی کے علوم و معارف کا خاص ذوق ہے۔ سید احمد شہید اکیڈمی کا قیام اُن کے اسی ذوق کا نتیجہ ہے۔ آپ ہی اکیڈمی کے ناظم علمی ہیں اور اس سلسلے میں کئی مفید علمی کام انجام دے چکے ہیں۔ حضرت سید شہید کی ذات اپنے عہد میں صحابہ کرام کی خصوصیت فی اللیل رہبان و بالنہار فرسان کی مثال تھی۔ سید نفیس الحسینی نے بھی ذوق تسبیح و تہلیل صحرا گردی کے ساتھ ذوق اصلاح احوال کی صورت میں اس روایت سے [illegible]
سید شہید سے عشق کی حد تک تعلق قلبی ہے۔

مکتوبات سید احمد شہید مرتب فرما چکے ہیں۔ شجرہ طیبات کے مؤلف ہیں، ایک رسالہ تصوف کے بیان میں ہے اور آج کل اسی سلسلہ کی [illegible] تالیف میں مصروف اور لاہور میں مقیم ہیں۔

آپ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے۔

Marfat.com

اقتباس "انساب الاشراف" مطبوعہ کراچی

شجرۂ ساداتِ گیسو دراز پنجاب

قطب الاقطاب حضرت سید محمد حسینی گیسو دراز قدس سرہٗ، مخدوم زادۂ
خرد حضرت سید محمد اصغر حسینیؒ گلبرگوی، حضرت خواجہ ابوالفیض سید شاہ من اللہ
حسینیؒ بیدری، حضرت سید احمد حسینیؒ بیدری، حضرت سید محمد صوفی حسینی
گلبرگوی، حضرت سید عبداللہ حسینی، حضرت شاہ اسد اللہ حسینی، حضرت شاہ
حفیظ اللہ حسینی، حضرت سید شاہ گل محمد حسینیؒ حضرت شاہ عبدالکریم حسینی مہاجر مکیؒ،
حضرت سید شاہ محمد صالحؒ، حضرت سید شاہ محمد سلیمؒ، حضرت سید محمد شاہ حسینیؒ
حضرت سید بدھن شاہؒ
حضرت سید محمد اشرف علی

سید نفیس الحسینی
۱۷۲ کریم پارک راوی

سید انیس الحسن الحسینی

سید رشید الحسینی

مدفنِ متبرکہ اش در صحنِ مسجدِ انار است"

تاریخ حبیبی قلمی صفحہ ۱۴

جوامع الکلم (ملفوظات حضرت خواجہ گیسو درازؒ) میں یہ بھی صراحت ہے کہ
زیرِ حصار دہلی، متصل دروازہ شکار، مقبرۂ حضرت سید است" ص ۲۱۳

Marfat.com

باسمہٖ سبحانہٗ

قطب الاقطاب حضرۃ سید محمد حسینی گیسو دراز قدس سرہٗ مدفون گلبرگہ شریف (المتوفی ۸۲۵ھ) کا سلسلۂ نسب ریحانۃ النبی حضرت سیدنا حسین بن ابی طالب رضی اللہ عنہم تک پہنچتا ہے۔ وھو ھٰذا :

سید محمد حسینی بن یوسف بن علی بن محمد بن یوسف بن حسن بن محمد بن علی بن حمزہ بن داؤد بن ابی الحسن زید الجندی بن ابی عبداللہ الحسین الفدان بن ابی منصور محمد الاکبر بن عمر الاعلیٰ بن ابی الحسین یحییٰ المحدث بن الحسین ذی الدمعۃ بن ابی الحسین زید الشہید بن علی الاوسط زین العابدین بن ابی عبداللہ الحسین الشہید السبط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (سیر محمدی صفحہ ، : تاریخ حبیبی قلمی صفحہ ۱۰)

حاشیہ عمدۃ الطالب صفحہ ۲۶۴

؎ یہ آفتاب نبوت رسانہ ایں نسب تواں ز ذرہ ما دید نور خوش نسبی

حضرت خواجہ گیسو دراز قدس سرہٗ کے آبائے کرام میں حضرت ابوالحسن زید الجندی رحمۃ اللہ علیہ بڑے بزرگ ہیں جو برصغیر پاک و ہند میں وارد ہوئے وہ ایک لشکر کے ساتھ خراسان سے علم جہاد بلند کئے ہوئے فتح دہلی کے لئے تشریف لائے۔ اور ایک معرکہ میں خلعت شہادت سے سرفراز ہوئے۔ یہ ترکوں کی فتح دہلی سے پہلے کا واقعہ ہے یعنی یہ چوتھی صدی ہجری کا زمانہ ہے۔ تاریخ حبیبی میں حضرت خواجہ گیسو دراز قدس سرہٗ کا بیان منقول ہے :

"می فرمودند : دہلی فتح کردہ ترکان است و پیش ازاں سید ابوالحسن جندی کہ دوازدہم کرسی فرق من باشد، چند کرت از خراسان برائے فتح دہلی آمد۔ انبوہے ہندوان اقلیم ہند و شوکت چند ہزار سپاہ فراہم آمدہ الیشان نتوانست فتح کردن۔ چون در آخرین کرت کہ آمد شہادت یافتند

Marfat.com

اولاد سید محمد نوار گیسو دراز

سید شاہ چنن محمد اکبر — دختر — سید یوسف محمد اصغر
بڑے میاں راجا — ملقب بہ میاں لہرا

دختر — سید محمد صغیر اللہ

سید شاہ جعفر — دختر — دختر — دختر — دختر — سید میاں باللہ — سید میاں یمین اللہ

سید صوفی

سید عبداللہ شاہ — اقتباس

سید اسد اللہ — از حیاتِ مبارکہ سید شاہ سفیرؒ

سید حفیظ اللہ

مورث اعلیٰ سادات البڑو
گوریالہ سیالکوٹ

Marfat.com

معارف ص ۱۲۶ اعظم گڈھ
جلد ۱۷ شمارہ ۲
ماہ رجب ۱۳۴۴ھ فروری ۱۹۲۶ء

کھمبات یا کھمبائت کے آثار

مصنفہ مسٹر جیمس برگیس سی۔ آئی۔ ای (Jas Burgess. C.I.E)
(دیباچہ "مغربی ہندوستان کے علوی آثار"، جلد ششم)
ترجمہ: مولوی عبدالستار صدیقی فاروقی رکن صیا لائبریری، بانکی پور

کھمبات یا صحیح تر کھمبائت صیا کے عام طور سے کہا جاتا ہے، ضلع بارکوپور (۲۹۰)
کے کھمبات کھاڑی اور سترھویں صدی میں کمبیا یا کمبیا کے نام سے مشہور تھا۔ اس کو موجودہ
یورپین لکھتے تھے۔

معارف ص ۱۲۶

یہ ماہی ندی کی وادی میں شمال جانب احمد آباد سے تقریباً ۵۲ میل اور
تقریباً ۴۲ میل بڑودہ کے رخ میں واقع ہے۔

۱۳۱۰ھ میں مرینو سنوڈر سیاح کا یہاں تذکرہ ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ یہ
ہندوستان کے دو مشہور شہروں میں سے ایک ہے۔
ڈی گاسٹی کا بیان ہے کہ یہ بڑودہ میل کے پھیر کا بہت عمدہ بندر ہے۔
(جو خصوصاً حصہ میں مشہور ہے)
کی آب و ہوا

Marfat.com

تذکرۃ السلاطین چغتا[1] : سانحات سال سوم از جلوس حضرت شاہ عالم بہادر شاہ غازی ص ۴۳

۱۲ محرم الحرام ۱۱۲۱ھ — "دوازدہم ضریح جدید معہ مردم محل برای زیارت روضۂ حضرت شبہ نور گیسودراز تشریف برده دوازده هزار روپیه نیاز گزرانیدند۔ خلاصه خاندان نبوت سید فجر حاجب سجاده دو شمشیر و دو کمان و دو دستار و چند خروار حلویات تبرک داده۔" ص ۴۷-۴۸

از پیشگاه فضل وکرم دوازده هزار روپیه از نقد وجنس برای روضۂ مبارک سرآمد عارفان حضرت سید محمد گیسودراز قدس سرہ و ده هزار روپیه عوض قیمت فیل داده به میر محمد حسین سجاده نشین آنجا ..... انعام شد۔ ص ۶۸

تذکرۃ السلاطین چغتا[1] (تذکرۂ جانشینان اورنگ زیب) تالیف محمد دی کامور خان مرتبه ظفر عالم (مرزا معلومات تاریخی، دانشگاه جواہر لعل نہرو، دہلی نو۔ ایشیا پبلشنگ هاؤس بمبئی طبع شده

Marfat.com

نسب نامہ جدی خود

۸۱۶

سید[1] محمد سلیم بن سید محمد صالح بن سید عبدالکریم بن سید کمل محمد بن
شاہ حفیظ اللہ بن شاہ اسد[2] بن شاہ عبداللہ بن سید صوفی[3] بن شاہ جعفر
بن سید محمد اصغر بن سید محمد اکبر بن سید محمد چشتی گیسو دراز بن سید یوسف
بن سید علی بن سید محمد بن سید یوسف بن سید حسن[4] بن سید محمد
بن سید علی[5] بن سید زکریا جیلی بن سید عبداللہ بن سید داؤد
بن سید حسین بن سید محمد بن سید عبدالرحمن[6] بن سید عمر بن سید
یحییٰ بن سید حسین بن سید زید بن امام زین العابدین بن امام حسین
بن اسد اللہ الغالب علی کرم اللہ وجہہ بن ابوطالب بن عبدالمطلب بن ہاشم
صلے اللہ علیہ وسلم علی رسولہ الکریم سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وازواجہ امین ثم امین یا
ارحم الراحمین۔

تحقیقات و تصحیحات : از جعفر نفیس الحسینی

[1] سید زین نفیس الحسینی بن سید محمد اشرف علی بن سید حسن شاہ بن سید محمد شاہ بن سید محمد سلیم رح

[2] شاہ اسد اللہ

[3] سید صوفی بن سید احمد حسین بن شاہ من اللہ بن سید محمد اصغر بن حضرت سید محمد چشتی گیسو دراز
(تاریخ محمدیہ و سیرہ سیدہ انوار)

[4] سید حسین

[5] سید علی بن حمزہ بن داؤد بن ابوالحسن زید الجنی بن سید حسین

[6] یہ نام زاید ہے۔ (عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب)

اس شجرۂ نسب کا عکس حضرۃ شاہ عبدالکریم رح (م ۱۳۵۲ھ / ۱۹۳۳ء) بن سید کرم شاہ بن سید محمد شاہ بن سید محمد سلیم رح کے خود نوشتہ مجموعۂ کلام "گلدستۂ کریم" سے لیا گیا ہے۔
یہ شجرہ حضرۃ سید محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی "سیاضِ صدری" مکتوبہ ۱۲۲۵ھ کے عین مطابق ہے۔

Marfat.com

اقتباس مآثر عالمگیری

قبلۂ عالم ۲۱ر جمادی الاوّل کو کورہ گاؤں میں جو بعد کو فتح آباد کے نام سے موسوم کیا گیا تشریف فرما ہوئے اور ۲۹ر تاریخ ماہ مذکور کو سنبھاجی مع اپنے رفیق طریق کب کلس کے تعدِ تیغ کیا گیا۔

ایک واقعہ اس واقعہ سے قبلہ عالم کی حق شناسی وحق آگاہی کا کامل ثبوت ملتا ہے، واضح ہو کہ قبل اس کے کہ سنبھاجی کی گرفتاری کی افواہ بھی زبان زد عام نہ ہوئی تھی، بلکہ اس قسم کی خبر محال سمجھی جاتی تھی، حضرت سید فتح محمد جو خواجہ بندہ نواز حضرت گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں ہیں، گلبرگہ شریف سے خدمت شاہی میں حاضر ہوئے، سید صاحب نے عرصہ تک فوجی ملازمت کرکے اپنے وطن میں خلوت نشینی اختیار کرلی تھی قبلۂ عالم کو اولیائے کبار کے ساتھ جو عقیدت وخلوص ہے وہ ظاہر ہے اور ان برگزیدہ نفوس کے اسلاف و خلاف تمام افراد جہاں پناہ کی نگاہ میں بے حد معزز و مکرم ہے ہیں، بادشاہ دیں پناہ نے حضرت سید فتح محمد کے ترک دنیا کے بعد ان کے خلفِ رشید سید یداللہ کو جس کے چہرہ سے آثار رُشد ظاہر اور جوہر طرح بزرگان دین کی سجادگی کے لائق ؛ اپنے روضہ خرد کا سجادہ نشین مقرر فرما کر علاوہ دیگر انعامات کے چند مواضعات کی سرکاری آمدنی بطور معافی عطا فرمائی، حضرت سید فتح محمد آستانہ والا پر حاضر ہوئے اور انھوں نے جہاں پناہ سے عرض کیا کہ میں نے سنبھاجی کے معاملہ اور اس کی تباہی کے متعلق بارہا حضرت گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ مبارک پر مراقبہ کیا، عرصہ کے بعد ایک شب میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت شاہ اپنے نیک ارادے کے مطابق متبرک مقامات کی زیارت کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں اور اکثر خدام کو اعانت وامداد کے لئے حکم صادر ہوا ہے حضرت نے اس فقیر کو دیکھ کر مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تم کہاں جا رہے ہو میں نے اپنا ارادہ بیان کیا حضرت

Marfat.com

نے مجھ سے فرمایا کہ ہماری راہ میں ایک خوک عرصہ سے حائل ہے جس سے نہ صرف مجھ کو بلکہ دیگر مسلمانوں کو بھی ناقابل برداشت تکلیف پہونچ رہی ہے تم بھی اس ناپاک وموذی جانور کے ہلاک کرنے میں ہماری مدد کرو، میں خواب سے بیدار ہوا اور مجھ کو یقین آگیا کہ بہت جلد شاہی لشکر مرہٹہ فتنہ پرداز کی سرکوبی کے لئے روانہ ہونے والا ہے، چونکہ فقیر کو خواب میں ارشاد ہوچکا ہے کہ اس کارخیر میں شریک ہو، لہٰذا اس کام کو انجام دینے کے لئے آستانہ والا پر حاضر ہوا ہوں،

قبلۂ عالم یہ خواب سُن کر بے حد مسرور ہوئے خدا کی شان ملاحظہ ہو کہ اس واقعہ کو ایک ہفتہ ہی گزرا تھا، کہ سنبھاجی گرفتار ہوا، جہاں پناہ نے حضرت سید محمد کو اپنے حضور میں طلب فرمایا اور شاہانہ نوازش سے سرفراز فرما کر سید صاحب کو سفر خرچ عنایت کیا اور گلبرگہ شریف واپس جانے کی اجازت عطا فرمائی،

قبلۂ عالم باوجود انتہائی شوکت دنیا حاصل ہونے کے ہمیشہ ہر امر میں خالق بے نیاز کی بارگاہ میں رجوع فرماتے ہیں اور حلّ مطالب کے لئے مقبولانِ بارگاہ ایزدی سے طالب امداد ہوتے ہیں

قبلۂ عالم کی حضرت بندہ نواز گیسو درازؒ سے عقیدت

جہاں پناہ کو جو عقیدت حضرت بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے، قبلۂ عالم نے حضرت سید فتح محمد کو جو انعام وعطیات مرحمت فرمائے اس کے علاوہ [illegible] ہزار روپے مزید عطا فرما کر حکم دیا کہ یہ رقم روضہ گلبرگہ شریف کے مجاوروں اور دیگر حاجت مندوں کو تقسیم کی جائے،

Marfat.com

حضرت سید نفیس شاہ صاحب دامت برکاتہم ذیقعدہ ۱۴۱۳ھ/اپریل ۱۹۹۳ء میں ہرات کے سفر پر تشریف لے گئے وہاں آپکا ریاست ارشادِ اسلامی ولایت ہرات میں قیام ہوا، اسی سفر میں مرکزِ ولایت چشت بھی جانا ہوا، قیامِ ہرات کے دوران یہ نظم موزون ہوئی واپسی پر آپنے ادارہ کو یہ نظم عنایت فرمائی، حواشی و تعلیقات کے ساتھ یہ نظم حضرت کے شکریہ کے ساتھ شاملِ اشاعت کی جارہی ہے

باسمہٖ تعالیٰ

تاقیامت رہے آبروئے ہرات

ایک مدت سے تھی آرزوئے ہرات — راہ دکھلائی قسمت نے سوئے ہرات

خطہ اشہرِ عرفان و علم و ہنر — سارے عالم میں ہے باوہ ہوئے ہرات

ہے فضا اس کی پاکیزہ و خوشگوار — زندگی بخش ہے آب جوئے ہرات

سارا ماحول ایمان افروز ہے — بادۂ حق سے پُر ہے سبوئے ہرات

عشق ہی عشق ہے چشت کا رنگ و نور — حسن ہی حسن ہے خلق و خوئے ہرات

اپنے آباء و اجداد کی جستجو! — پھر رہی ہے لیے کو بہ کوئے ہرات

حضرتِ زید خندی کا عزمِ جہاد — تا بہ دہلی گئی مشکبوئے ہرات

ہند پر غزنوی اور غوری کا راج — آج بھی مانتا ہے عدوئے ہرات

اے مبصر ذرا چشمِ بینا سے دیکھ — پُر ہے خونِ شہیداں سے جوئے ہرات

اب لہو سے شہیدوں کے گلرنگ ہے — کس قدر خوبصورت ہے روئے ہرات

عظمتِ رفتہ مومن کو پھر ہو نصیب — اب یہی ہے فقط جستجوئے ہرات

اب بفضلِ خدا فردوس کی کیا مجال — ہو سکے پھر کبھی زد برُوئے ہرات

کس کی ہمت ہے مدِ مقابل بنے — لے کے دکھلائے میداں میں گوئے ہرات

اے خوشا قید سے اب تو آزاد ہے — چہچہا بلبلِ خوش گلوئے ہرات

نشأۃ دین اسلام اب تجھ سے ہے — مرحبا غازیِ سرخروئے ہرات

دل کی گہرائیوں سے دعا ہے نفیس
تاقیامت رہے آبروئے ہرات

Marfat.com

دیباچہ "باغِ ہشتم" از قطب ربانی حضرت مولانا سید عبدالغنی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم بقلم خود

خدایا مطلع انوار رحمت ساز جانم را
کلید مخزن اسرار دل گردان زبانم را

الحمد للہ رب العلمین، والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین
وعلی الہ واصحابہ اجمعین اما بعد

میرے دلمیں ہمیشہ یہ خواہش رہی ہے
کہ میں اپنی قلم سے اپنے سوانح حیات تحریر کروں
اور کئی دفعہ اپنی زندگی کے گذشتہ ایام میں پختہ ارادہ
کر کے قلم و کاغذ لیکر بیٹھا ہوں مگر ہر دفعہ
تاخیر ہوتی رہی ہے خدا کا ہزار ہزار شکر ہے۔
کہ اوسکی مہربانی اور فضل شامل حال ہوا۔ اور آج جذبات
قلب کا ترجمان ہوکر قلم کو صفحہ قرطاس پر
اظہار مقصد کی توفیق ملی ہوئی ہے۔

اور یقین کامل ہے کہ میرے بیٹے اور آئندہ آنیوالی
نسلیں اس سے خاص دلچسپی حاصل کرینگی
اور اس پر فخر کرینگی میں اُن کے لئے ایک شاہراہ

Marfat.com

جبھوٹے تایون جس پر کہ مرن ہونے سے دنیا وعقبی
کی منزلین بالکل قریب اور آسان نر ہو جائینگی
اور مین اپنی مابعد کی نسلون اور موجودہ بزرگون اور بچونکو
تاکید کرتا ہون کہ میرے نوشتہ کو پوری توجہ اور غور
سے مطالعہ کرین۔ مینے اُن کے لئے ایک مشعل روشن
کردی ہے جو ابدالاباد تک سورج اور چاند اور ہر روشنی
پر غالب رہیگی اور کوئی تاریکی اُن پر اثر انداز نہ ہوسکیگی
مینے ایک نورانی چادر تیار کی ہے اُنکو اوڑھا دی ہے۔
جسکا دامن اسقدر وسیع ہے کہ ہمیشہ کے لئے
اُن کے واسطے کافی ہے۔ بس یہ روشنی
اُن کو دین و دنیا مین بے نیاز اور مستغنی کردیگی
مین امید کرتا ہون کہ اس روشنی مین چلنے والے کبھی گمراہ
نہ ہونگے جب تک کہ وہ خود تاریکی کا رستہ اختیار نہ کرینگے
اور مین یہ دیکھ رہا ہون کہ یہ [illegible] کے قطروں کے ذریعہ سے خوشخبری [illegible]
بلکہ ہمیشہ پردہ کبریائی ہے جس نے مجھی ڈھانپ لیا ہے۔
مین دعا کرتا ہون کہ خدائے قدوس میرے پسماندون کو چشم
بصیرت عطا فرماوے۔ آمین

Marfat.com

Marfat.com

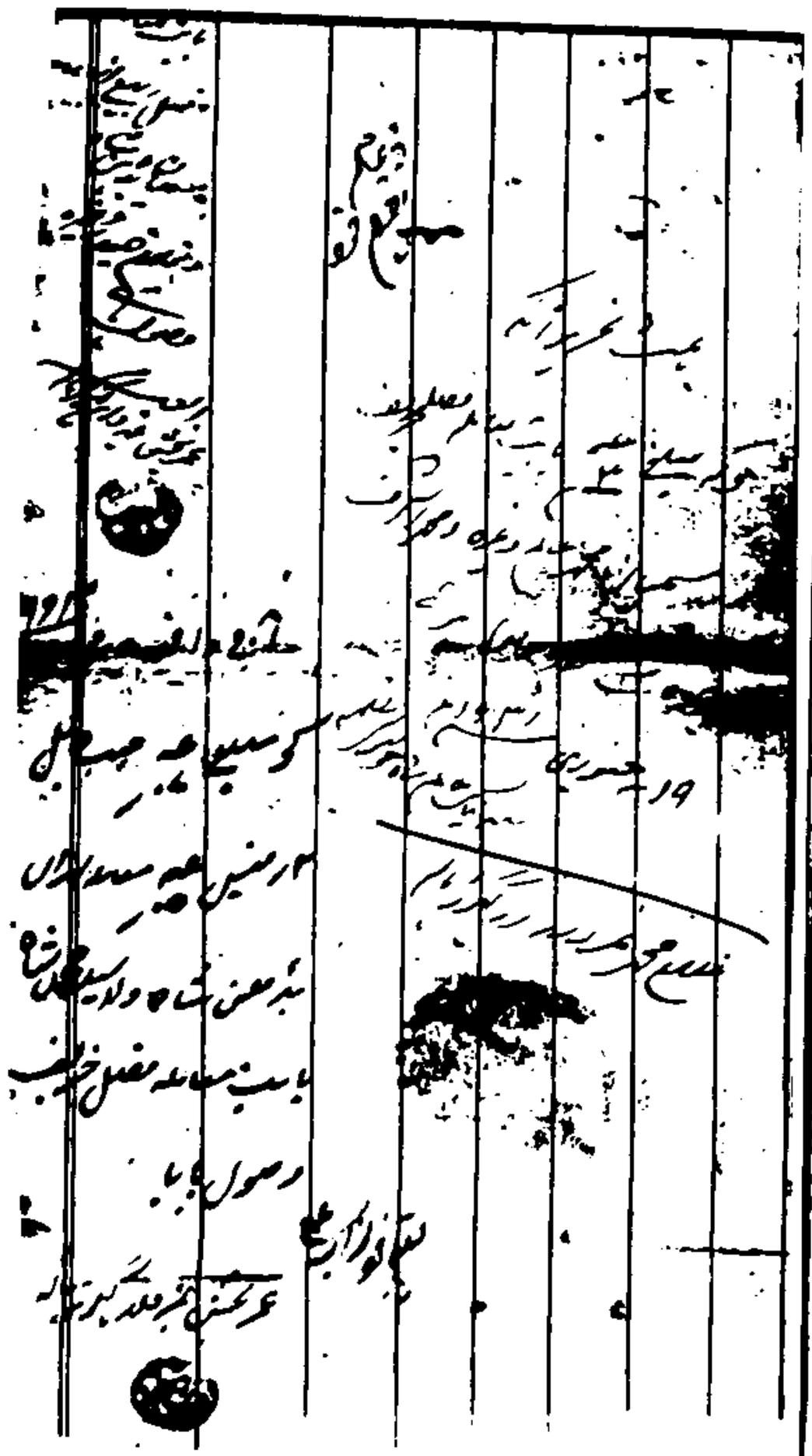

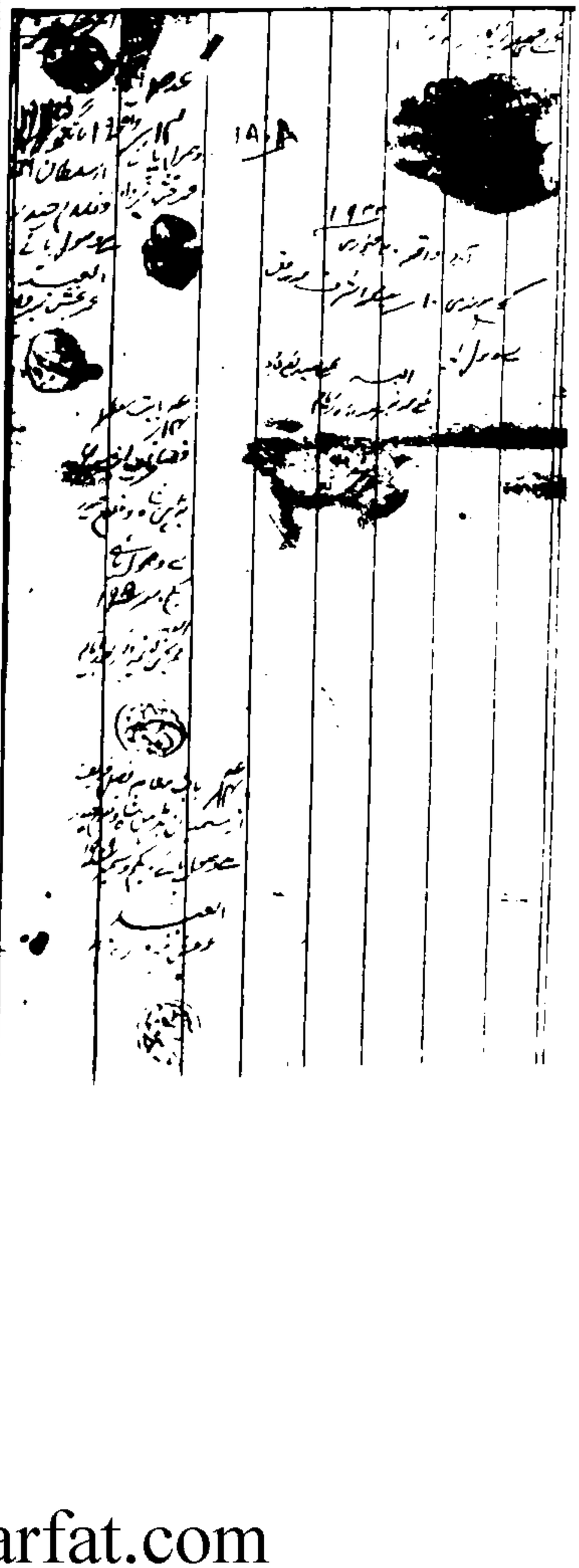

Marfat.com

اقتباس از "رہوانِ صحرا" تالیف ڈاکٹر عبادت بریلوی مرحوم

حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو درازؒ سے شاہ صاحب کی دلچسپی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ خود اُن کا تعلق اسی خاندان سے ہے۔ شاہ صاحب نے مجھے بتایا کہ عرصہ ہوا خواجہ صاحب کے خاندان کے کچھ لوگ پنجاب آگئے اور ضلع سیالکوٹ میں آباد ہوئے۔ ہم لوگ انہیں کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ خیال ہے کہ اس خاندان سے کچھ افراد تبلیغ دین اور مسلکِ تصوف کی ترویج و اشاعت کی غرض سے یہاں آئے۔ سید انور حسین شاہ کے خاندان کے لوگ انہیں کی اولاد ہیں، اور آج تک اس علاقے میں کسی نہ کسی طریقے سے تبلیغ دین اسلام اور تصوف و روحانیت کے فروغ کے لیے کام کر رہے ہیں۔

اقتباس تذکرہ خطاطین از محمد اشفاق [illegible]

[illegible]

Marfat.com

اقتباس از "کنز الانساب" ملتان کی ایک قدیم

حکیم سید محمد عالم شاہ، سید نیک عالم شاہ پسران نواب شاہ بن سید محمد شاہ بن سید محمد [illegible]
سید محمد صالح بن سید حاجی عبدالکریم بن سید محمد بن سید شاہ حفیظ اللہ بن سید
نواب سید اللہ بن سید شاہ عبداللہ بن سید صوفی بن سید شاہ جعفر بن سید محمد اصغر
بن سید عبدالکبر بن سید محمد گیسو دراز بن سید یوسف بن سید علی بن سید محمد بن سید [illegible]
بن سید حسین بن سید محمد بن سید علی بن سید حمزہ بن سید داؤد بن سید ابوالحسن
زید الشہید بن سید ابی عبداللہ الحسین بن سید ابو منصور محمد الاکبر بن سید عمر الاعلی بن
[illegible] بن سید محدث بن سید حسین ذوالدمعہ بن سید زید شہید۔ بن سید امام علی زین العابدین
[illegible] ان کے تین بھائی [illegible] شاہ اور [illegible] شاہ [illegible] تھے۔
کے دو پسر سید عطا محمد و سید محمد مسعود۔ اور احمد شاہ کا ایک لڑکا برکت الٰہی شاہ۔ کرم شاہ کے
سید عبدالکریم شاہ سید عبدالمغنی شاہ و سید عبدالحکیم شاہ و سید عبدالواحد شاہ صاحب۔ اور نواب شاہ صاحب کے دو بھائی [illegible]
سید ملک شاہ کا ایک پسر سید عالم شاہ و بڈھن شاہ صاحب کا ایک پسر سید اشرف علی

موجود ہے۔

سید محمد عالم شاہ صاحب لاولد رہے۔
سید نیک عالم شاہ صاحب کے دو فرزند: سید حسین شاہ و سید ثقلین شاہ رحم

Marfat.com

ایک مثالی مومنہ صالحہ خاتون علیہا الرحمہ

مرشدنا حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس سرہ کے خواص مسترشدین و مجازین میں ایک سید شاہ نفیس صاحب (ادام اللہ فیوضہم) ہیں جن کا مستقر اب لاہور ہے۔ شوال کے پہلے ہفتہ میں ان کا ۲۳ رمضان کا مرقومہ گرامی نامہ ملا، اس میں تحریر فرمایا تھا:۔

"رمضان مبارک کی سانویں تاریخ کو اس عاجز کی والدہ ماجدہ نے اس جہان فانی سے رحلت فرمائی، مرحومہ عابدہ، زاہدہ، صالحہ، شاکرہ، ذاکرہ تھیں۔ آخر وقت میں اللہ پاک کے ذکر سے ان کی زبان معمور تھی۔ ان کی زندگی میں دو چیزیں نمایاں تھیں، ایک نماز کا شدت سے انتظار اور دوسرے موت کا اشتیاق۔ رحمہا اللہ تعالیٰ رحمۃً واسعۃ دعاء مغفرت کی درخواست ہے۔"

اللہ تعالیٰ مرحومہ کے ساتھ مغفرت و رحمت کا خاص معاملہ فرمائے اور ان ایمانی صفات کا کچھ حصہ اس عاجز راقم سطور کو بھی عطا فرمائے اور اپنے خاص کرم سے امت محمدیہ میں ان صفات کو عام فرمادے۔ محمد منظور نعمانی عفا اللہ عنہ

Marfat.com

صوبہ سرحد کے بعض افغان قبائل

جو سیّد مُحمّد نام کے کسی بزرگ کی اولاد سے ہیں اپنے آپ کو حضرت خواجہ سیّد مُحمّد گیسُودراز قدس سرّہ کی اولاد میں ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیکن یہ سراسر غلط فہمی پر مبنی ہے۔ چنانچہ عہدِ عالمگیری کے ایک افغان مصنّف عبداللہ خویشگی قصوری نے اپنی کتاب اخبار الاولیاء میں جو افغان بزرگوں کا ایک تذکرہ ہے اس دعویٰ کی نہایت واضح تردید کی ہے۔

خویشگی کا بیان ہے:۔

"وآنکہ در بعضے نسخ" تواریخِ افغانی" سیّد مُحمّد گیسُودراز نوشتہ از سہو ناسخ است کہ ازمشارکت اسمی مشارکت مسمای فہمیدہ لقب سیّد مُحمّد گیسُودراز کہ یکے ازخلفاے ارشد حضرت شیخ نصیر الدّین چراغ دہلی است بریں سیّد مُحمّد افزودہ است"

عبداللہ خویشگی۔ اخبار الاولیاء (صفحہ ۲۲۹)

مخطوطہ ۱۱۱۴ھ عبدالباقی قصوری

شکریہ

سیّد انیس الحسن نے سرورق، انتساب اور شجرۂ نسب لکھا۔
افتخار احمد نے خطِ نفیس میں کمپوزنگ کی۔
محمد یونس نے سیرتِ خواجہ گیسُودراز کی کتابت کی۔
محمد جمیل حسن نے ریڈیائی نشریہ تحریر کیا۔
سیّد ندیم الرحمٰن، سیّد خلیل الرحمٰن اور منیر احمد صاحب نے فوٹو کاپی تیار کی
سیّد اظہار احمد گیلانی صاحب نے مفید مشورے دیے۔
حافظ عبدالباسط نے خواندگی وغیرہ میں معاونت کی۔
محمد عاشق ندیم نے کاپی پیسٹنگ کا کام سرانجام دیا۔
محمد ریحان نے خورد و نوش کی سہولت بہم پہنچائی۔
مہر اشفاق الرحمٰن مدیر مکتبہ سیّد احمد شہیدؒ نے ہر قسم کی معلومات مہیا کیں
برادران عزیز سیّد منور حسین، سیّد دلاور حسین اور سیّد محمد سرور نے بھی پوری پوری دلچسپی لی۔
محمد فضل صاحب نے طباعت سے شام تک کام کیا۔
سب کا شکریہ۔ اللہ تعالیٰ جزاءِ خیر سے نوازے۔
۱۴ صفر المظفر ۱۴۰۲ھ احقر نفیس الحسینی

ذخیرۂ محمد و نبی محمدیت لاہور

Marfat.com

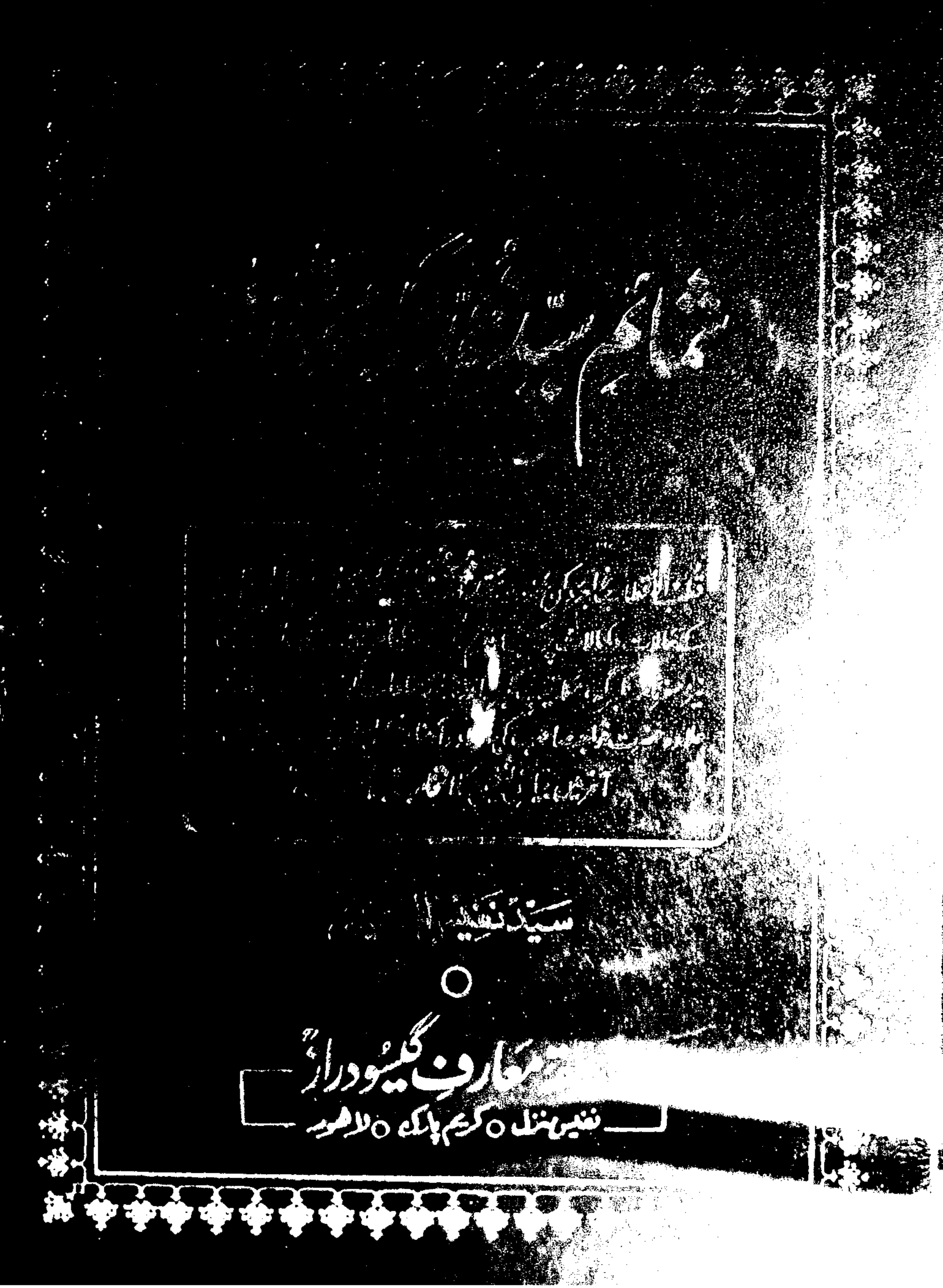
سید نفیس الحسینی
آرٹیل
سید نفیس
معارف گیسو دراز
نفیس منزل ○ کریم پارک ○ لاہور

Marfat.com